لولاک لما خلقت الافلاک

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب لاجواب علم تصوف مین حالات ولادت شریف

بزبان بھاشا مسمی بہ

احمد پرکاش

تصنیف جناب خواجہ محمد خان صاحب عرف خواجو خان سلمہ اللہ تعالے

میرٹھی محمدی چشتی صابری نقشبندی مجددی

در مطبع جوالا پرکاش میرٹھ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہنہ کی جپت گت ہوئی
جسکی ذکر سے نجات ہوتی ہے
نسدن رہون سچیت
رات ودن ہوشیار رہون
نِمل جوت اور ہوئی
پاک نور کی روشنی سینہ مین ہو
کرپا کرہہ ہر سوئی
سو رحمت کرے پروردگار

سو پربھو سمرون رین دن
اوس بزرگ نام کی تسبیح کرون رات دن
دہیان نہ بسر ہنہ ایک چہن
غفلت نکرون ایک لحظہ
کہلہ کمل کب بہان بن
بلا طلوع ہوئی سورج کی کمل نہین کہلتا
کیرت کرم بچار جن
اعمال پر نظر نہ کر

پربھ سمرن بار نہہ بارا
اول ذکر کرائی دل بال بال سے ہر وقت دمبدم
جہنہ سمرت چیت جوت سمائی
جس کے ذکر سے دل کے اندر نور بہر گیا

پاون نام اگہنڈا پارا
اوس پاک نام کا کہ جسکی جوڑ اور ابتدا و انتہا نہین
پاپ جہان تس تم نکسائی
شب تاریک سخت گناہون سے نکل گئی

مہنہ وہنہ جاپ جپنیہ من ماہین

مین اوس کی تسبیح کرتا ہون دل مین +

جہنہ کی جننک نہ جننی بھاما

جس کے باپ اور ما اور عورت نہین ہے

جہنہ کرناہ انج ست دارا +

جس کے بھائی نہ اولاد نہ جورو

بہیو اتپین نہ وہنہ سم کوئی +

کوئی اوسکی مثل کا پیدا نہین ہوا +

نج اوپما ہرکین نہ کائی +

اپنی بنظیر کا خالق نے کسی کو پیدا نہین کیا

انل انل رج جل تت چاری

ہوا اور آگ اور خاک اور پانی چار عناصر

جہنہ کی جوگ جگت کچھ ناہین

جس کے مرتبہ اور مثل کا کوئی نہین ہے

جہنہ گہہ بار نہ گرہنی وہاما

جس کا گہر نہ ور نہ گھروالی نہ کوئی متعلق ہے

کٹنہ سکہ نا گرہ پہ وارا

نہ خیش و اقربا نہ مرید نہ مرشد نہ قبیلا

جہنہ اوپجی اوپجائی سوئی

جو کچھہ پیدا ہوئے اوسی نے پیدا کیئے

ہت انوپ تہنہ کی پربہتائی

بے نظیر ہے جس خالق کی بزرگی +

جہنہ سن رچنا رچی اپاری

جس سے پیدا کی مخلوق بے شمار

جل سن تہر مکتا کی جہنہ پرکاش سس روپ

پانی سے گوہر آبدار پیدا کئی کہ جن کا نور مثل چاند کے ہے

نرسن نرپ کئی جہار سن ہیرا رتن انوپ

انسان سے بادشاہ و کاملین خاک سے جواہرات بےنظیر پیدا کئی

بمل کین سندر نرناری +

پاک اور صاحب جمال پیدا کئے مرد اور عورت

رب سس دیپ بلوچن جوتی +

پیدا کئی سورج و چاند پر نور آنکھو کو روشنی دینی والی

جگت ہاٹہہ سب بست بلہرئین

اس بازار دنیا مین ہر شئی موجود کی

تہنہ سن کین پریہ ادہکاری

اونہین سے اعلی مرتبہ کی اپنے دوست کئے

جگ تم ہرن نرگن ندہ موتی

اس جہان کی تاریکی دور کرنے والے دریا باطن کے موتی

جس اجس جہنہ چہنیں بسا ہین

بھلائی اور برائی جس کا جی چاہے خریدے

لابھہ لین تھہ ہاہی من موچن
نفع پایا اوس نے جس نے خواہش نفس کو توڑا

اُس انجن اِس مینچ انوپا
ایسا سرمہ اور ایسی فنا عجیب

کون بست ان مانگ نہ دینی
کون سی شے ہے جو بلا مانگے نہین دی +

سیکر سِنی ساگر کیو اپارا
قطرہ سے دریا بے کنار پیدا کیا

منج منوہر نین سبھاگی
انسان دل کا فریفتہ کرنے والا دانش مند خدا نصیب

ہر ایس انجو چت لوچن
سرمہ خدا کی حکم کا دل کی آنکھون مین ڈالا

پچوو ہر من او بہہ سروپا
عطا فرما اے رب تا کہ دل نورانی ہو

کہنہ ابھلا کہہ نہ پورن کینی
کون سی آرزو ہے جو پوری نہین کی +

جہنہ ست چودہ بہون اوجارا
جس کے موتی کے نور سے چودہ طبق روشن ہوے

کی نہس سیلونت انراگی
پیدا کیا صاحب خلق محبت والا +

نیتر ناسکا کرچرن کینی ادہک انوپ
پیدا کئی آنکھہ و ناک دست و پا عمدہ و عجیب +

بمل بدن منکج برن جہنہ گن گیان پر روپ
پاک چہرہ مثل پھول کنول کے جسکو علم و عقل کا حسن دیا

کین منکھہ منج چرتر شالا
بنایا ان کو اپنی قدرت کا گھر

کینہین نہہ بہیئن دبیہہ جھاری
پیدا کئی آسمان اور زمین درمیان جسم کے

بشیل بشال کجنتر نائین
پہاڑ و کشادہ مثل سینہ کے +

چند سہان جگ جوت لیسارا
چاند اور سورج جہان کے روشن کرنے والے

جہنہ انتر برہمانڈ بشالا
کرہ عالم کو جس کے پردہ مین چھپایا

سات سمندر کین ادہکائی
اور سات سمندر عظیم الشان پیدا کئے

دہرن پھیر جڈ کین گشائین
زمین کے گرد اگرد قایم سے کئے بزرگ خدائی

منج انگ دو رتن اُجارا
انسان کے جسم مین دو جواہر نورانی

پرگھٹ گپت گھٹ دو نسارا

ہر دو جہان ظاہر اور باطن درمیان جسم کی

جہنہ کر دھام کین من ماہین +

جس کا مقام درمیان دل کے کیا

جہنہ مین نرمل جوت سمائی

اوس مین پاک نور نے قرار پایا

دہن جوت جہنہ کرا اوجیارا

مرحبا ای وہ نور کہ جس کی روشنی ہے

جہنہ پر کینہس سبہہ پسارا

جس کے اوپر نور وحدانیت کی تجلی فرمائی

جہنہ چینہہ تہنہہ پریم گسائین

جو اسکو جانے وہ بڑا بزرگ اور کامل ہی

چت سمات چیتو سب جائی

ولین آتے ہی سب کچھہ دیکھہ لیا

ایک دیا سن سہنس بارا

ایک چراغ سے ہزارون روشن کردیے

دیا دیا اک برن مین لکھت ایک اکھار

رحمت اور چراغ کی ایک صورت ہی اور تحریر مین ہم شکل ہین

وی دیا ونہہ بارنت تین دیا جنہہ بار

رحمانی رحمت اوس دروازہ پر ہر وقت وہی جسنے تین چراغ روشن کردیے یعنے صفات ورحم واخلاق کا چراغ۔

کون کون ہر دیا بکھانو

اوس خالق کی کس کس نعمت کا بیان کرون

چینہہ سو کول پر بہوگت ہیرا

پہچانا اوسنے فقط جسنے اوسکی معرفت کو پایا

پہیر دا تہہ جوت دیا کی

پہیر دو ادہر بہی روشنی چراغ کی

پیسی پنچم گگن ہیا نسو گی

مثل زرد گل کنول کے دل میرا آدارا ہے

سو ونہہ گنج سریکہم رس جاگی

سو اوس کنول مین بوئے عشق پیدا کر

جگل دیا جنہہ کر سس بہانو

دو چراغ جس کے چاند اور سورج ہین +

ونہہ کر دین دیا جنہہ کیرا

اوسکے سب محتاج ہین جسکے یہ چراغ ہین یا اوسکا دیا ہوا ہے جو کچھہ کسی کو دیا

تو رمیا کر جہون ابہلاکہی

تیری رحمت کا مین بہی امیدوار ہون +

چنتا ال بہا جن رس ہو گی

فکر و پریشانی کا بہورا جسکو لپٹا ہوا ہے

ہر انر اگ بہنور ہوئی لاگی

تاکہ خدا کی محبت کا بہورا اس مین لپٹ جاوے

کہنہ اس بن نہنہ پسپ بگاسا
کون ایسا باغ ہے کہ جس مین پہول نہین کہلا +
تدپ ہو نہہ نج نیتر بلو کی
اگر چہ کہ اپنی چشم بینا ہون ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭
ہی پر پہو یہہ ابہلا کہہ پجاوو
اے خدای بزرگ یہ آرزو پوری کر

کون پسپ نہنہ بر مہ نواسا
کون ایسا پہول ہے کہ جس مین نور معرفت کا نہین چمکا
بن سوجہنہ ہر چرت ترلوکی
بہر نظر آنے لگی خدا کی قدرت چودہ طبق مین
اس لوچن مم ہیا لگاوو
ایسی آنکہین میرے دل مین لگادی

پنہ روم روم برمہانڈ سن لکہون مہ پکاش
ہر رونئین سوئین کرہ موجودات سے دیکہون نور معرفت کی تجلی
پسپ پسپ بن پتہ تین آوی ہر گن باس پنہ
پہولون اور پتون سی ہریک باغ کی صفت خدا کی خوشبو آوی

دیا بنا تم دہام
بے چراغ کے مکان تاریک ہے
پران بنا تن ہان +
جس طرح بلا روح جسم ناقص ہے
احمد بن ہر نام
بلا واسطے محمد کی خدا کی عبادت +

اب بس بن سنسار تس
اسیطرح بغیر سورج اور چاند کی دنیا ہی
لون بنا بہوجن رس +
بلا نمک کے کہانا بے مزہ ہی
جاپ بنا گ ووا جس
کرنی نہ کرنی دونو سود مند نہین

یہ نور چہ برن مرد بانی
بیان کرتا ہون عمدہ کیفیت ساتہ شیرین کلام کے
ننگ سنت گن گر چڑہ دوین
لنگڑے سنے نیک صفت کی پہاڑ پر چڑہ کردوڑین
سنین سورباوین حیت بنیا
نابینا سنے دل کی آنکہین پا دین ٭ ٭ ٭ ٭

جہنہ کو سنین ہون گیانی
جسکو نادان سنی دانش مند ہوجاوین
بمکہہ سنین ہر گن ات گاوین
منکر سنی خدا کی پاک صفت بیان کرین
سنت مونک بولین بس بنیا
گونگے سنے شیرین کلام کرنی لگین

گن رب کرن دیہہ ہیہ ہوئی +

آفتاب معرفت کی شعا دلمین روشن ہوجاوی

پرگھٹین چرت ادہک بہتا کی

ظاہر ہون عجایبات بے حد بزرگی کے

بڑہی ہیان برمہ سندہ لیسا

تصور باطن کا دریاے نور معرفت مین بڑہ جاوی

دیپہہ بہان اس سہل سہاگی

چمکنے لگے مثل سورج کے صاحب برکت خوش نصیب کا

تدپ ہوہہ جت احمد پریتی

مگر جب کہ دل مین محمد کی محبت ہو

ادھرم رجنی تم سب کہوئی

شب نافرمانی کی تاریکی سب جاتی رہی +

تدپ بلوکین لوچن تاکی

مگر بینا ہون وین آنکھین جسکی ++

پدپنکج سرو ہر ہنہ نرلیسا

قدم مثل گل کنول کے بادشاہ سر پر رکھین

منگل منجل من اترا گی

سرور اور خوبصورت دل محبت کا بھرا ہوا

یہنہ بن شمکل سادہتہار یتی

بغیر اس کے کل عبادت رایگان ہے +

کوٹ کلپ سادھن کری نا محمد نام

کروڑ قیامت تک عبادت کرے بلا واسطے محمد کے

دان جگ جپ جاترا ہون بدہنس سب دہام

خیرات دعوت مخلوق تسبیح زیارات عبادت خانہ یہ سب تمام تباہ ہو جاوینگی

تہنہ کی اوپما کہون بچاری

اوس کی نظیر بیان کرتا ہون سمجھکی

برنو پریم پریت کی ریکھا

بیان کرتا ہون مین عشق محبت کی نشانی

گتی الون سلون سناؤن

حقیقت بے نمکینی اور نمکین کی سناتا ہون

احمد ہت کی کلا بکھانو

محمد کی محبت کی عظمت بیان کردن

سدہ چرت برنو ادہکاری

ولی کامل کی کرامت اعلی کا بیان کرتا ہون

برنو نرگن برن لیکھا +

بیان کرتا ہون کیفیت باطن اعلی درجہ کی +

پریم سلونی کو گن گاون +

نمک محبت کی صفت بیان کرتا ہون

جنہہ ارسی دیپہہ جسم بہانو

جسکی دلمین قیام کرے وہ دل مثل سورج کی روشن ہوجاوے

سنت نہین چیت چکہہ کہل جائی
سنتے ہی ہوشیار وکی انکی آنکہین کہل جاتین ہین

جہنہ کی نین ہلو کن جوتی +
جنکی آنکہین انوار باطن سے روشن ہین

نرگن جوت جہنہ لوچن ناہین
نور باطن جن آنکہون مین نہین ہے ٭

یہہ ابہلاکہہ مو دن رینا
یہہ آرزو میری ہے شب وروز ٭

درشٹ پرین سب رتن اجاری
نظر آنے لگین سب جواہرات روشن

پہنچہہ گنتہہ سو جہہ سب آئی
طریق حق و ناحق نظر آوے +

سو جہہ پرپہنہ پرپہتہا ندہ موتی
اونکو نظر آتے ہین دریا معرفت کے موتی

رتن راس سوجہی گرناہین
جواہرات کا انبار مثل پہاڑ کے نظر آتا ہے

دب ہو نہنہ ہیہ ست گن نینا
روشن ہو دل کی آنکہین ساتہہ صفت حق کے

سیت پیت پاہن رتنا رہی
سفید اور زرد سنگ سرخ +

انجن احمد پریم کونت ساری چیت نین
سرمہ محمد کی عشق کا ہر وقت دلکی آنکہونمین بہرے

پن ورگ نرکہین ہس گن سکل لست گی سین
پہر آنکہین دیکہنے لگین ہزار صفت سے ہر شئے کے اشارات

من سن بہرمہ گن گن گاؤن
ای دل سن اب پہر علم باطن کی اسرار بیان کرتا ہون

برنو سدہی کتہا رسیلی
بیان کرتا ہون ایک بزرگ کامل کا حال

سو عبد القدوس گشائین
وہ عبد القدوس بزرگ ہین +

کہلی سہاگ و ہنہ پن جگ پہولی
بیدار ہوئی نصیب اوس نیکی اور مہنوست چہٹے

پریم پریت کو چرت دکہاؤن
عشق اور محبت کا تماشا دکہلاتا ہون ٭

برنو جگت جاک کی کیلی +
بیان کرتا ہون جاک جہان کی قطب کا

پرتہوی ہر و دہرم جہنہ چہائین
جہانکی قطب صدق وایمان جنکا سایا ہے

پدم چرن جو نہہ بن پہولی
قدم مبارک مثل گل کنول کے جس بن مین کہلے

بن تر دل رسنا رٹ لاگی +
ہر درخت بمجاز زبان برگ سے تسبیح کرنی لگا
گئی مہا تم بہا اُجیارا
گئی سخت تاریکی اور روشنی ہو گئی
آون لاگی سمرن بمانا
آنے لگے تخت فرشتون سے
برمہہ جوت گہن برکہن لاگا
ابر معرفت کا نور برسانے لگا ۞
پس پنچھی بولے یہہ بینا +
چرند اور پرند آپس مین یہہ کلام کرنے لگے
نیچر چرت نرکھین من مانا
جانور جنگل کے یہ عجائبات دیکہہ کے حسب مراد

اوا گون پہ بہوا نر اگی
کون آیا ہے خدا بزرگ کا دوست ۞
رجنی چر جا چھپی پہارا
شیاطین بہاگ کے پہاڑون مین جا چھپے
نیچر بہاگ چلے جم بانا
شیاطین مثل تیر کے بہاگنے لگے
بنہہ بہن ہیہ جاگ انراگا
آسمان و زمین کے دلمین جوش محبت کا پیدا ہوا
سب ایک جاپ جپین دن رینا
سب ملکی ایک کی عبادت شب و روز کرین
کرت کلیل سکہی بہی پرانا
اس خوشی کے کہیل مین اونکی روح تازہ ہو گئے

لس مس جگت تین جات ہے اودی ہوت بہان
رات کی تاریکی جہان سی جاتی ہے طلوع ہوتے ہی آفتابکی
اس ہر پہ پگ پرت کہن ہو دہرن ب مان
اسیطرح خدا کی دوستونکا قدم جس قطعہ زمین پر پڑتا ہے وہ مثل سورج کے ہو جاتا ہے

ہرگر نا سر بہاپر کا سو +
رحمت الٰہی کا چشمہ ظاہر ہوا
وتہہ بن اک جوگی ادہکاری
اوس بن مین ایک جوگی بڑا عابد تہا
جوگ دہام پہ آسن مارے
فقر کی مسند پر آسن لگائے ہوئے

تب پد کوک بہی بن باسو +
تب نہ وہ قدم مثل کنول کی جنگل مین رونق بخش ہوئے
ہند و پنتہہ مہا تپ دہاری
ہندو طریق کا کامل فقیر تہا ۞
بیٹہو تپکی اگن پسارے
بیٹہا تہا اپنی ریاضت کی آگ پہیلای ہوئے

ونہہ سن بھتی پرم گشانئین

اوس سے ملے حضرت بزرگ دار

احمد پریم بنا جہنہ کوئی

بلا محبت محمدﷺ کی جو کوئی

ابل تر دنیو ونہہ جوگی

اس طرح جواب دیا اوس جوگی نے

کون چیز تر ادہک تم ماہین

کون سی کرامات تم مین مجھ سے زیادہ ہے

جو تم کو تک کرہ گسائین

جو کچھ کرامات تم دکھلاؤگے اے بزرگ

جب اس پرشن کہین ونہہ جوگی

جب ایسا سوال کیا اوس جوگی نے

برٹیپ پتر دس تپا نہارا

درخت کے پتوں کی طرف جوگی نے دیکھا

کہس تپا لکھہ کو تک مورا

کہا جوگی نے دیکھہ میرا بھی تماشا

ونہہ سم کہین جوگ تپ دہامی

مثل اونکی کیا اوس فقر کی مسند نشین نے

سکایا مور نہار وگیانی

جسم کو میرے دیکھہ اے ہوشیار

سرگن منتر جپتہنہ بنر سوامی

پھر ساتھہ ذکر اثبات کی اوس بزرگ نے

کہس ست ساد ہن بھیہ ناہین

کہا حق عبادت یہہ نہین ہے

تپ جپ کرہیہ جہین سب ہوئی

ریا منت و عبادت کرے سب رائگان ہی

کون کرم ناہین ہم یو گی

کونسا عمل کہ جسکو مین نہین کرسکتا ہون

جہنہ تم کرہ کرہنہ ہم ناہین

جسکو تم کرو اور مین نکرسکون

اس ہون ج کہا دیب تم نائین

مثل تمہاری اوسی طور سے مین بھی دکھلا دونگا

تر دل نرکہہ کہس رس ہو گی

پتون کو درخت کی دیکھہ کہا صاحب مذاق موحد نے

درساد ہو پرت بنب پسارا

ہر پتہ پر دیکھا یہ زخ قطب عالم کا

تم سم کرہنہ نہ ہم گن تہورا

مثل تمہاری کرتا ہون مین کسی صفت مین کم نہین

پن اس کہس پرم گرسوامی

پھر یہہ کہا اوس پیر و مرشد بزرگ نے

پن بہی مول منتر پڑہ پانی

پھر نفی کرکے پانی ہو گئے

پرگہٹ کہین کایا سکہہ دہامی

ظاہر کیا جسم مسند نشین راحت کو

کہس اتیت بلوک ات کہت بہیوین ہاتھ

کہا جوگی نے دیکھو ادھر یہہ کہتے ہی پانی ہوگیا

پرگہٹ ہوت اتر دیو کون نہ گن جم ساتھ

ظاہر ہوکے جواب دیا کہ کون سی صفت مجھ مین نہین ہے

کہس وِ یکہہ احمد اترا گا

کہا دیکھ محمد کی محبت کا عجب + +

جب مم دیہہ پرگہت جل ہوئی

جب میرے جسم کا پانی ظاہر ہو

تہون نیر کر • نج دیہا

تم بہی پانی کرو اپنے جسکو ﭘ ﭘ

بورلین دوؤ جل پہوہا

ڈبو لیے دونون کے پانی سے پہوئے

کہس باسنا دوؤ بچارو

کہا بو دونو کی تیز کرو ﭘ ﭘ +

دوؤ باستا لینہس جوگی

دونو کی بولی جوگی نے ﭘ ﭘ +

کہس تبا دوا و کر جوری

کہا جوگی نے دست بستہ ہوکے

پیر تہوی ہرو کہس شن بادہو

قطب عالم نے کہا سن اے جوگی +

ہوت تنا جسم اکاج لوچن +

بلا روشنی جیسے آنکہین بیکار ہین

گرہنہ نیر پن انگ سبہاکا

پہر پانی کرو اس جسم خوش نصیب کو

نیک تول وینہہ لیو بہگوی

تہوڑی سی روئی اوس مین بہگو لو

پرگہٹ ہوت ہی ست شنیہہ

ظاہر ہوئی حقیقی محبت ﭘ ﭘ ﭘ

ات چترہ کرتپا بموہا

بڑہیا کرامات دکہلا کے جوگی کو فریفتہ کیا

تم سن نکرنر کہہ اجیارو

تاریکی سے نکل روشنی کو دیکہہ

نج کو گندہ دہوسگند بہوگی

اپنے مین بدبو اور قطب عالم کی مین خوشبو پائی

بہرشٹ باسنا کس بہی موری

بدبو کس طرح ہوئی میرے مین +

ان نیا بنکہن بن بیادہو

بلا چارکی جانورونکو جنگل مثل صیاد کے ہے

تس بن برکہا بہم کرموچن

جیسے بلا بارش کے زمین مردار ہے

پران بنا تس انگ بہینا
بلا روح کے بیجسے جسم ناقص ہے
پت پن کٹک ناتھ بن داری
بلا سردار کی فوج اور بغیر خاوند کی لونڈی
احمد بن اس کر ھم کلا پا
اپنے بلا واسطے محمد کی عامال وریاضت
مورا من احمد انراگی
میرا دل محمد کی محبت سے پُر ہے
احمد پریم لپیپ جھنہ باسا
عشق محمد کا پہول جس دل مین بسا

جل بن جلج نیر بن مینا
بیجسے بلا پانی کے کنول کا پہول اور مچھلی
گر بن سکہ کنت بن ناری
بلا پیر کے مرید اور بلا شوہر کے عورت
پہچن ہوی تپ دہرم بچا پا
ضایع ہوتا ہے زہد اور ایمان اور عبادت
تور ہیا یہہ سن نر بہاگی
تیرا دل اس سے بے نصیب ہے
وہنہ چت بہی سگندہ سباسا
وہ دل خوشبو سے معطر ہوگیا

نر کہنہ گند کو گندہ ہت سہر باس کیلاس
دوزخ کی بو مین بدبو ہے جنت کی بو مین خوشبو ہے
جھم جہنہ پران سریر ہے اسہی باس تس باس
بیجسکے جسکی روح اور جسم ہے ویسا ہی اوسکا مقام جیسی بوی

دی اپدیس پریم من میلا
ہدایت کر کے عشق محمدی دل مین بہر دیا
کر گہہ مول منتر جب دینا
ہاتھ پکڑ کے کلمہ طیب جب پڑہایا
ہاتہہ گہت کہن تپا بمو ہا
ہاتہہ پکڑتے ہی جوگی کو فریفتا کر لیا
کین مٹہک تین رتن امولا
کردیا کنچہ سے یاقوت سے بہا

کہس باہنہ گہہ گرمہنہ چیلا
کہا جوگی نے ہاتہ پکڑ دو اور مرید کرو مجھکو
پریم دا کہہ مدہماتا کینا
عشق کی انگور کی شراب سے مست کر دیا
پرس لگت کندن بہالوہا
پارس کی لگتے ہی لوہا سونا ہوگیا
پاہن تین بہا پارس چولا
جو جسم مثل پتھر تھا پارس ہوگیا

بکہہ تین ہوکہہ بہیوا دہکائی
زہر سے اعلی درجہ کا تریاق ہوگیا ٭
جنم جنم کر میل اوتارا
ہر پیدائش نطفہ ورحم و تولد میل کہودیا
من محن کینیو پل ما ہین +
دل کو پاک کردیا ایک ملک مین ٭ ٭
سوجہن لاگ پر تہی چت پہانا
نظر آنے لگی مخلوق کی دل اور روح ٭ ٭

کایا مگر چہوٹ گئی کائی
آئینہ جسم کا زنگ چہوٹ گیا ٭
چیکٹ انگ پل بہیا سارا
نجس جسم پاک وصاف سب ہوگیا
اُر درپن چمکیو سس نایٔن
آئینہ سینہ مثل چاند کے چمکنے لگا ٭
بہان رہا جہنہ انتر دہیانا
آفتاب تہا جو اندر پردہ کے ٭ ٭

یہنہ سب احمد پریم کی گہت بہئی جگ جوت
یہہ سب محمد کے عشق کا عالم مین ظاہر ہوا نور
نکہنہ لاگی چیت دہرت مین بہان ترمل لنسوت
ساعت نگذری دل مین آتی ہی قلب پاک وطیب گیا

پن برلو ہرمتر سلو نا
پہر بیان کرتا ہون خدا کے دوست ملیح کا
جہنہ کر بچن سدہا گن جائی
جسکا کلام مثل آبحیات کے فایدہ مندہی
بٹپ اچر لگ آوہنہ جائین
درخت اوکہر مکے پاس آتے جاتے تہے
گر پاہن تر کرہنہ جوہارا +
پہاڑ اور پتہر درخت سب سلام کرتے تہے
سس دوئی ٹوک کیو انگری تین
چاند کو دو ٹکڑہ کر دیا اونگلی کے اشارے

جہنہ بن جیون جگت الونا
کہ جسکی بغیر زندگی دنیا کی بے نمک ہے
سرون سنت شو پران سہائی
کان مین پڑتے ہی جسم مردہ مین روح آوی
کرہنہ پر نام ادہک گن گائین
سلام کرتے تہے عمدہ صفت بیان کرکے
الیس مانہنہ سرگ تپارا
حکم مانتے تہے زمین اور آسمان ٭
برن نہ ہوہنہ کلپ سب بیتین
اوصاف بیان نہین ہو سکتے سو قیامت تک

پاہن بہر بنہ ساکہہ جہنہ کیسری
پتہہر شاہد ہین جسکی نبوت کی ×

کر چہوات بہی پر ہٹ پکہانا
ہاتہہ لگانے سے پتہر سونا ہوگیا

پس پنچہی ست گگن گی ساکہی
چرند اور پرند راست بازی گواہ ہین ×

دہرم دوہائی جگت مین پہری
حکومت دین حق کی عالم مین پہیلائی

انگرن سلل بہیو مین مانا
انگلیون سے پانی کا چشمہ حسب مراد جاری ہوا

بہی ترلوک ورشن ابہلاکہی
چودہ طبق آرزو مند دیدار کے ہین ×

ہوت نہ سرمین سرگ
ہوتی فرشتے واولیا وجنت ×

جو نہ ہوت اپپن +
جو نہ ہوتا ظاہر

پرت نہ پگ جگ دہام
نہ پرتا قدم مبارک اس جہان مین

گٹت نہ تس اندہیار
دور نہ ہوتی تاریکی رات کی

چندر رہبان چودہ بہون
چاند سورج وچودہ طبق ×

احمد کر پاون بدن +
محمد کا پاک چہرہ

ہوت نہ ہر راپت ن
نہوتا خدا میسر انکو ×

ہوت جگت سنکٹ سدن
ہوجاتا یہ جہان مصیبت کا گہر

بید بہید برمہ بدیا پرگٹ بہی اون ہیت
کتاب وراز مخفی علم باطن ظاہر ہوا انکی یعنی محمد کے واسطے سے

روم روم وہنہ جوت ہی دیکہہ چتر چت چیت
ہر رونگٹے مین اوسکا نور ہے دیکہو ای دانشمند دلکو ہوشیار کرکے

برمہ سمدر سیپ گی موتی +
دریای نور وحدانیت کی صدف کے موتی -

جہنہ کر ناندہ اگم اپار را
جسکا دریار رحمت عمیق اور بے کنار ہے

جہنہ گی جوت بہی جگ جوتی
جسکے نور سے تمام عالم نورانی ہوا ×

متر ستر تین اک بیوہارا
دوست اور دشمن سے ایک سا معاملہ برتا

نام لیت اگھہ جائین ترنتا
نام لینے سے گناہ فوراً دور ہوجاوین ؛
ست دھرم منجن من دینا
حق الیقین انسانون کے دلمین جمادیا
جنکے سرن شکل سنسارا
جنکی پناہ مین کل عالم ہے ؛
جہنہ نرکین تہہ لیسوا سو
جس شخص نے یہہ یقین نہین کیا ؛
گن ساگر ہر یہہ اپارا
اوس خدا کی بہار کی صفت کا دریا بے کناری
روپونت کومل تن نونا
حسین اور پررونق جسم ملیح ؛

بھوساگر تین ہوہہ نچنتا +
آفات دریاء دنیا سے بے فکر ہوجاوے
کاج لیسیٹھی پورن کینا
کام رسالت کا پورا انجام دیا ؛
دیا دیا کر نت اُجیارا
رحمت کی چراغ کی ہر وقت روشنی ہے
تہنہ کر ہوہ نرک مین باسو
اوس کا ٹھکانا دوزخ مین ہوگا ؛
کب کب پار ہوی جہنہ دھارا
شاعر کب پار ہوسکتا ہی اوسکی دھار سے
جہنہ کہ روپ جگ وپلوتا
جنکی حسن سے تمام جہان کی حسن کو ملاحت ہی

مکھہ منجن کر بیگ
منہہ کو جلد پاک کرکے
مہم من ونہہ انراگ
میرے دلمین اوسکی محبت ہے
تہنہ سوبہا من گاو
ای دل اوسکی جمال جہان آرا کا بیان کر
سُر من لینہہ نہار
فرشتہ اور ولی دیکھہ لین ؛
جہنہ جن نیہہ لگای
جو شخص کہ محبت کرے

پریم سگندہ لیساون تن
عشق کی خوشبو سے جسم کو لساون
جنہہ پگ ترچودہ بھون
جنکی قدم کی تلی چودہ طبق ہین
چھٹ ہونیہہ پانی پون
تاکہ مست ہوجاوین آب و ہوا
چتر مان لاگین نین
مثل تصویر کے آنکھین لگ جاوین
چھوٹ جای آواگون
وہ شامت اعمال سے چھوٹ جاے

نکہ سکہ برن نہو ی
نکہ سکہ کا بیان نہین ہو سکتا

مُونگ بہی بولت بچن
گونگی ہوئی کلام کرنے والے

رسنا ہیو کہیہ پکہا رکی ہری مُرد ہُ نہیان
زبانکو واہجیات سی پاک کرکے اور دلکی آئینہ پر تصور کرکے

جہنہ ہر کرنا کر دھرین پر نو دیا ندہان
جو خدا دست رحمت میری اوپر رکہی تو اوس دریا رحمت کا بیان کرون

سُیس سُنٹ پت پرم سہانا
سر مبارک سردار اعلم کا بزرگ اور خوبصورت

کچ کو مل گہن شیام لیکہا
بال ملایم مثل نہایت سیاہ گہٹا کی ہ

سیس کیس کی سو بہا پوری
سر اور بال مبارک ایسی پر رونق ہین ہ

سیس کیس اس روپ پرکاسا
سر اور بال مبارک سے ایسا حسن ظاہر ہوا

احمد انگ سرگ کر دِیا
احمد کا جسم آسمان کا چراغ ہے

جو نہوت اس دِیا اُجارا
جو نہوتا ایسا چراغ روشن ؛

مانگ کیر اس ارتہہ سراہو
مانگ کی معنی کی اس طور سے صفت کی ہے

یہہ کارن بہی راجا جوگی
اسی آرزو مین بادشاہ فقیر ہوے

کہنہ پدہ پر نو دہرم ندہانا
کس طور سے تعریف کرون اوس دریا رحمت سے

مانگ انوپ پنج کی ریکہا
مانگ بی مثل مانند خط تجلی ہے ہ

کُنُدن تہار بہری کستوری
گویا سونی کی تشت مین مشک بہرا ہوا ہے

سس لنس کین دو او مل باسا
چاند اور شب تار یک گویا یکجا جمع ہین ؛

کچ مس ترا ندہیار یری آ
موئی مبارک سیاہ گویا چراغ کے تلی اندھیرا ہے

سو جہہ نہیرت نہتہہ سنسارا
نظر نہ آتا راستہ اس جہان کا ؛

مانگ لیو جہنہ مانگن چاہو
مانگ لو جو مانگنا چاہو ؛؛

مانگ مانگ کر بہی بیو گی
مانگ مانگ کرتے ہوے اہل درد ہوی

مدہ رین جاگین تیا جپت مانگ ہی مانگ

نعمت بالا تسو فقر بیدار ہوتی ہین ذکر کرتی ہوی مانگ یا خدا سی دعا کرتی ہین یا رین ہمیشہ

جہنہ ماگا تہنہ کا ملا وہن وہی منہہ مانگ

جنے مانگا اوسکو ملا مرجا اور آفرین ہر اوس مانگ کو یا اوس مانگ نیکو ✤

وہن سہال بدہنا کی پاٹی

مرحبا ای پیشانی کہ وہ تختی تقدیر کی ہے

سہال جوگ اوپما کیو ناہین

پیشانی کے لایق کوی نظیر نہین ہے

اس پرتاپ پرہتہی ناتہہ للاٹا

ای اقبال اوس سرور کائنات کی پیشانی کا ہی

جو جگ ہوت نہ ماتہہ اجارا

ہوا اس جہان مین پیشانی مبارک کی روشنی ہوتی

سو سہگہ سہال پتہوی کی سہا

خوش نصیب وہ پیشانی عالم کی رونق ✤

پرت جوت جہنہ سیل مجہاری

جسکی نور کی تجلی پہاڑ و زمین پرتی ہے

رب سبہ جوت ہہی یہنہ جوتی

سورج اور چاند کا نور اسی نور سے ہوا

جہنک جوت جگ پہنہ نہاری

جس کے نور سے دنیا کے طریق دیکھی

جہنہ پر راجہی سہاگت سلاٹی

جسپر تقدیر کی تقدیر تحریر ہوئی

گرہن سہوگ ییہ سسس منہا ہین

گہن کا غم چاند اور سورج کے دل مین ہے

سُر نر شیش وہ ہر منہہ جہنہ باٹا

فرشتہ اور بشر جسکے طریق پر اپنا سر رکہتے ہین

فرشتہ نہ پرت پنتہہ اندہیارا

نظر نہ آتا تاریکی مین راستہ ✤

چت برہا نڈ دیکہہ جہنہ لوبہا

دل تمام مخلوق کا دیکہہ کی جسکو فریفتہ ہوا

پاہن تین بہی رتن اجاری

سنگ سے لعل بے بہا و روشن پیدا ہوی

گہن مین بیج سندہ مین موتی ✤

ابر مین بجلی سمندر مین موتی ✤

لکہنہ پدک تس رین مجہاری

جسطرح لعل کو دیکہتے ہین شب تاریک مین

سات دیپ چودہ بہون جہنہ پرکاش دن رین

ساتون ولایت اور چودہ طبق مین جس کی روشنی رات اور دن ہے

جہنہ کی نین بلو کنی تہین بلوکین نین
جنکی آنکھو نمین بصیرت ہی وہی آنکھین دیکھتی ہین

بہونہ کُٹی گنگن دہنک اُدہکاری
بہوین مثل توس قزہ کی علی مرتبہ والی ہین

رسنا کہس بچن کس ہینا
اے زبان کس واسطے کلمہ ضعیف کہا

تہنہ مل ہہی دہنگ رے یکہا
دی بلکی کمانکی صورت سورج کی خط پر ہو گئی ہین

ستر سنگہارن داس او بہارا
دشمنونکی فنا کرنے اور مطیعونکی نجات دینی والے

جہنہ تین چلین پیو کہہ بکہہ بانا
جس سے چلتے ہین طریاق اور زہر کے تیر

پلکن سر اپہنہ گن ات تانی
پلکونکی تیر اس صفت کی ساتہہ کہنچی ہوئے ہین

پلک نہ لاگ پلک جن لاگی
اوسکی پلک نہین لگی جس کی پلک لگی ہی

جیکہہ امرت سریا ون گہونٹی
آنکہین آب حیات کا چشمہ جسکا قطرہ پاک کرنی والا

نیتر بہت تاران سنسارا
آنکہین کشتی ہین واسطے پار کرنی اس جہانکی

جہنہ بی شکل چاپ ٹہاری
جسپر تمام کمانے قربان ہین

رب پرکاش گہن بہین رنگدینا
سورجکی عکس نے ابر کی قطرہ کو رنگین کر دیا ہے

بہنہ پرتاپ رب روپ لیکہا
اور اسکی یعنی پیشانی کی اقبال سے نور آفتاب پر جلال ہے

جہنہ کی سرن شکل سنسارا
جسکی پناہ مین کل عالم ہے ٭ ٭

جہنہ کا دہنک بدہ بدہو انا
جسکا تیر انداز صاحب تدبیر اور عقل کا ہے

سرگ سلل سریت ہریالی
گویا جنت کی چشمونکی کنارو نپر سبزہ ترونکی باڑ اوگی ہے

اس لوچن مد رس انراگی
ایسی آنکہین کہ شراب عشق کی محبت سے پر ہین

جہنہ تٹ پلک سجیون بونٹی
جسکی کنارون پر پلکین حیات کی بوٹی ہین

پلک ڈانڈ کہیوٹ کرتارا
پلکین ڈانڈ جس کا کشتی بان خدا

دیا سندہ لوچن بل سیت سیام رتنارہ
آنکہین پاک رحمت کی دریا ہین سفید و سیاہ و سرخ

ستر سنگھارن پلک دل پاچی نت بہانت دیپا

دشمنونکی قتل کرنیکو پلکین مثل سینا نوابع آراستہ ہین دونو کنارونپر

سرون بر مہ ساگر کی سیپی ❊

گوش مبارک دریا معرفت کی سیپی ❊

بچن سوات پہ بھی گن موتی +

کلام کتاب نیسان پڑ کی نیک صفت کی موتی پیدا ہوگے

ال کپول دوا واس پاسی

ملکے رخساروں سے دونوں ایسے رونق بخش ہین

کمل کپول ارن رنگ ریکھا

رخسارہ کنول کے پھول سرخی مایل

سرون جگل نیلج پاڑہ بہاگی

گوش مبارک دو پھول کنول کی اعلی یعنی ور

پنگ بیٹھہ نیلج کے تہانا

سانپ گل کنول پر بیٹھہ کے ❊

الکمل جگل کپول سجوتی

الک سیاہ ملکے دونوں رخسارونکی روشنی ❊

تاسک لکھہ بگسے تل باری

ناک دیکھہ کی کہل گئے تل کے کہیت ❊

جھنہ سن بہاہر بچن سیپی +

جن سے کلام خدا کا قریب ہوا ❊ +

تہنہ کی جوت دہرم کر جوتی +

جھلکے نور سے نور ایمان کا ہے ❊

رب لکھہ مانو کمل بگاسی

سورج کو دیکھہ کے گویا کنول کہل گئے ہین

پر ہتہہ دیا دو سرون لیکہا

دو چراغ روشن ہین گوش مبارک پر نور

آلک ال رس کی انساگی +

زلفین مثل بہونرون کے جسکر رنگ و بو پر عاشق ہین

جلپی سرون گنج نت وہر دہیانا

تسبیح گوش و زلف کی کرتا ہے تصور کرکے

پر گہٹ بہی نا سکا نسولی

ظاہر ہوی ناک مبارک پاک ❊

سوا نا سکا نت بلہار ری

اور طوطی کے ناک بار بار قربان ہے

تاسک لکھہ بن پسپ سر بگسے کمل کمود

ناک مبارک کو دیکھہ کی خنکی پھول اور تالابو نین گل کنول اور گل نیلوفر کہل گئے

لینہہ باسنا ادہر دہر جو منہہ مکھہ کر مود

اس آرزو مین کہ ہماری خوشبو لبون پر رکھہ کی لین تو منہ کو چوم لین خوش ہو گئے

ادھر مدھر رس ارُن انو پا
یعنی شربت شیرین اور سرخ وبی نظیر
جنھ کی جوت سُرنگ بہا سورو
جسکی نور سے صبح سرخ ہوگیا
وسن ویمک لکھہ دامن لاجی
دندان کا نور دیکھہ کے بجلی شرما گئی
وسن روپ کب برن نہ پائی
دندان مبارک کا شاعر بیان نہین کرسکتا
ایک سمے سیوت سکمارا
ایکوقت بیٹھے ہوئی اوس شاہزادی کی
ہیرت بکل بھئی جگ جننی
تلاش مین بے قرار ہوئی مسلمانونکی ماں +
تت کہن آئی گُنی جگ سوامی
اوسوقت رونق بخش ہوئی عالم کے سردار
جنھ ہیرت چیت چترہرائی
جسکی تلاش مین تصویر دل کو بہلادیا +

جنھ تین رتن رتنار سروپا
جسکی باعث یاقوت سرخ اور خوبصورت
بن بن لاتی بھری کندورو
ادھر جنگل مین سرخ پہل کندوری پہلے
نیر بہئی مُکتاگنجہ اجی
پانی ہوگئے گوہر شب چراغ +
ست پربھو کرتا ردو ہائی
پاک ہے خدای تعالی قسم ہے خالق عالم کی
سوئی ہیران سانجھہ مبارا
سوئی گم ہوگئی بوقت شام سیاہ کے
نرکھت ملت چکھہ باسر رجنی
دیکھتی تہین بروقت ملتی آنکھہ دن اور رات کی
کہس کاہ ہیر وسکھہ ہامی
فرمایا کیا تلاش کرتے ہو اعلی مرتبہ والے
کمل کری کہنہ بدہ کمہلانی +
غنچہ کنول کا کس وجہ سے مرجھا گیا

لوچن کمل کمودا س تاک رہی بہئین آج
آنکھین مثل گل کنول اور نیلوفر کی زمین کو کیون دیکھتے ہین
چاترگ چکھہ لسم بہنو بہنہ کون ست کے کاج
آنکھین شاہ مثل بہونرونکی کس شئے کی واسطے پہرتی ہین +

کہیو بجائی بچن مردبانی +
کہا شہ ماکی ساتھہ کلام شیرین کے

ہیرت ہون نج سوئی ہیرانی +
تلاش کرتی ہون اپنی سوئی کھوئی ہوئی +

پر یہ چلنتا مارگ جب جانی
پیاری کی فکر کی وجہ جب معلوم ہوئی
مسکاوت بہاد سن او جارا
تبسم کرتی ہی دندان مبارک کی روشنی ہوئی
اس و تیہہ دسن دہرم ندہ موتی
ایسے وہ دندان مبارک دریاء ایمان کی موتی
رسنا سدہا سرس رس بانی
زبان مثل آب حیات کی جسکا کلام شیرین ہے
جنہہ بانی برمہانڈ بموہا
جسکی کلام نے کل عالم کو فریفتہ کر لیا
کر کرنا کس کرنہہ بچارا
دست پر رحمت کا کس طرح سے اوصاف بیان کرون
جنہہ کر کرم سبہہ کرم لشالا
جسکی ہاتہہ مین اعمال نیک و کشادہ ہین

چودس بہون ناتہہ مسکانی
چودہ طبق کے سردار نے تبسم کیا
تت کہن ملی سوئی سکمارا
اوس وقت ملگئی سوئی اوس شاہزادے کی
جنہہ سن سوجہہ پری برمہہ جوتی
جس سے نظر آیا معرفت خدای تعالی کا نور
جنہہ کی سنت ہونہہ شو پرانی
جس کے سننے سے مردہ زندہ ہوتے ہین
بہی ادہین سن سکل سموہا
اور عاجز ہو گئے سنکر تمام فرقہ
تہانہہ لین بوڑت سنسارا
تہام لیا ڈوبتے ہوئے جہان کو
کس برنو جگ مول کرپالا
کس کس طرح بیان کرون عالم کی اصل مہربان کا

دہرم دیا بدہ کر گہاپر گہٹ کیو سنسار
ایمان کا چراغ خدائی ہاتہہ مین کی اس جہان مین ظاہر کیا
جنہہ دیا کی سرن لی انگہہ تس تین بہاپا پار
جس نے اوس چراغ کی پناہ لی گناہونکی رات سے پار ہوگیا

ار نسوت لکہہ مکر لجانا
سینہ پاک جسکو دیکہہ کے آئینہ شرماگیا
جنہہ انتر رہو برمہہ چہپائی
جسکی پردہ مین نور معرفت الہی کا پوشیدہ ہے

دہرم دہام اس دیا ند ہانا
ایسا ایمان کا گہر اور رحمت کا دریا ہے
جنہہ سن پت پاتی پر بہتائی
جس سے عزت پائی ہے بزرگی نے

اوکر سُدہا ساگر سِس جوتی

شکم مبارک آب حیات کا دریا مثل چاند کے نورانی

چرن برن کب برنیو جائی

قدم مبارک کا بیان کب ہو سکتا ہے

جہہ جہہ دھرن چرن وہہ لاگی

جس جس قطعہ زمین پر یہ مبارک لگے

جب پد پدم بھئی بھئین سو بہا

جب قدم مبارک مثل کنول زمین کی رونق ہو

جوگی جتی دھر یہہ سر چھارا

فقیر و صالحہ سر پر خاک ملتے ہین

نبھ چر چرت لکھت سکچانی

آسمان والی اس تماشے کو دیکھہ کی آزردہ ہوئی

تہنہ ابہلاس یوج من مانا

وہ آرزو پوری ہوی حسب مراد

پھر یہہ بھورا جہنہ ستسارا

جو کہ دنیا مین بھولی ہو اکے پھرتے ہین

جہنہ کرجل رُت دھرم لسوتی

جکا موتی ایمان پاک ہے

لکھت کدل چت نکسوائی

دیکھتے ہی کیلے کا دل باہر نکل آیا

تہنہ بہین بہاگ نرگ سم جاگی

اوس مین سے نصیب مثل عرش بیدار ہوی

گج رج سیس دھر یہنہ یہنہ لوبھا

ہاتھی خاک سر پر اس آرزو مین ڈالتے ہین

مت وینہ دھور چریہہ جگ تارا

شاید وہ خاک لگ جاوے عالم بخش

بھی ادہ کارم جب جانی

خواہش مند ہوئی جب حقیقت جانی

نرگن نین تین نرکھہ سیجانا

چشم باطن سے دیکھہ اسے ہوشیار

امرت لوک جائی وینہ چھارا

اون کی ذریعہ سے عالم بالا پر خاک جاتی ہی

جہنکہ اول گہن سوات جل برکہہ کریہ انند

جس کے بدلے ابر نے آب بقا برساکی خوش کیا

نرکھین جیتر سجان نت بھی اسوجھہ مت مند

دیکھتے ہین دانا و بینا ہر وقت اور بے سوجھ مین کم عقل

جب وینہ چرن دیا ندہ کہانی

جبکہ وہ قدم دریای رحمت کی کہان ہین

پن بھی منکہہ نکھہ کہنہ بانی

پھر کس وجہ سے انسان منکر ہوئے

احمد انگ سوات سم چہاو

احمد کا وجود مثل اب نیسا کی خوشی دینے والا ہی

پری سوات ندہ سیپ مجہاری

پڑتا ہے اب نیسا درمیان سیپ سمندر کے

سندہر دسن ہو ینہہ گج موتی

ہاتہی کی دانت مین پڑکی گوہر شب چراغ ہوتی ہین

جب وینہہ پری بنس مین آئی

جب وہ بانس مین آ پڑتا ہے

دہرن پرت نرکچور ہوئی

زمین مین پڑ کے نرکچور ہوتا ہے

اہ مکہہ پرت بہیو بکہہ بہاری

سانپ کے منہ مین پڑنے سے سخت زہر پیدا ہوتا ہے

سوات روپ درپن کی نائین

ابنیسا اور اینہ دونو ہم مثل ہین

پن بہدیس کی مکر نہاری

پہر بد صورت کی آینہ دیکہنے سے

اس ہی وی پہہ گن جیس سبہاو

ویسے ہی صفت پیدا کرتا ہے جیسا جسکا مزاج ہی

جل سُنت ہو ینہہ نکہت ادہاری

اوس سی موتی پیدا ہوتی ہین مثل ستاری روشنی

کدل کپور ہوہ سس جوتی

کیلے مین پڑکی کافور نورانی مثل چاند کی ہوتا ہی

ہوئی بنس لوچن گندائی

پیدا ہوتا ہے بنس لوچن نفع دینے والا

جم سبہاو گن پرگہٹین سوئی

جیسا جس کا مزاج ہی ویسا ہی اوسکا نتیجہ ظاہر ہوتا ہی

پربت سدہا بہیو ادہکائی

پہاڑ پر پڑتا ہے تو عمدہ تریاق پیدا ہوتا ہے

جم جہنہ روپ لکہین وینہہ ہا ہین

جیسے جسکی صورت ہی ویسے ہی اوسین دیکہتا ہی

رہی نہ وینہہ کا میل مجہاری

اوسمین اوس کی کدورت نہین رہتی

درپن برن انوپ گن پرکہو دہیان لگائی

آینہ از جنس عمدہ ولائی ہی اوسکو دل لگا کے پہچا نو

جہنہ سنمکہہ ہو دیت ہی وینہہ کا کہوٹ بتائی

جو اوسکی بمقابل ہوتا ہے نقص بتا دیتا ہے

پرگہٹت ہوت احمد کر جوتی

ظاہر ہوتے ہی نور محمد کے

اپن رنگ رنگی سب موتی

ہر جواہر نے اپنا رنگ کہولدیا

ایک بہانت رب کرا اوجیارا
ایک صورت پر سورج کی روشنی ہے ؛
جس جس رنگ پر گھٹ بہا سوئی
جیسا جسکا رنگ تہا ویسا ہی ظاہر ہوا
احمد جوت پرت جگ ماہین
احمد کا نور پڑتے ہی جہان مین ؛
آپن آپن رنگ اوگھارے
اپنا اپنا رنگ ظاہر کر دیا ؛
پورن ہوی مور ہر آسا
بر لا میری ہی امید اے خدا
احمد مارگ دہر منہہ للاٹا
احمد کے طریق پر اپنی پیشانی رکہون
جنہہ جن جنم لین سنسارا
جو شخص دنیا مین پیدا ہوا ہے ؛
اور یہہ پنتہہ چلینہہ جنہہ ناہین
اور جو اس راستہ کو نہین چلتے ہین ؛

پر رحم کا سب رنگ نرارا
مگر ہر ایک کا رنگ جدا چمکنے لگا ؛ ؛
کوئی ارن بہیو منس کوئی
کوئی سرخ اور کوئی سیاہ ہوگیا ؛
پر گھٹ بہی مارگ جنہہ تاہین
جسقدر طریق تہے سب ظاہر ہوگئے
سو جہن لاگ سیام رتنارے
نظر آنے لگے سیاہ اور سرخ ؛
احمد داس کہانون داسا
محمد کا غلام ان غلام کہلاوں ؛
جیون مرن ہوہہ یہہ باٹا
موت اور زندگی اسی راستہ پر ہوی
احمد پنتہہ ہوئی نستارا
محمد کے طریق پر بخشش ہوگی ؛
نرک نواس ہوئی اون تاہین
جگہ اون کی دوزخ مین ہوگی ؛

گتی سرگ سنپت کلا کرم دہرم گن گیان
کیفیت نعمت جنت اور بزرگی اعمال نیک اور خدای تعالی کی معرفت
احمد بن پراپت نہین من نشچے کر جان
بلا واسطے محمد کی میسر نہین اے دل بتحقیق جان سے

احمد انگ مکر کے نائین
جسم محمد کا مثل آئینہ کے ہے

جنہہ کر چہانہہ پری نہین ناہین
جسکا سایا زمین پر نہین پڑا ؛

پچن اسدہ جیسہہ کسن تولا

کلمہ ضعیف اسے زبان کیون کہے

پہٹک دہور سن بہیو نرارا

کنہہ خاک سے پیدا ہوا ہے ۞

جہنہہ گن تابا ہنہ انگ پچہا ئین

جس وجہ سے نہین تہا جسم مبارک کا سایا

نس کی ہوت پرگہٹی سس جوتی

رات کی ہوتے ہی چاند کا نور ظاہر ہوتا ہے

دہرن نبت سس سم جب ناہین

اشیا زمین حسب مثل چاند نہین ہین ۞

ہوت بہان بہان سنسارا

صبح ہونے ہی سورج جہان کا

تدپ ہوت رب سس نہین ماہین

اگر ہوتے چاند اور سورج زمین پہ ۞

مکس پٹہک پہیہ رتن امولا

آئینہ کنہہ ہے اور یا قوت بے بہا ہے

یہہ پاون پرمہہ جوت اوجالا

یہہ نور پاک نور خدای تعالیٰ سے روشن ہی

سو ونیہہ بہید کہون تم پائین

سو اوس راز باطن کو تم سے کہتا ہون

شکل نبت سن نرمل نسوتی

کل اشیا سے پاک اور صاف

یہہ گن آی پری پرچہائین

اسی وجہ سے سایا پڑتا ہے ۞

پرگہٹ مٹی چندہ جیارا

ظاہر ہوتے ہی مٹ جاتا ہے چاند کا نور

پرگہٹ ہوت سس کر پرچہائین

ظاہر ہوتا چاند کا سایا

ادہک جوت سرب جوت سن جہنہہ تہنہہ کمل اپو

کامل نور ہے سب نورون سے وہ پاک اور بے مثل ۞

جہنہہ سن نرپ چہائین پی کہنہ کرالیس روپ

کسکا ایسا نور ہے جس سے اوس شاہنشاہ کا سایا پڑے

منجل سب پچل نت پرمہ دہارا

پاک اور خوبصورت جسم اوس گوہر دریاء معرفت کا

بہی پرسدہ جب جوت نسوتی

ظاہر ہوا جب وہ نور پاک ۞ ۞

جہنہہ انتر بدہ جوت اوجارا

جسکی پردہ مین نور الٰہی روشن ہے

ہین بہی رب سس کی جوتی

ماند ہوگئی سورج اور چاند کی روشنی ۞

جگت آئین ابن کلین بارا

اس سے دنیا مین ایسے عالی خاندان کا نور ظاہر ہوا

اکھل جوت اوپجین جہنہ ستی

کل نور پیدا ہوئے اس نور سے

پن کہنہ جوت پرت نرپ چہائین

پھر کسکی نور سے اوس شاہنشاہ کا سایا پڑتا

دھرم ست تپتر وینہہ جوتی

ایمان راست یعنی اوسیکا نور ہے

جہنہ کارن بہا سرشٹ پسارا

جسکی واسطے تمام مخلوق پیدا ہوئی

جہنہ کر دھرم بہان کی نائین

جس کا دین مثل آفتاب کے

جہنہ پرکاش پرگہٹو سنسارا

جسکی تجلی سے تمام عالم ظاہر ہوگیا

یہہ رب مان اور جم رہتی

یہ مثل سورج کے ہی اور ذرہ ہین

چتر چیت چنہو من ماہین

ای دانا ہوشیار ہوکے دل مین پہچان لے

رب سس نکہت تہین نہ ہوتی

سورج اور چاند اور تاری اوسی دریا کی موتی ہین

چودہ بہون کین کرتارا

چوددہ طبق کو پیدا کیا خدا تعالے نے

ہو بیاو تنت اندن جگ ماہین

روز بروز ترقی ہے دنیا مین

جب لگ نبھ رب سس رہین جب لگ سرگ تپہار

جب تک آسمان و سورج و چاند رہین اور جب تک جنت و ...

تب لگ ہت سنسار مین انتہہ سرگ جہہار

جب تک دنیا مین ہے آخرت مین جنت مین ہوگا

کہنہ کی آج نہ ہوت

اسکی یادگاری مین

روم روم گدمود

بال بال خوش ہوکے

جنکی بہت کہن پانون

جنکی قدم پڑنے ہی

اور نگسا چت گرگل

دل کا گل کنول سینہ مین کہل گیا

نرت نرت پھر کہن ہل

رقصان ہی اور پھرتا ہی ساتھ پانی کی

کانپ گئی گرو راچل

تہر تہر گئے پہاڑ لاجب

نام لیت جہنہ کیسر
جنکے نام لینے سے ✤
پرت چرن جگ دہام
پڑتے ہی قدم جہان مین
اس پتاپ پرمان
ایسا اقبال یاور تہا ✤

تراس مان بہی بہوپ دل
ڈر گیے گروہ بادشاہو نکے
سپہل بہی سنپت تیکل
تمام نعمتین ظاہر ہوگئین
آلیس مانی جل انل
حکم مانتی ستہے آب وہوا

چارمیت چارون سکہا جگ سر کمل کمود
چاریار چارون انکمیل اور ایک جان اس چشمۂ دنیا مین مثل گل کنول اور گل نیلوفر
جہنہ نرا انراگ اون تہیتہ من منگل مود
جس الکا انکی سینہ مین اونکی محبت ہی اونکی دل کو خوشی اور چین ہے

جہنہ لیوائس پہل چت لائے
جو ایمان سب سے پہلے دل سے لائے
دہرم کہنبہ دہرنی کرہ دیا
ایمان کی ستون اور زمین کے چراغ
جگت سدن اس دیا بارا
محل دنیا مین ایسا چراغ روشن کیا
اس ڈاری بہی دین دیا لا +
ایسا سخی ہوا وہ غریب پرور ✤
اس پونچہی ہر پرم گشائین
اس طرح پوچہے خداوند بزرگ ✤
جہنہ کی ہر اس کرے بڑائی
جنکے بزرگی خدای تعالی اسمسیح فرمادی

ابوبکر صدیق سیانے
وہ ابوبکر صدیق دانشمند ہین ✤
تین لوک پرگہٹو جن دیا
چودہ طبق مین ظاہر ہوا اونکا دنیا یا چراغ
چودہ بہون بہیو اجیارا
چودہ طبق مین روشنی ہوگئی ✤
دین سرلس کرہ جاب لا
جو کچہ مال اسباب پاس رہتا سب ہاتہہ کشادہ کرکے
بہتی پرشن ہم سن بہنہ نا ہین
راضی ہو ہم سے اس حالت مین
تہنک جاری مہما کم گائی
اونکی اوصاف حمیدہ کا بیان کس طرح

سمرتہہ سدہی سور سیجا نا
صاحب قوت وخدا رسیدہ بہادر دانشمند
پرتہم سکہا چتین سر گیانی
پہلے ہین دوستونین ہوشیار وعلم باطن کے عالم

کہنہ بدہ بر تو دہرم ندہا نا
کس طرح بیان کرون اوس ایمان کے دریا کا
احمد سُجپ سو گہر سُبہہ دہیانی
محمد کی وزیر نفیس مزاج اور زیرک خیالات والی

سُندہ برن پر دُکہہ ہرن بدہ راس گنوان
پاک صورت دوسرونکی فتسکل آسان کرنی والی عقل کی خزین صاحب علم
اون مارگ سب جگ تری سادہک سدہ سجان
اونکی طریق پر کل عالم سے نجات پائی کیا عالم وطالب وکامل

دوجی عمر بپل بلو ا نا
دوسری حضرت عمر زبردست وطاقت ور
کہرگ کہت پہر کین بہج ڈنڈا
بروقت پکڑنی تلوار کے بازو پہڑکتے تہے
نام سنت لرجہہ چہون دِ لیسا
نام سنتےہی کانپ تی تہین چارون سمت
کنکن دہت اٹک من ناہین
صفوف جنگ مین گہس تی ہوئی دل تہین اٹکتا تہا
چندر ہاس کر دل ام ساجی
تلوار ہلالی بدست قبضہ ایسے زیبا تہے
جنہا دیکہہ مہت سنسارا
عظمت دیکہہ کے کل عالم فریفتا ہے
وشنہ اچرن برن کبن ہوئی
اونکی کرامات کس طرح بیان ہوسکتا ہے

پرگہٹت ستیہ نیتہہ پرگہٹا نا
ظاہر ہوتے ہی دین حق ظاہر کردیا
نرکہہ ہن کہنہ چودہنہ کہنڈا
دیکہہ کی چودہ طبق سے صدای مرحبا آتی ہے
ورست مانی تراس نرپا
دیکہہ تے ہی لرزان وترسان ہوتی تہے بادشاہ
انگت بہٹ اوکہرین کہنائین
اگر کوئی پہلوان انگہتا تو مثل تنکے کے اوکہڑ جاتا
تس گہن بیج پرت کہن گاجی
جیسے ابر مین بجلی گرنے وقت کڑکتے ہین
چیتین چت انراگ اپارا
ہوشیارونکی دلمین بےانتہا محبت ہے
جن آلیس مانی سب کوئی
جن کے حکم کو سبنے مانا

پڑہ وان اس گرو گمبہیرا
وہ عقلمند الیا صاحب رعب اور متین تہا

جن آلیس ائہڈین نندہ نیرا
کہ جسکی حکم سے آب دریا اوبلتی ہی

میت منتری احمدی ہر سنے پرت ٹمیپ
دوست اور وزیر محمد کی اور مقرب بارگاہ الہی سے

دہرم دیا جن ہاتہہ لی باری ساتون دیپ
ایمان کا چراغ جسنی ہاتہہ مین لیکی ساتون ولایتونکو روشن کردیا

اث اتم عثمان مرد بینا
اعلی وافضل حضرت عثمان شیرین بیان ہین

تہنہ ورب بہان وبہائی ہرنے
جسکی آفتاب حشمت نی زمین کو روشن کردیا

بدیا وان سکل گن گیانی
صاحب علم اور ہمہ صفت موصوف

جیون مکت سجیت سجانا
زندگی مین نجات پائی ہوی عالی خیالات والی اور دانا

جگل جوت پت شہر سیہاگی
دو نور والی خوبصورت اور سہیے ور

جن تین لجین تبدہ نرناری
جسسے شرماتے تہے فرشتے اور مرد و عورت

پران دی پر آن ندینی
جان دی سگر آن ندی

دہرم پتر پدہنا کہ رکھا
ایمان کی ورثے اور تجدید کو

لاجونت سیلین کلینا
صاحب حیا وبامروت اور عالی خاندان

سرگ سکچ مہاات یہنے
آسمان سے شرماکی جسکی بزرگی بیان کی

دہن پت جن پٹ ورپت والی
صاحب حشمت وصاحب نشانونکی وصاحب دولت اور ریخی

چرت پرسندہ چترچیت جانا
کرامات جو ظہور مین آئین ہوشیار دنکی دلون نی جانا

سدہ سکہا احمد انراگی
کامل دوست محمد کی اور اونکی محبت سے پر

چودہ بہون لجین ادہ کاسی
چودہ طبق والی شرماتے تہے حد سے زیادہ

مان ان ہر ارپن کینی
عیزت اور ابرو کو خدای تعالے پر تصدق کردیا

سندہ کین ایکٹہور سرکھیا
ساتھہ ترتیب کے جمع کیا دانشمندنے

کرم دہرم سمپت شکل سُدہ بہو تہنہ لوک
اعمال اور کل نعمتین کامل ہوئین کل مخلوق مین ؛
جن سو بہا چودہ بہون جیت چکہہ چت بلوک
جنکی رونق چودہ طبق مین ہی و لکی آنکہون سے ہوشیار ہو کی دیکہہ

چوتہی علی ہین بلبد ہا رہی
چوتہی حضرت علی ہوشیار اور صاحب قوت
بہرت کٹک تیاگین نہج نہانا
بوقت مقابلہ جنگ کی صفین اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہین
ست سنتو کہہ پور من ماہین
راستی اور صبر و تحمل دل مین پورا تہا
جنکے گن سو ہے ہریانی
جنکی صفت مین خدای تعالیٰ کا کلام نازل ہے
چارون میت چتر گنونتا
چارون یار ہوشیار اور عالم ؛
جہنہ کرچت چار رہنہ انراگی
جنکی دلمین چارون کی محبت ہے ؛
جن من اون انراگ نہ باسا
جنکے دل مین اونکی محبت پیدا نہوئی
ایک مندر ایک دیا اوجارا
ایک محل مین ایک چراغ روشن ہے

جنہی شکل سبہٹ بلہاری
جنکے اوپر تمام پہلوان قربان ہین ؛
سور تجین دیکہت کہن پرانا
صورت دیکہہ کی بہادرونکی روح قبض ہوتی تہی
کرودہ موہ من چانہتہ ناہین
غصہ اور طمعہ دلمین پیدا ہی نہین ہوتی تہے
اون مہما کم جای بکہانی
اونکی بزرگی کس طرح بیان ہو سکتی ہے
ایکہنہ متا ایک ہی پنتہا ؛
ایک ہی دین اور ایک ہی طریق ؛
دہرم جوت اون ہین من جاگی
ایمان کا نور اونہین کے دلمین روشن ہوا
تنکر ہوی نرک نواسا
اون کا ٹہکانا دوزخ مین ہوگا ؛
جہنہ پرکاش نکسیو چہنہ بارا
جس کا نور چارون دروازون سی نکلا

ست دہرم برہم جوت گن بدیا بید بچار
راستی ایمان و نور معرفت کی صفت و علم کتب سماوی کی تحقیق

پرگہٹ بہیواون ہنٹ ہٹ چار چیت نہار

ظاہر ہوا ہی اونہین کی واسطے سواے دانا ہوشیار ہو کی دیکہہ

ہی من مورکہہ موڑہ

اے دل بے وقوف ونادان

تات بڑہیہ اُر گیان

جس سے زیادہ ہو علم باطن سینہ مین

پد پنکج دہر سیس

قدم مرشد مثل کنول کے سر پر رکہہ

گن رب جمکہہ آئی +

معرفت کا آفتاب روشن ہوے

گرُسی سب گن گیان

مرشد سے سب علم معرفت الہی کا ہے

گرو بکہہ جنہہ موڑہ ٭

مرشد کا منکر وہ احمق ہے ٭

نہو گر پد دہیان دہر

مرشد کو یاد کر اونکی قدمونکا تصور کر کی

چت لوچن جائین اگہر

اور دل کی آنکہین کہل جاوین

پراپت ہوئی سدہا سر

میسر ہوگا چشمہ آب حیات کا

بمل ہوہ دیہی اجر

پاک اور بے زنگ ہوجاوے جسم

گرسی پراپت ہوہ ہر

مرشد ہی سے خدای تعالی میسر ہوتا ہے

تہہ نیہ لسکنچن کہٹل نر

وہ دین ودنیا کی نعمتون سے بی نصیب ہے

سو گر پد نیلج روٹ من لوچن نت سار

سو مرشد کی گل کنول قدم کی خاک کا سرمہ چشمہ دلمین ہر وقت لگا

گرو دہیان چتون جہرون جو پروی کرتار

مرشد کا تصور آنکہون مین رکہون جو عطا کرے خدای تعالی

گر چینہار من درلبہہ ہوئی

مرشد کی شناخت ای دل دشوار ہے

جنہہ گر چینہہ چینہہ کرتارا

جس نے مرشد کو جانا خدای تعالے کو جانا

جنہہ چینہا گر بہا سدہ سوئی

جس نے مرشد کو پہنچانا وہ کامل ہوگیا

چہنیس چودہ بہند سرگ تپارا

جانا چودہ طبق زمین و آسمان کو ٭

چینہس پچ گھٹ گپت بنہہ جوتی

جانا ظاہر اور باطن کے نور معرفت کو

چینہس نس تم دن اُجیارا

جانا رات کی تاریکی اور دن کی نور کو

جنہہ نہ کین گر کیہر چینہاری

جس نے مرشد کو نہین جانتا

شکل لست کی چینہہ نا ما

کل شئے کی نام جانتا ہے

ہر پر دھول دہام چت مانی

سبز اور سفید ولمین مان رئے ہین ۃ

رنگ روپ رس سہد نیانی

رنگ و روغن کی مزہ کی کیفیت کو نہین پاتا

چینہس پچ گن سندہ کی موتی

جانا دریاء باطن کی موتی کو ۃ

چینہس سیام سیت رتنارا

جانا سیاہ اور سفید اور سرخ کو

تہہنیہ اندہہ سم اوہم اناری

وہی وخوف اور نادان شکل نابینا کی ہے

رات پیت سب سیتہہ سیاما

سرخ وزرد سب سفید اور سیاہ کو

پر سروپ گن جوت نجانی

مگر اونکی حسن وخوبی اور نور کو نہین جانتا

کون رنگ کم کس گن دائی

کون رنگ کس مزہ کا ہی اوسکی کیا کیفیت ہے

ملیہہ بید بدہوان

ملی طبیب حاذق ودانا +

کہلیہہ سوت بر مہ سندہ

کہل جاوین سوت دریاء نور معرفت کر

اودی ہوہ گن بہان

طلوع ہو نیک صفت کا سورج ۃ

درمت اندہ تم جائی

نادانی اور جہل کی تاریکی جاتی رہی

بہر یہہ نیتر انجن بمل

بہری آنکھون میں سرمہ پاک ۃ

اور سر بہہ سوت جل

چشمہ سینہ کا بہر جاوی آب نور باطن سے

کہلیہہ نین نیلج نول

کہل جاوین آنکھین شکل کنول نو بہار کے

سوجہہ پریہہ کوتک سکل

نظر آنے لگین نادر ات تمام

گرپد پنکج نرمل رج نت ہییہ لوچن سار

مرشد کی قدم کنول کی خاک ہروقت دل کی آنکھون مین لگا

اُلمَس جابی اگیان تم ہو تہنہ نین اجیار
تاکہ نکل جاوی تاریکی جہل کی اور ہو جاوین آنکھین نورانی

جب آنند ہر جکہہ چیتون لاگی
جب کہ آنکھین نابینا کی بینا ہو جاوین ﴿

پن پوچہہ وہہ رنگ کر ریکہا
پہر دریافت کرین اون رنگو نکی کیفیت ﴿

تدپ کہی ناہین کچہہ بہید و
مگر کچہہ بیان نہین کر سکیگا کیفیت کو ﴿

پن گرو سے سیکہی سب ناما
پہر مرشد سے سیکہی سب کے نامون کو

اس جینہہ ہوئی گندائی
ایسا جان نا ہوگا سود مند ﴿ ﴿

اس ہی نرگن نتہہ پرمانا
اسیطرح طریق باطن کی کیفیت ہے

جہنہ جانا تہنہ آنند ہر ناہین
جسنے جانا وہ مثل نابینا کے ہے

ریتی ڈہول بجین اتہ ہلکی
خالی دہول ہروقت خوب بجتے ہین

پن سب رنگ ہر مہنہ وہنہ آگی
پہر سب رنگ اوسکی آگے رہتی جاوین ﴿

کون لیت یہہ کہو سریکہا
کیا شے ہے یہہ تبلاوے ہوشیار

بن گر پہتی اکاج سب بیدو
بلا مرشد کی بیکار ہو گئین سب کتابین

سبکر روپ رنگ رس دہاما
سبکا حسن و رنگ اور مزہ اور مقام ﴿

پہل چہنہاری کام نہ آئی
پہلی واقفیت سب بیکار ہوئی ﴿

بن گر کنہون بہید نجانا +
بلا مرشد کے کسینی حقیقت نہین جانی

چہوٹے جان من مین کچہہ ناہین
بجز نام جانیکی دل مین کچہہ نہین ہے

پورن نیر کلس ناہین چہلکی
جو گہڑہ پانی سے پر ہے نہین چہلکتا ﴿

جہنہ تہوتی تہنہ باجتی بہری سو بہاری ہاو
جو خالی ہین وہ بجتے خالی ہین اور جو پر ہین وہ گران بہا ہین ﴿

گرگن تین گار وبہی بن گرگن بن ناو
مرشد کی توجہ سی بہاری ہوئی بلا مرشد کی گویا بلا گن کی کشتی ہے

گر پد پدم نہار
مرشد کی قدم مثل کنول کی دیکھ کی
چت چکھ رہی بلوک
دل کی آنکھیں دیکھ رہیں ہیں ؛
تم گراس جگ ماتھ
مرشد میرا ایسے جہان مین
چتر جوت بھرپور
چاروں نور کا مل ہیں ؛

مُن منگل سیتل نین
دل خوش اور آنکھیں ٹھنڈی
ہُلس ہُلس چندر بدن
خوش ہو ہو کے چاند سا منہ
جم جو مکھ دیا سدن
جیسے چومکھا چراغ مکان مین
سب گن پورن پٹ سجن
ہمہ صفت موصوف سردار نیک بختوں کا

گرو چرن نیلج رج ریکھا
مرشد کی کنول قدم مبارک کی خاک
سکھ کلین گنین سُبھانا
نیک خصلت عالی خاندان عالم دانشمند
جنہ کی لنندن کرت نہوری
جسکی شب روز خوش آمد مین ؛
دہن ابو محمود گشائین
مرحبا اے ابو محمود بزرگوار ؛
دہن دیا ندہ دین دیا لا ؛
مرحبا ای اخلاق کے دریا غریب نواز
دہن دہن سنتن پت سوامی
مرحبا ای صالحینونکی سرداروں کے سردار
جنہ من دہرت بھیو ارسیرا
جسکی محبت دلمین آتی ہی سو لینہ ٹھنڈا ہو گیا ؛

چت پٹ راچوں چتر لیکھا
تجھکو دل پر قایم کروں تصویر خوب صورت ؛
بدیا وان چتر بدھوانا
فاضل اجل فہیم اور صاحب عقل ؛
ہر کھیہ ہیا مود من موری
دل خوش اور قلب شاد ماں ہی
جگ جگ تپو بھان کی نائین
ہر زمانے مین روشن رہو مثل سورج کے
دہن کرم گن گیان اُجالے
مرحبا ای نیک اعمال اور معرفت الٰہی کی پھیلانیوالے
بدیا سندہ تر گن پٹ دہامی ؛
علم حق کی دریا اور ملک باطن کی سلطنت کی تخت نشین
گیو دو کھ بھابھا مل سریرا
مرض جہل جاتا رہا جسم پاک ہو گیا ؛

سو مم من اب یہہ دہن لاگی
سو میرے دل مین یہ تصور بندہا ہے

گرگن گانون ہوئی بیراگی
مرشد کی صفت بیان کرون سب تعلقات چھوڑ کے

خواجہ محمد پریم تین پہ تہم سمر پرتہہ پہ پال
اے خواجہ محمد ساتھ عشق کے اول ذکر کر پروردگار عالم کا

گر چرنن پہ دہیان دہر برنن کر گرمال
مرشد کی قدمون پر تصور کر کے سلسلہ کا شجرا بیان کر

سواب برنو برن لبیکہا
سو اب بیان کرتا ہون بیان عمدہ

برنو برمہ گیان کی ریکہا
ظاہر کرتا ہون علم معرفت کی تحریر کو ٭

شیخ محمد گیان ندہانا
حضرت شیخ محمد علم باطن کے دریا ہین ٭

اونکی ست مم چیت ہو گیانا
اونکی برکت سی میرے دل مین نور معرفت کا پیدا ہوا

نور محمد انتر جامی
حضرت نور محمد علم باطن سے عالم

پرم گرو سدہن پت سوامی
دادا پیر اور کام لینون کی سردار

سید احمد پرم گشائین
حضرت سید احمد بڑے بزرگ دار

جن گن گیان بہان کے نائین
جنکا علم ظاہری و باطنی مثل آفتاب کی

عبد عزیز سگہر سکہہ دہامی
حضرت عبد العزیز نیک سیرت و عالی مقام

شاہ ولی اللہ جن سوامی
حضرت شاہ ولی اللہ جنکے بزرگ ہین ٭

اون پت عبد الرحیم سجانا
اون کے والد حضرت عبد الرحیم صاحب دانشمند ہین

سید عبد اللہ گنوانا
حضرت سید عبد اللہ صاحب علم ٭ ٭

شیخ مجدد جگمگ جوتی
حضرت شیخ مجدد الف ثانی شعلہ نورانی

عبد الاحد پریم ندہ موتی
حضرت عبد الاحد دریا عشق کے موتی ٭

رکن الدین سودین دیالا
حضرت رکن الدین غریبون پر رحم کرنے والی

گر عبد و لقدوس کرپالا
مرشد حضرت عبد القدوس مہربان

چیتن چتر سجان سب سکت مان گن راس
ہوشیار و نفس نفیس اور دانا یہ سب صاحب معرفت اور علم کی خزین
اونکی آس مم ار بسے پیم کنج سبھہ باس
اونکی واسطے سے میری سینہ مین پیدا ہو عشق کے کنول کی خوشبو

شیخ محمد ہر انر اگی
حضرت شیخ محمد خدای تعالی کی محبت سے بھری ہوئی
شیخ احمد عارف سدھ بیانی
حضرت شیخ احمد عارف نیک خیالات والے
شیخ جلال الدین سریکھا
حضرت شیخ جلال الدین فہیم و دانا
مم ار برمہ بیل کی باری
میرے سینہ مین معرفت الہی کا چمن ہے
لاگت کہن برہ تپن جھرانی
فرقت کی حرارت سے خشک ہو گیا ہے
لوچن گھن برکہی من مانا
آنکھون کا ابر بر ساحب مراد
تہنہ سر مم چت کنج انوپا
اوس چشمہ مین دل میرا مثل کنول بے نظیر کی ہے
ہویہ صابر گن رب پرکاسو
ہوی علی احمد صابر صاحب کی نسبت کا آفتاب جلوہ گر

گرہ عبد الحق سدہ سبھاگی
حضرت پیر عبد الحق کامل اور خوش نصیب
عبد الحق ردولوی گیانی
حضرت عبد الحق ردولوی عارف باللہ
جن گر شمس الدین بیکھا
جنکی مرشد حضرت شمس الدین عالی مرتبہ
احمد صابر جل بہاری
حضرت علی احمد صابر پاک اونکی سیر کرنی والی ہین
نینن نیر سینچ ہریانی
آنکھو نکے پانی سے سینچکر سبز کیا
جہنہ جل اُر بہا سمندر سمانا
جس کے پانی سے سینہ مثل سمندر کی ہو گیا
بہنو بہنہ پریم ال نت گہن روپا
بہرے مین عشق کے بھونری ہر وقت گرد مثل ابر سیاہ کی
بگسے پدم لیہنہ ال باسو
کہلے گل کنول اور بھونرہ خوشبو لین

سہس کرن رب نبہہ تپی تس جگ صابر ماتہہ
ہزار کرن سر آفتاب آسمان پر تابان ہی اس طرح عالم مین علی احمد صابر صاحب کی پیشانی ہے

آس کلین پیہ احمدی کرپا سندہ جگ ناتھہ

الیا عالی خاندان کا روشن چراغ اور پیارا محمدؐ کا دربار رحمت جہانکا سردار

گیان فریدالدین لبشالا

علم باطن حضرت فریدالدینؒ کا فراخ ہے

گرو معین الدین سجانا

مرشد حضرت معینؒ الدین دانشمند ؛

خواجہ حاجی سنت سہائی

حضرت خواجہ حاجی شریفؒ زندنی مددگار درویشان

گیان ناصرالدین انتنا

علم معرفت شاہ ناصرالدینؒ بے انتہا

خواجہ ابو محمد سوامی

حضرت خواجہ ابو محمدؒ محترم پیشوا ؛

پُن خواجہ اسحاق نر لیا

حضرت خواجہ ابو اسحاقؒ شاہنشاہ

ہُبیرۃ البصری گرگیانی

حضرت خواجہ ہبیرۃؒ البصری مرشد عارف

ابراہیم نرب رب نایین

حضرت خواجہ سلطان ابراہیمؒ روشن مثل آفتاب

خواجہ قطب الدین مہہ پالا

حضرت خواجہ قطب الدینؒ جہانکی پرورش کرنیوالے

خواجہ عثمان دیا ندہانا

حضرت خواجہ عثمانؒ رحمت کے دریا

گرمودود سداگن وائی

مرشد حضرت خواجہ مودودؒ چشتی ہمیشہ فیض پہونچانیوالے

دہن ابو یوسف گنونتا

مرحبا اے ابو یوسفؒ عارف باللہ

خواجہ احمد چشتی ناحی

حضرت خواجہ احمدؒ چشتی نام ور

گر خواجہ ممشاد بیسا ؛

مرشد حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری عالی مرتبہ

خدیفتہ المرعشی سدہیانی

حضرت خواجہ خدیفتہ المرعشی اعلی خیالات والی

ادہم سُت سُدہ سنت گشائین

ولد ادہم فقراء کام لین کے سردار

تج مرت منڈل راج

ترک کر کی دنیا کی سلطنت ؛

حضرت ابن ایاض

حضرت ابن ایاض ؛

جو گرسیو جان تن

جس مرشد کی خدمت کی جان اذکو

پاون نام فضیل حن

پاک نام اون کا حضرت خواجہ فضیلؒ

سُدّہ نہ ہولی سدّہ بن سُرم دھرم گن گیان
راست نہین ہوتا بغیر کامل کی عبادت اور ایمان ور علم معرفت
نہین منڈل جم برکھہ بن شکل لبت کی ہان
اگرہ زمین پر جس طرح بلا بارش کے کل شئے کی خرابی ہے

عبدالواحد نین سُبھاگے
حضرت خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ کی حسب و نسب النصیب
علی ولی سدہ سنت سنگھاتی
حضرت علی ولیؓ طالبین اور کاملینوں کی رفیق ہ
تہنہ پت پاون جوت لسونی
جنکا سردار کامل اور نور پاک ہ
ہر ہیہ پریم جتیر جگ موہی
خدا کی پیاری کی عشق نے چارون ضمانو کو فریفتہ کیا
شکل سکھاپتنے سُت داری
سب اصحابؓ اور ازواج و مطہرات و خادمہ
اچھر نجبو سب سپھل سبھاگی
یہ سب حیات ہین نیک پہل لانی والی اور صاحب نصیب
اونکی آس ہم ہوبہ نستارا
اونکی تصدق سے میری نجات ہو
شکل دھند تج دہیان لگائی
سب کار بار دنیا کو ترک کرکے دل لگاؤن

خواجہ حسن کبیر آنڑا سگے
حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی محبت سے پر
سور سجان سہر ستوا تی
بہادر اور دانشمند و خوبصورت اور صاحب تقوا
نُمل محمد نہ مُل جوتی
پاک محمدؐ کہ جنکا نور خالص ہے ہ
جہنہ پد پدم تنرگ سُر سوہی
جنکی قدم مثل کنول چشمہ جنت مین رونق بخش ہے
سب نبو کرجہ رسمہاری
سبکو دست بستہ اداب کرتا ہون ساتھ بد حتی تمام کی
سدہ سنت جن کی انراگی ہ
کام لین جنکے محبت سے یہ ہین
کرم دھرم سنپت سکہ چارا
واعمال اور ایمان کی دولت اور آسایش ملے
نت اون پنتھہ رہنو سر نالی
ہر وقت اونکی راستہ مین اپنا سر رکھون

جیون تو اون مارگ جیون مرون تو اونکی بار
زندہ رہون ونکی طریق پر اور مرون اون کے دروازہ پر

مرت منڈل مہم اس مہیہ جو پروی کرتار
اس جہان فانی مین یہہ آرزو میری ہی اگر خدا پوری کری

من جپ بار بہنہہ بار
ای دل ذکر کر بار بار ہر موی تن سی یاد ربدر
گر پد نیلج چہار
مرشد کی قدم جو مثل کنول کی ہین اونکی خاک
چیت چنتا کر دور
دلکی خطرات کو دور کر کے
برمہہ روپ ہر دہیان
نور پاک پر تصور کر کے ٭
برنو جوت نسوت
بیان کرون نور پاک کا
جہنہ کی برن سن ہجی ی
جسکی بیان سے ہووے
سو برنو جگ مول
سو کل عالم کے اصل کا بیان کردن

بمل نام سندر سگہر
پاک نام خوبصورت عمدہ کا
نیحی نینن بیچ بہر
اطمینان سے درمیان آنکہون کی بہر
رسنا پیو کہہ پہار کر
اور زبان کو آب حیات سی پاک کی
من منجن کر سد ہہر
اور دل کو آب حیات کی چشمہ مین غسل دیکر
جہنہ کی جوت سبت جپ
جسکا نور انوار عالم پر بالای تر
من منگل دیہی اجر
دلکو خوشی اور دل بے کدورت
تات ہوہ مہم کرتا ہر
جس سے ہووے میرا نظم حیات

اس بولی نرپاپ نباسی
اسطرح فرمایا انسانونکی گناہ پاک کرنے والی نی
سوہم جوت سجوت نسوتی
وہ میرا نور پاک اور کامل ہے ٭
کہلی تات برمہ بار دسوتی
ظاہر ہوی جس سے دریا معرفت کی سوت

جون بست ہر پیتہم پرکاسی
جو شے اللہ تعالی نے اول ظاہر کی
برمہہ جوت سن ہہی تہنہ جوتی
کہ وہ نور نور خدای تعالی سے پیدا ہوا ہے
ندہ مین سیپ سیپ مین موتی
سمندر مین سیپ اور سیپ مین موتی

بھی محمد جوت سکل برہمنڈا
پیدا ہوا میرے نور سے کل عالم ×
تہنہ کی گتی کہون سمجہائی
جسکی کیفیت بیان کرتا ہون سمجہا کے
جب ہرنج برمہ بل بڑائی
جب خدای تعالی نے اپنی نور پاک کی عظمت کا
نج پرکاش وس لکہہ کی بانی
اپنی نور کی طرف دیکہہ کے ندا کی
تب وہہ جوت کہنہ کی ناپین
تب وہ نور مثل ستون کی ×
پُن نیوڈہوک دیو سرنائی
پہر جہک کے سجدہ کیا ×
پُن پرہو سبد بہیو مُردبینا
پہر خدای بزرگ نے ندا کی ساتہہ شیرین کلام کے
نام محمد راکہہ لیکہا
نام محمد رکہا ساتہہ خوبیون کے ×
سمسٹ مول ست دہن سہاگا
صد آفرین ای کل عالم کے اصل اور صاحب نصیب

پانچوتت چودہون کہنڈا
اربعہ عناصر اور چودہ طبق
ہرچرتر پرنوادہکائی +
خدا کی قدرت بی انتہا کا بیان کرتا ہون ×
پرگہٹ کرن چاہسن پرسہتائی
ظاہر کرنا چاہا ساتہہ بزرگی کے
ہوا تہین محمد گیانی +
پیدا ہو محمد علم معرفت کے عالم
بہی اونگ مہاپت تاپین
بلند ہوا عظمت کے تخت تک ×
رٹن لاگ رسنا پرتہائی
زبان سی کلمات خدای تعالی کی بزرگی کے جاری ہے
یہہ کارن تہنہ کین کلینا
اسیواسطی تجہکو پیدا کیا ای عالی خاندان کی چراغ
ہو یہ پوتر جہنہ پانچ سریکہا +
پاک ہو جسکو پڑہ کے دانشمند ×
مکت دہرم تمہری انراگا
نجات اور ایمان تمہاری محبت مین ہے

تم سن سب رچنا پُن پُرچ رچرت لپسار
تمسی کل عالم کو پیدا کرونگا اور سنوار سنوار کی اپنی قدرت کا کارخانہ پہیلاونگا
تمہین اوپر موہون انت لبیٹی بار
اور تمہاری ہی اوپر دروازہ نبوت کا اخیر زمانی مین بند کرونگا

پن وہنہ جوت کیسر کرتارا

پہر اوس نور کی خدای تعالی نے

وہنہ سن چتر لست پر گہٹانی

اون سے چار چیزین ظاہر کین ۔

پرتہم امرت لوک ادہکاری

اول عرش اعظم ۔

تیجی سنت بہاگ کرپائی

تیسری لوح محفوظ مقام تقدیر مخلوق

قلم تیر ہرا ایس او ا +

قلم کو خدای تعالے کا حکم ہوا ۔

کہس قلم کا لکہنہ گسائین

کہا قلم نی کیا لکہون اے مالک میرے

لکہو لیکہنے پٹ برمہ دہاما

لکہا ای قلم تخت تجلی نور پر

نرنکار بن پوجن ناہین

بلا خدای واحد کی کیسکی عبادت نہین ہے

چتر بہاگ کیہس وہینہ یارا

چار حصہ کئے اوس وقت ۔

تہنہ مہمانہنہ جائی لکہانی +

اونکی بزرگی بیان نہین ہوسکتی ۔

دوجی برمہ پاٹ بدہ دہاری

دوسری کورسے مقام تجلی نور خدا

چوتہہ لیکہنے لکہن لیلائی +

چوتہا قلم تقدیر کا لکہنے والا ۔

ہی لیکہنی لکہو ست بہاوا

اے قلم لکہہ ساتہہ درستی کے

کہس لیکہو ہر اس کو ناہین

کہا لکہہ خدای تعالی کی مثل کوی نہین ہے

مول منتر پاون ہر ناما

کلمہ طیب پاک نام میرے کو ۔

جہنہ پوجین تہنہ نرکہنہ جائین

جو غیر خدا کی عبادت کرتی ہین وہ دوزخ مین جاینگی

من واہی کو پوج نت جہنہ ناتہن کرناتہہ

ای دل اوسکو ہر وقت پوج جو مالکون کا مالک ہے ۔

تین لوک چودہ بہون جہنہ کو نائین ماتہہ

عرش سی فرش تک چودہ طبق جسکو سر جہکاتے ہین ۔

تسکل لست لکہہ بہتی ہربانی

خدای تعالی اسنے فرمایا کہ کل اشیا لکہہ

کہس لیکہنی کہنہ بدہ گیانی

کہا قلم نے کس طور سے ای عالم الغیب ۔

کہس سہاگ کرا چتر ریکہا
کہا تقدیر کو تحریر کر

سہنہ بدہ لکہو چتر مم بانی
اس طرح سے لکہا ای دانشمند میرا کلام

تہنہ کر ہوئی نرک نواسا
اوسکا دوزخ مین ٹہکانا ہوگا ؞

جنہنہ نر ہر ایس چت لیئی
جو شخص حکم خداوند تعالیٰ کا دل سے مانیگا

سترب سموہ لکہی سہنہ نائین
کل گروہ ۲۵ سیطور سے لکہی

جب سموہ احمدؐ پر آئی
جب امت محمدؐ پہ آیا ؞

لکہس محمدؐ کیر سموہے
لکہا امت محمدؐ کے

کرم دہرم سبہ ستی کر لیکہا
عمل و ایمان اور حساب کل عالم کا

جنہنہ سموہ ہر کہب نہ مانی
جو گروہ خداوند تعالیٰ کا حکم نہ مانے گا ؞

دواؤ جگ تین ہوہ نراسا
اور دونو جہان سے ناامید ہو گا

اون ہر سرگ بہوگ سکہہ دیتی
اون کو اللہ تعالیٰ جنت کی نعمتین اور عیش دیگا ؞

ادم سے روح اللہ تائین
حضرت آدم سے عیسیٰؑ تک ؞

لیکہن چہس سبہی کی بانی
لکہنا چاہا مثل سبہون کے

سادہن سدہ کر سہنہ سہمہ ہوئے
عبادت خالص کرگی اعلیٰ مرتبہ کو پہونچے گی

بن یہہ چاہس لیکہنی لکہی کرمنہ جہنہہ پاپ
پہر یہ چاہا قلم نے لکہون جو گناہ کرے ؞ ؞ ؞

ہونراس سرگ دہام تین بہکہی نرک کر باب
محروم مقام جنت سے ہوا اور دوزخ کا عذاب چکہے

ایس بہاجن لکہہ سب ستتی
حکم ہوا نہ لکہہ مثل سبکی ؞

کرودہ بچن سن درکیو ہیا
غضب ناک کلام سنکر جگر ہیبت گیا

لاج کرو لاجو لجو تتی
شرم کر شرما اے شرمانی والے

تہنہ بہ لکہن تین تہرا سنت چہیا
لکہنی سے ٹہیر گیا اور روح پر خوف طاری ہوا

سہس ک کہہ کانپس بہی مانی
ہزار برس تک خوف سے کانپتا رہا

پن مایا کر قلم سنوارا
پہردست قدرت نے قلم درست کیا

یہہ سموہ پاتکی اچنتا
یہہ امت گنہگار اور غافل ہے

ست پربہو یہہ ٹہانو بچاری
برحق ہی خدای بزرگ یہہ مقام غور کا ہے

جہنک سرن آدہنہ اگہہ جانیں
جسکی وسیلہ سی ازل میں ہیں گناہ زایل ہوی

دیا سندہ اس رتن او جارا
دریای رحمت کا ایسا گوہر شب چراغ ہے

تار تار چیت بہا سکچانی
جگر تار تار ہوا اور پشیمان ہوا

لکہہ اس بہا الیس کرتارا
لکہہ اس طور سے حکم ہوا خالق مطلق کا

ہر نستار ن ہار انتتا
خدای تعالی بی انتہا بخشش کرنے والا ہے

احمد مہما اگم اپاری
محمد کی عظمت بی حد و بی پایان ہے

ابہیں سسٹ رچی ہرنا نہیں
حالانکہ ابہی تک خدا نے عالم کو پیدا نہیں کیا

نج سموہ تم پر تہم نکارا
اپنی امت سے تاریکی گناہونکی پہلی ہی دور کردے

پرتہم شکل برہمانڈ تین نج جن کین اوہار
پہلے پیدا ہونی سب کل مخلوق کی اپنی امت کی نجات کرای

ایسن ناتہہ کی داس جہنہ تہنہ کو سہس جوہار
ایسے عاقہ کے جو غلام ہیں اونکی اوپر ہزار سلام

کتنک برکہہ برہمانڈ اگوتی
چند سال پیدائش عالم سے پہلے

تہنہ پرکاش پرگہٹو سنسارا
جسکی ظہور سے کل عالم کا ظہور ہوا

سات سرگ رب سسا او جیارا
ساتون آسمان اور سورج چاند اور اونکا نور

تاہی او تپن محمد جوتی
محمد کا نور پیدا ہوا

سر منی سندہ شکل او تارا
فرشتہ اور اولیا اور کل انبیا

کدہر گہن بہین سات تپارا
پہاڑ گنجان اور زمین کے ساتون طبق

نبھہ گہن سیام بیچ تنہہ ماہین

آسمان اور ابر سیاہ جس مین تجلی ہے

سات سمدر رو ذر رتنارا

ساتون سمندر اور مونگا بر نگ سرخ

چودہ رتن جاہم ندہ دہارا

چودہ جواہر پیدا ہوئے سمندر مین ؛

وہی جوت چمکی جگ ماہین

اوسی نور کی تجلی ہوی تمام عالم مین ؛

پرگھٹ گپت وِہہ جوت پسارا

ظاہر اور باطن مین اوسی نور کا ظہور ہے

سُرگ اپچھرا نکہت ترائین

جنت اور حورین اور سیاری وستاری ؛

نیر سیپ سُت جگت اوجارا

پانی اور سیپ جس کا موتی نورانی ؛

سیس میر کچھوا وتارا

سیس ناگ و میر پہاڑ اور کچھ اوتار ؛

جل تھل اگن پون سب ٹھائین

تری و خشکی اور آگ و ہوا مین جابجا ؛

تہین جوت گھٹ گھٹ اجیارا

اوسی نور سے ہر دل وجان روشن ہے

تین لوک چودہ بہون سہی سُمیر سُباس

ہر سہ حصہ مخلوق اور چودہ طبق و خوبصورت جنت اور اوسکی خوشبو

سدہ سادہ پاپی ادہم نرک سُرگ دو واس

اولیا و عابدین و گنہگاران اور دوزخ اور جنت دونو مقام

کینہس نِس باسر اوپکائی

پیدا کئے رات اور دن سود مند

پُن الیس بہا اس ہر سوامی

پھر حکم ہوا اسطور سے خدای بزرگ کا

وہنہ تین موٹھہ برج لاوہنہ سیتی

وہان سے ایک مشت خاک سفید لادین

پُن لاوت کچھہ بار نہ لائی

پھر لانے مین کچھہ دیر نہ کی

سیام سیت دوو سکہہ دائی

سیاہ اور سفید دونو آسایش بخش

جنہہ تہین بہون اہی سکہہ دہامی

جس زمین پر روضہ پاک ہے رونق بخش ؛

لائی جوت سن گرہتہ سہی تی

لاکی ساتھہ نور پاک کی خمیر کرین

لائج جوت سُدہا سنگ سامانی

لاکی خاک کو ساتھہ نور اور ابجیات کی خمیر کیا

وہنہ شن پر پرتمار جی لنسوتی
اوس ہی صورت پاک بنائی ۞

سُرگ سلل کہنہیں اشنانا
جنت کی نہر مین غسل دیا ۞ ۞

پرتھوی پر تہم جنم تین تائی
کل عالم اول پیدا ہونے سے جسکو ۞ ۞

جہنہ لوچن وہنہ جوت بلوکی
جن آنکھون نے وہ نور دیکھا ہے ۞

جل ثست برن ادہنگ جہنہ جوتی
مثل گوہر تابان کے بے حد جسکا نور تھا

تبہہ ہین ساگر گر پر گھٹا نا
آسمان و زمین اور دریا و پہاڑ وغیرہ ظاہر کیا

جان لینہہ چلینہہ پر بہتائی
جان لین اور پہچانے بزرگی ۞

تنہین سوجہہ پری ہر جوتی
اونہین کو نظر آیا ہے نور خدای پاک کا ۞

جہنہ نین وہنہ جوت
جن آنکھون مین وہ نور ہے ۞

سو وہنہ جوت لنسوت
سو وہی نور پاک ۞ ۞ ۞

بدن سولاجی سہان
وہ چہرہ کہ جس سے سورج شرمندہ ہی

تہنہ سوامی جگ مول
وہ سردار جہان کے اصل ۞

جہنہ من اون انراگ
جسکی دل مین اون کی محبت ہے

سرگ سدن وہنہ دہام
جنت کی محل مین اوس کا مقام ہے

تہنہ لوچن نرکہین رتن
وہ آنکھین دیکھتی ہین جواہرات کو

پرگھٹ بہئی کومل بدن
ظاہر ہوا چہرہ پاک مبارک سے

دہرم دہام تن بدہ سدن
ایمان کا محل عقل کا گھر وجود مبارک

جہنہ ہت بہئی چودہ بہون
جسکی واسطے پیدا کئی چودہ طبق

تہنہ نر چتر سجان جن
وہ شخص ہوشیار اور دانشمند ہی

نرک ہوہ انہنہ این
دوزخ مین ہوگا دشمنون کا گھر

کوٹ جتن چہون جگ کری بنا محمد نام
کرور تدبیر چارون جگ تک بلا واسطے محمد کے کری

نرک نواسی انت ہوسد اڈسین اہ سیام
آخرت مین دوزخی ہو اور ہمیشہ کالے سانپ کاٹین ٭ ٭

تب بچار ہوہ چت توری
مگر جبکہ تجسس ہو معرفت کا تیرے دلمین ٭

جب اس کہوج پری من ماہین
جب ایسی تلاش ہو درمیان دل کے ٭

من مین نیت ہوہِ بن سنسا
دلمین انصاف ہو بلا وسواس

ترا کارا بران کرتا را
بیچون و بیگون وہ خالق ہے ٭

ست لبیت آہی وہنہ کیرا
رسول برحق ہے اوس کا ٭ ٭

جب تورا من ہوئی کہوجہ
جب تیرا دل متلاشی ہوگا ٭ ٭ ٭

جنہہ مہم بچن سنت کہن ہیرا
جس نے نیر الکلام سنتی ہی تلاش کیا

اور جنہہ اوتر ہیرن لاگا
اور جو جواب کی تلاش مین پڑا ٭ ٭

پرکہی رتن بچن جب موری
جب پرکہی کلام جواہرات کو میرے

ہیری بید بہید کی تائین
دیکہی کتاب حق مین حقیقت معرفت کی

کو کس پنتہہ کون کس بانا
کون کیسا طریق اور کون کیسا غاندان ٭

جنہہ کی جنک نہ جننی وارا
جس کے باپ نہ ماں اور نہ عورت

نام محمد دہرم اوجیرا
نام محمد ایمان کا نور ٭ ٭ ٭ ٭

کہوج لئی تس بڈاجا ہوجو
تلاش کرے تھا جیسا جاہو جو نے کیا ٭

ہیرت پاوت لاگ نہ بیرا
تلاش کرتے ہی پایا دیر نہ لگی ٭

ست سوارت سن بہو نیہاگا
راست مقصد سے بے نصیب ہوا ٭

جنہہ نج ہیری گرہہ مہن تائی ہیرانا جان
جو اپنی نفس کو دیکہی غرورسے اوسکو کہویا ہوا جان ٭ ٭

وہنہ جن پاوا جان لی ہیرت جوں ہیران
اوس شخص کو پایا ہوا جان جو تلاش مین گم ہوا ٭ ٭

پن ہر نو ہر حیرت اننتا
پھر بیان کرتا ہون خدا کی قدرت بے انتہا کا

آدتیا کینس کرتارا
باپ اول کو پیدا کیا خداے تعالی نی

ایس بھہانرمل بنسوتی
حکم ہوا خداوند پاک ذات کا ؞ +

جب پت ماتھہ جوت وِنہانی
جب باپکی پیشانی مین وہ نور آیا ؞

سُرن بھیو ایس ربھیناتھا
فرشتونکو حکم ہوا جہان کے مالک کا

نامیو سیس سُرن بھنہ نائین
جھکایا سر فرشتون نے اُس طور سے

پِتا ماتھہ احمد گُن انا
باپ کی پیشانی مین صفت محمد علی کی

بھیو پِتا تین پُتر اگارے
پیدا ہوا باپ سے بیٹا پہلے ؞

سُت پت تین پت جنگ سنواری
بیٹے کی آبرو سے باپ کی عزت سنواری

جُھت ہو بنہ جا اُتر گُن گونتا
فرشتہ ہون وین ہوشیار اور عارف ؞

نبونہہ سُر سب کرینہہ جوہارا
عاجزی سے سب فرشتہ سلام کرتے تھے

دہرہنہ للاٹ محمد جوتی
رکھین پیشانی مین نور محمدی کو ؞ ؞

چمکی دیہہ بیج کی بانی
جسم چمکنے لگا مثل بجلی کے ؞

آدم چرن دہرہنہ سب ماتھا
حضرت آدم کی قدمون پر اپنی پیشانی رکھین

کون کاج بھیہ کین گسائین
کس وجہ سے یہ کیا خدای بزرگ نے

جہنہ پرتاب کر بھیہ پرمانا
جسکی اقبال کا یہہ نتیجہ ظاہر ہوا

جنک تین ست کی بتابھیے بھاری
باپ سے بیٹے کی شان اعلی ہوئی

بھیو پتا کر پتر اودھاری
باپ کا بیٹا شفیع ہوا

دُہن مات دہنہ پِتا دہنیہ اون انراگ
آفرین ہی مادر باپ کو اور اونکو جنکے دل مین آپ کا عشق ہے

جہنہ کو اس سُوامی ملی دہن دہن وہنہ بھاگ
جنکو ایسا سردار ملے زہے نصیب مین اون کی

آدم ہرتین بہا ادہکاری
حضرت آدم خدای تعالی سے خواستگار ہوا
پورن بہئی ترت اُرداسا
مقبول ہوئی فوراً دعا
جب نرتیا سوئی سکہہ لینا
جب انسانون کی باپ آرام سے سوئے
بائین کوک پہاروہنہ بارا
بائین پسلی کو چیر کے اوس وقت
پن وہنہ کوک ٹار کرناری
پھر اوس پہلو سے جدا کر کے بی بی کو
اس سوئی کچہہ ہئی نہ پیرا
ایسے سوئے کچہہ درد نہ ہوا
جب جاگی نج گود نہاری
جب جاگی اپنے پہلو مین دیکہا
نرکہت بہیو من مود اپارا
دیکہتے ہی دل مین خوشی بے انتہا ہوئی
بہئی بانی سن سرگ نواسی
ندا ہوئی سن اے جنت کے رہنے والے

پہجوو مورہ بن کی ناری +
عطا کر مجہکو میری جنس کی عورت
ایس ہوت ببدہ بہئی پاسا
حکم کی ہوتی ہی فرشتہ پاس آئے
سُرن آئی اس کو تک کینا
فرشتونے آکے یہہ کام کیا ؛
آدم کیہرکین سبہہ دارا
آدم کی نیک بی بی پیدا کی ؛
سرن امی رس لای سنواری
فرشتون نی آبحیات لگاکی درست کی
ہرس ہوسب کنول سریرا
یکسان ہوگیا مثل کنول کی سب جسم
ات سندر سکمار کماری
نہایت حسین ایک نوجوان بی بی کو ؛
پونچہس کون اہو سکمارا
دریافت کیا تم کون ہو نوعمر بے سبے ؛
یہہ کامنی موری داسی
یہہ حسینہ میری لونڈی ہے ؛ ؛ ؛

تہنہ کارن یہہ رچی حوا نہہ کر نام
تیری واسطی یہ بی بی پیدا کی ہی اور حوا اس کا نام ہے +
دواؤ من منگل سدا پہل سُرگ سکہہ دہام
دونو کی دل کو خوشی ہمیشہ اور جنت اسایش اور عیش کا مقام

آدم من بہا ادہک ہلا سا
حضرت آدم کی دل مین نہایت خوشی پیدا ہوئی

ایس بہاجن گہہ ہینہ نا ئین
حکم ہوا کہ نزدیک نہو اس طور سے

کہس پرن کو ہنہ بدہ ہوئی
کہا عہد کس طور سے ہوگا ؛

بہا الیس سن تہریہ ابہلا کہی
حکم ہوا سن عورت کی خواہش مند

دہرم بواہ کرہ ست جو گو
طریق اسلام پہ نکاح ساتہہ رسم نیک کی کرو

ریت بواہ کرہ سبہہ چارا
رسم شادیکی کرو ساتہہ نیک طریق سے

کین پرم پٹ تب وہنہ نائین
کیا اوس طور سے جیسا اعلی نبی آدم نے

سُرسا کہی ہتی مل پرتہی ناتہا
فرشتی گواہ ہوی معہ پروردگار عالم کی

سُرگ وہ ہام بہا منگل چاوا
مقام جنت مین خوشی کا سامان ہوا

احمد جوت دہری وہنہ ماتہو
نور محمد کا اونکی پیشانی مین رکہا

احمد ہیر بہتہا جان لسیسا
محمد کی عظمت بہت جانو ؛ ؛ ؛

چاہس کرہنہ بہوگ سکہ باسا
چاہا کہ قربت کرون ساتہہ آرام اور عیش کی

دہرم پرن جب لگ ہتی نا ہین +
اسلام کا عہد وپیمان یعنی عقد جب تک نہو

ہینہ کر بہانت تبا وو موئی
اوسکی کیفیت سے مجہکو مطلع کرو

پرجو بواہ کرہ سُرسا کہی +
عقد نکاح کرا ور فرشتونکو شاہد بنا ؛

پن مل کرہ دوا وسکہ بہوگو
پہر دونو آپس مین ملکے عیش وآرام کرو

احمد جی بولو دس بارا
درود محمد پر پڑہو دس بار

جہم الیس پرمان گسائین +
جیسا منشا حکم خدای بزرگ کا تہا

پرن پرمان کیو دو سا تہا
عہد وپیمان یعنی ایجاب وقبول دونو کا ہوا

باجیو چودہ بہون بدہاوا
چودہ طبق مین شادیانہ بجے ؛

پن بہا اس الیس پرتہی ناتہو
پہر اسطور سے حکم ہوا پروردگار عالم کا

تہنہ اورمن دہرہ سریا +
اوس کی آبرو کا لحاظ دلمین رکہہ ای بادشاہ

اس ہی ہیم نج پت تین لیو سگ نریس
اسی طرح عہد اپنی اولاد سے لینا اے جنت کی بادشاہ
احمد پاون جوت کو راکہی سینت لبیس
محمد کی نور پاک کو نہایت حفاظت سے رکہیں ÷ ÷ ÷

اسدھ دہرن ہوئی جوت نہ دہرتا
ناپاک رحم مین یہہ نور نہ رکہین ÷
پن وہہ جوت آدپت سیتی +
پہر وہ نور جد اصلی سے
اس ہرپان بہئی اون سوہنین
ایسی قدرت خدا کی ادنکی طرف رجوع ہوئی
اس چرترپر گہوکر تارا
ایسی قدرت ظاہر ہوی خدای تعالی کی
شیث پرم پت احمد کیری
شیث جد اعلی محمد کی
من یہہ مرم جینہہ کہ ناہین
ای دل یہہ نکتہ سمجہا یا نہین ÷
بہاا دہکار پر بہو انراگا
خدای تعالی کی محبت نے یہ چاہا
دوسر ہوہ نہ اپنہ کرنائین
آپ کے مثل کا دوسرا نہو وے

تڑپ اوڈر گہرنتی پت کرتا
مگر شکم پاک بی بی سین ÷
حوا دہرن بہئی اوپ نیتی
حضرت حوا کی رحم سین منتقل ہوا ÷
ایک گربہہ دو بالک ہوئین
ایک حمل مین دو بچے پیدا ہوتے تہے
کنیا پوت جنی سبہدارا
ایک لڑکی اور ایک لڑکا جنتی تہی نیک بی بی
بہی اکیل جنتی جن ہیری
اکیلی پیدا ہوی وقت پیدا ہونیکے مادر تی دیکہا
کون کاج اس کین گشائین
کس واسطے ایسا کیا خدای بزرگ نے
احمد جوت نہو یہ دو بہاگا +
محمد کا نور دو حصہ نہو جاوے
راکہہ نہ یہہ کارن پر چہائین
اسیواسطے سایہ بہی نہیں رکہا

اس ہی شیث نج پتر کو برج دیو اوپدیس
اسیطرح حضرت شیث نے اپنی بیٹے کو سمجہا کی ہدایت کی

نج پٹ برتا ناری رت مت کرہ نرلیس
اپنی بی بی صاحب عصمت کی سوا غیر سے صحبت نکرنا

انت کاج وہنہ جوت لنوتی
آخر کار وہ نور پاک
پن آیوان کہن بن سنسا
پھر آیا درجہ بدرجہ بلا وسواس
اون تین اسمعیل للاٹا
اون سے حضرت اسماعیل کی پیشانی مین
گہٹ گہٹ اوترت پہنچ مانا
قلب در قلب منتقل ہوتا ہوا اس طور سے
احمد پتا جنم جب لینا +
محمد کی والد ماجد جب تولد ہوئی
ارن جیٹا کین آنتا
دشمنون نی تدبیر باطل بے نہایت کی
ہو سہائی جنہہ کا کرتارا
مددگار ہو جس کا پروردگار عالم
ہو یہ جگ مکہہ جوت جنہہ ماتہا
جہان کی سردار کا نور جسکی پیشانی مین ہو

نوح ماتہہ چمکی جسم موتی
پیشانی مین نوح کی مثل موتی کی چمکا
ابراہیم ماتہہ بڈہ نبا +
حضرت ابراہیم کی پیشانی مین عالی خاندان
کینیو جائی دہام تج پاٹا
جا کی اپنی تجلی کا مقام کیا +
عبد اللہ ماتہہ پر گہٹ انا
عبد اللہ کی پیشانی مین ظاہر ہوا
بمکہہ ابدہ من بہی ملینا
دل منکرین اور احمقون کی غمگین ہوئے
ہتنہہ بیک ہوی اپہل اوستہا
فوراً قتل کر ڈالین تا کہ عمر برباد ہو
مٹی نہ میٹ جبری سنسارا
مٹانے سے نہین مٹتا اگر سارا جہان جمع ہو
کم وہنہ ناس کرہ پربہی ناہتا
کس طرح سے اوسکو ضایع کرے خداوند عالم

جن ہر مایا چرت مین ڈارن چاہی بہنگ
جس نے خدا کی قدرت کی کارخانہ مین فساد ڈالنا چاہا
درگت بہی سنسار مین نرک پری ہونگ
برباد ہوئی دنیا مین آخرت مین دوزخ مین پڑی لی دست جبا ہوگی

جب وہ ہنسہ وپ چمک ادہکاری
جب وہ نور چمکا آب وتاب سے ٭
اس بلبھہ پرتاپ لب یکہا
ایسا وہ بزرگ صاحب زادہ بلند اقبال ہوا
اَرِن بدہنس بہیو دہمن دہہی
دشمن برباد ہوگئے معہ جان ومال کے
جب وہ ہنسہ بمکہہ ہہی تن تیاگو
جب وہ دشمن برباد ہوی معہ جان وجسم کے
نرکہہ وہب اس چرت انوپا
وہب نی دیکھہ کی ایسے معجزہ بے نظیر کو
اکہل بردانت کہیو تج ناری
یہہ سب تذکرہ کیا اپنی بی بی سے ٭
کنیہہ مات سنت سکہہ مانا
لڑکی کی ماسنتی ہی خوش ہوئے
دوت پٹہای کیو بیوہارا
قاصد درمیان بیکو بہیج کے رشتہ کردیا

پری چہوندس ستر گہاری
ہر طرف سے دشمنو کا شور وغوغا ہوا
برن نہوئین چرت گن یکہا
بیان نہین ہوسکتی معجزات کے اوصاف
من منگل نت کٹم شنیہی
ہر وقت دل خوش تہی محبت مین خیش واقربا کی ٭
وہب ہیہہ باڑہا انراگو
وہب کی دل مین محبت کا جوش پیدا ہوا
کل کلین گن ایوسہ وپا
عالی خاندان نیک صفت عمر اور حسن وجوانی کی
بیاہ دیون اہنہ کو سکماری
نکاح کردون ان سے صاحب زادیکا ٭
اس برہیر نہ پاب سجانا
ایسا جوڑا تلاش کرکی نہ ملیگا ای دانشمند
دوا وربہا منگل چارا
دونو جانب سے خوشی کا سامان ہوا

نرکہہ یوگ ست کنیا بہیو مات پت موو
دیکھہ کی میل لڑکی اور لڑکے کا والدین کی دل مین خوشی ہوی
دہرم بیاہ دوودس چیو پان بہول ہرگو ود
نیک نیت سے دونو جانب سمان شادی کا ہوا بہول اور پان گومین بہر کر

کنور کنیا دہب ولاری
نازک خدا پیاری بیٹی وہب کی ٭

سہہر سگہر سکمار کماری
خوبصورت اور نیک خصلت نوعمر شہزادی

عبداللہ ساتہہ تنہہ بیاہی
عبداللہ کی ساتہہ اون کا نکاح ہوا
اس دو جوگ ملی رس بہو گی
ایسے دونو میل ملی ساتہہ سامان خوشی کے
من منگل ماتہی سس جوتی
دل مین خوشی اور پیشانی چاندسی روشن
سیتل نین بدن برنگ راتا
آنکہین ٹہنڈی اور چہرہ نورانی
کس پر نوملیا گر گاتا +
کس طورسے بیان کرون قندیل سی جسم کا
دہن ہو دہن کنور کماری
مرحبا ای شوہر اور مرحبا ای شاہزادی نوعمر
دہن دہن پرتہوی کر سہاگو
مرحبا مرحبا اسے مخلوق کی نصیب

جنم نباہ گا نتہہ سنگ لای
ساتہہ نباہ زندگی کے دونو کا عقد ہوا
مات پتا سب بہی نسوگی
ما اور باپ سب بے فکر ہوگئے
اینہہ سر مور مانگ و نہہ موتی
انکی سر پر تاج اونکی مانگ مین موتی ؛
بر کہنہ سُمن کہت کہن باتا
پہول برستے تہے ہر وقت کلام کرنیکے
روم روم ہر کہہ مد ماتا
رونواں رونواں خوش تہا شراب جوانی کا بہرا ہوا
جنکے اُر بسنت بسنت ڈوہاری
جنکی سینہ مین بچہ عالم کی نجات کرانی والا
پر کہٹ ہوت ہی سبت سہاگو
ظاہر ہوتا ہے کل عالم کا سہاگ

تین لوک چودہ بہون چرچا کرینہہ پکار
تین لوک اور چودہ طبق ذاکر ہین بآواز بلند ؛
جنم ہوی جگ مول کو پہاہل ہوی سنسار
ہیدا ہوتا ہے مخلوق کی اصل خوش آباد ہووی عالم

ایک دیوس نرپ کنور سلونا
ایک دن وہ شاہزادہ ملیح ؛
نیتہہ ماتجہہ بہیٹی ایک ناری
راستہ مین ایک عورت ملی

روپ ونت کیہو کاجہہ گونا
خوش رو کسی کام کے واسطے چلا
روپ راس سُندر سُکماری
خزمن حسن اور نفس نفیس اور نوجوان

کنور سبھر کومل سس برنی
ناکت خدا حسین نازک اندام چاند سی صورت
رتن دسن رسنا سن بینی ❊
مانند مثل جواہر زبان شیرین گفتار
پدم کپول ناسکا کیرا
رخسارہ مثل کنول ناک مثل طوطی کی
راج کنور جنبھہ کر انراگی
شاہزادی جسکی محبت مین ❊
چتون گرل سیبیون موری
نظر مین جسکی زہر ہلاہل اور آبحیات ❊
منجل تہن کر ہنہ پرناما
حسین اور نوجوان جسکو سلام کرتے تہے

کہنجن چکیہ سرمن ہرنی
آنکھین مثل ممولا فرشتون اور عابدون کے دلکو فریفتہ کرنیوالے
اودہر دودر جوہ تس رینی ❊
لب سرخ مثل مونگی کی گویا شہاب ٹپکتا ہے
گون مرال سروج سیرا
چال مثل ہنس کی جسم مثل گل کنول کے ❊
بہی انیک باورہیراگی
ہوگئے اکثر دیوانے اور فقیر
بدیا ونت شکل گن پوری
صاحب علم اور ہمہ صفت موصوف ❊
لکہہ نج روپ اوہک ملے جاما
اپنی حسن پر نظر کرکے از حد مغرور ہتے

کنور چہتیون لکہنی تسن ارن رس مول ❊
وہ شاہزادی چہتیون صفت سی موصوف نوجوان سرخ رنگ شراب جالی سی
لکہت برمہ پرکاش رب جہت بہی منت بہول
دیکہتے ہی نور خداوندکی آفتاب کی تجلی عاشق ہوگئی ہوش و حواس گم کرکے

لکہت اکونت روپ ات لونا
دیکھتی ہی جمال باکمال ملیح کو ❊
چتوت کہن سبس بہی چکوری
چاند کو دیکھہ کے چکور ہوئی ❊
پدم بدن چکھہ سیام سہری
چہرہ مثل کنول کے ہو گئی آنکھین سیاہ مثل سب تاریک کے

تپین لاگ جم پاوک سونا
جوش کہانی لگی جس طرح آگ مین سونا
بہری پریت اور جان نہ تہوری
سینہ محبت سے بہر گیا اوسکو تہوڑا انجان
ال سم نین پہرہہ چہون اوری
مثل بہونرون کی آنکھین چار دنطرف بہرتی تہین

اگم گیان تین چین امولا ٭
علم قیافہ سے جان گئے وہ بے بہا
کین نرپشن سُن راج کنوارا
سوال کیا سن ای شاہزادی
تہنہ لکہہ مم چت کمل لگا سا
تمکو دیکہہ کی میرا دل مثل کنول کی کہل گیا
سُنکہہ سمیت وِرب ہن سب دیہون
عیش و آرام کی سامان نقد و جنس سب دونگی
مم سنگ رت کر چل نج دہاما
میری ساتہہ صحبت کر چلکی میرے مکان پر

یہہ سروپ جگ مول اتولا
یہہ جمال عالم کی اصل کا بے تعدادہی
مم من تم انراگ اپارا
میرے دل مین تمہاری محبت بی انتہاہی
آو کرہنہ تل بہوگ بلاسا
آو ملکی صحبت عیش و آرام سے کرین
رہون تور ہوی اسی مہون
اور مین بہی تیری خادمہ ہوکے رہونگی
کام کٹک کر ہوی سنگراما
تاکر افواج شہوت کا قتال ہووے

سوات سکر کر مو چت چاترک سم ابہلا کہہ
قطرۂ آب نیسا کا میرا دل مثل پپیہہ کی خواہش مند ہے
سندر سدن نواس کر آج مور من آکہہ
مکان مکلف مین قیام کر اور آج میرے دلکو تسکین بخش

اس اتر دینیو ہر داسا
اسی طور سے جواب دیا اوس بندہ خدا نے
ائس کس بہوگ کرہنہ بہنہ پارا
اسطرح سے کیونکر صحبت کرون اس وقت
بہوگ الین نہ مجہنہ سن ہوئی
ناجایز صحبت مجہسی نہوگی
مم سنگ تور نہ بیہو بیا ہو
میرے ساتہہ تیرا نکاح نہین ہوا ٭ ٭

مجہنہ سن پور نہ ہوی آسا
مجہہ سے امید پوری نہوگی ٭ ٭
رمہنہ پت تور نہ تم مم دارا
نہ مین تیرا شوہر اور نہ تم میری جورو ہو
اس رت کرہنہ پاتکی سوئی
اسطور سے جو صحبت کرتی ہین وہی گنہگار ہین
ایسن کرم نہ بہاوی کا ہو
ایسا عمل کسیکو پسند نہین آتا ٭

اوتم جن رنج پٹ نت تاگین
افضل انسان اپنی آبرو پر ہر وقت نظر رکھتی ہین
ایتک بچن سنت دہن ہاری
اتنا کلام سنکی عورت نا امید ہوئی
نرپ نج سدن بہر من لاوا
وہ شاہ اپنے گہر کی طرف متوجہ ہوا
وہہ رجنی رچ بہوگ بلاسا
اوس رات کو بعیش و نشاط
ملی دو دوسا جن دہن جوری
ملے دونو میان بی بی کے جوڑی

کامی دہن سنگ بہوگیہ ہاگین
فاسقہ عورت کی ساتہہ صحبت نہین کرتی
ستہل گات من خنتیا بہاری
جسم دبیلا ہوگیا اور دل پر فکر گران گزرا
من منگل مکہہ مود سہاوا
دلہین خوشی چہرہ پر رونق
کینیو نج دہن سنگ نواسا
اپنی بی بی کے ساتہہ قربت کی
سیت بہی سبہہ شیام سروری
سفید ہوی وہ نیک سیاہ رات

دہن ین دہن تین ملی پرتیم چتر سجان
مرحبا اے رات کہ بی بی سے ملا شوہر دانشمند
ام نس وپر واردون سہس کوٹ سس بہان
ایسی رات پر قربان کرون ہزار کڑور چاند اور سورج

اس دو ملی مدن رس جاگا
ایسے دونو ملے جوانی کی شراب ابل گئے
جوبن چہب چپلا چمکا نی
جوانی کی چہب کی بجلی چمکنے لگی
مرگ سمن برکہی من مانا
آسمان نے پہول حسب مراد برسائی
احمد بند مات گہٹ آیو
محمد کا نطفہ شکم مادر مین آیا

امنگ کام گہن گہورن لاگا
جوش مین آکے شہوت کی گہٹا گرجنے لگی
سوات سیکر چاترگ مکہہ آنی
قطرہ آب نیسا کا پپیہہ کے منہہ مین آیا
رہس چاؤ مین بہو یہ ہانا
عیش و نشاط مین صبح ہوئے
ساگر جاٹ سیج سمایو
دریا در میان موتی کے بہر گیا

پرت سوات سیپی سیرای
پڑتے ہی آب نیساں کی سیپی سرد ہوئی
کس نہوی جنتی من سیرا
کیون نہوی ماں کا دل ٹہنڈا
کس نہوی من مود ہُلاسا
کیون نہوی دل مین خوشی کا سرور
کس نہوی وِنتھہ سدن اُجارا
کیون نہوی اوس کا مکان نورانی
کس نہوی گلو نتی اوتم
کیون نہوی عالی خاندان والی افضل

موو دو پٹ سمد سمائی
دونہا زون کو بند کر کی دریا مین بہہ گئی
جہنک گربہہ رُت گر و گہمیرا
جسکی حمل مین بچہ عظیم الشان ہو
جہنہ کی کوکھ پر تہوی پابسا
جسکی شکم مین جہان کے سرداری قیام کیا
جہنہ کہ اوذر رُت سنت اودہارا
جسکی شکم مین بچہ کل عالم کی شفاعت کرانی والا
جہنک کوک اوپجی ہار پریتم
جسکی پہلو سے پیدا ہووی خدا کا دوست

دِوِیَ نُبت پر پرت ہی رَب سُن یُچ تِنب جہاں
بعلی شی پر سورج اور چاند کا عکس پڑتا ہے
رتن پدارتھہ ہو نہہ نا سکل سمیر پہان
یاقوت وجواہر نہین ہوتی ہر یک پہاڑ کے پتھر مین

بہور ہوت کینیو اشنانا
صبح ہوتے ہی غسل کیا
کہس جای سُن نین بِشالا
کہا جا کی سُن اے بڑی آنکھوں والی
کال بچن کر ہوہ نباہو
کل کے قول کو پورا کرو
سنت بچن ابلا مکھہ ہیرا
سنتے ہی اس کلام کی حسینہ نی منہ کو دیکھا

پن وِنہہ دہن لگ کیو پیانا
پہر اوس عورت کی طرف روانہ ہوے
تور پرشن پچھو نہہ سہنہ کا لا
تیرے سوال کو اسی وقت پورا کر سکتا ہون
کرہ آج مم سنگ بیاہا
آج میرے ساتہہ نکاح کرو
لکھو نہ برمہ روپ دہنہ بیرا
ڈہونڈہا اوس نور خدا کی تجلی کو

لوچن لسپپ لکھو بن باسا
گل چشم کو بلا خوشبو کے دیکھ
جن رُت بن بہا پدم ملیتا
گویا بلا سورج کی گل کنول مرجھا گیا ؛

لکھہ دیپک پتنگھی من لوبہا
چراغ کو دیکھہ کے پروانہ کا دل فریفتہ ہوا
سو تہنہ ماتہہ نہ احمد جوتی
سو تیری پیشانی مین نور محمدی نہین ہے

بن سُباس بہی بہنور نراسا
بلا خوشبو کے بہونرہ نا امید ہوے
اکلانی تس جل بن مینا
بی قرار ہوی جیسے بلا پانی کے مچھلی ؛

دولہہ ساتہہ براتہنہ سوہیا
برات کی رونق نوشہ کی ساتہہ ہے
کون ندی نکسے ندہ سوتی
کون سی ندی مین سمندر کا سوت نکلا

آج رین کہنہ نار سنگ کینو بہوگ بلاس
آج کی رات کس بی بی کی ساتھہ عیش نشاطے مین گذاری ہی
کون سرت سورج تپو کونہہ کمل بکاس +
کون سی چشمہ مین سورج کی تجلی ہوی اور کون کنول کہلا +

سنو نار مم بچن سماسا
سن اے بی بی میرا کلام مختصر ؛
کہس نار سن چتر سجانا
کہا عورت نے سن ای ہوشیار دانشمند

منہہ جن جانو کامی ناری
مجھکو نجان زن فاسقہ
احمد جوت تو رمکہہ تاکی
نور محمدی کو تیرے چہرہ پہ دیکھا
یہہ لال سا اوپج سنگ توری
یہہ آرزو تیری ساتہہ پیدا ہوئی

نج پریہ سنگ کیو سکہہ باسا
اپنی پیاری بی بی کے ساتہہ صحبت کی
مم کوتک جن کیوہ جانا
میرے راز کو کوی شخص نہین جانا

تو رماتہہ دیکہت چت ہاری
تیری پیشانی کو دیکہہ کے دل فریفتہ ہوگیا
ہیہ تول نکسے جہرتا کی
ہیہ دل مین جس کا شعلہ نکل گیا

احمد بندیہ ری گہٹ موری
نطفہ محمد کا میرے رحم مین آوی

سو بدہنا نہ رحی یہہ بہانتی
سو مقدر نی یہہ نہین چاہا
بیگ جای بر جیو نج دارا
جلد جا کی ہدایت کرا اپنی بی بی کو
یہنہہ کی سیوکرت سکہ ہوئی
اسکی پرورش مین بہت فرحت ہوگی

رہی نراس مدہر مدماتی
نا امید رہی شراب شیرین کی مست
تور گر بہہ ست سینٹ او بہارا
تیری حمل مین بچہ کل عالم کی نجات کا وسیلہ ہی
یہنہ تین اوتم ہوئی نہ کوئی
ان سے افضل اور کوئی نہین ہوگا

تین لوک چودہ بہون ہوہ نہ ان انہار
چودہ طبق مین کوئی ان کے مثل نہین ہوگا
جنمت کہن جگ جگمگی ہوہ سپہل سنسار
پیدا ہوتی ہی تمام جہان روشن ہوا اور خوش اباد ہو دنیا

سن کبلات این نج آئی
سنتے ہی خوشنجری اپنے مکان پر آئی
نج بہا منہہ سب کتہا سائی
اپنی بی بی کو سب قصہ سنایا
سکل نسی بیت پنہہ بچہاری
شب جمعہ کو پشت باپ سے جدا ہو کے
یہہ نس نیچی شکل ہری
اس رات سے سب راتونکا مرتبہ کم ہے
جس سکہ چاو بر کہہ اینہہ رینا
جیسے خوشی اور ذوق و شوق اس رات انکو نازل ہوے
اس چرچی مرد وہب لاری
اسطرح سی بیان شیرین کیا وہب کی بیبی نے

سماچار سب کہیو نبای
تمام سر گزشت بیان کی
تور کوک جگپت سکہدائی
تیرے شکم مین جہان کا سردار آرام دینی والا ہی
آیو نند کوک مہتاری
نطفہ رحم مادر مین آیا
سر نیدٹ اس بچن الوری
فرشتہ اور عالمون کا کلام بکثرت ہی
پر لوک تک دیکہین نانینا
قیامت تک نہ دیکہین کی آنکہین
گر بہہ بہار منہہ بہونہ بہاری
حمل کی گرانی مجہکو معلوم نہوئی

جب کہٹ ماس میت سکہہ پر جاہی
جب چہ مہینے گذرے آرام سے
کچہ جاگت کچہ سپن مجہاری
کچہہ بیداری اور کچہہ خواب مین
توری کوک کون رُت باسا
تیرے شکم مین کس بچہ نے مقام کیا

دیکہین لاگ چرت ادہکاری
دکہلای دینے لگی معجزہ عجیب غریب
کوجن کہت یہہ بچن بکاری
کوئی شخص کہتا ہے یہہ کلام باواز بلند
کہنہ کی گر یہہ باڑہ من آسا
کس کے حمل کے دل مین امید افزون ہی

پُن اُس مُرد منگل بچن اُتر دیو سدہار
پہر اسطرح شیرین اور خوش کلامی سے عمدہ جواب دیا
کون لبت مم اور بسے ہہی نہ ابہوں جہنہار
کون شے میرے شکم مین ہے ابہی تک معلوم نہین

پُن اُس کہس مُنہ ہر مرد بنیا
پہر اُسطرح کہا ساتہ شیرین اور خوش کلامی کی
پرتہوی پت ہر پریتم پیارا
سب عالم کا سردار اور خدا کا پیارا دوست
نر نایک گن دایک سوامی
انسانون کا سردار ہادیون کا سرپرست
کہس آمنہ سوچ بچاری
کہا آمنہ نے غور کرکے
احمد جنم سمے نیرانی
محمد کے تولد کا زمانہ قریب ہوا
اہا نہ یہہ نر جگ کرباسی
نہین تہا یہ شخص دنیا کا رہنے والا

تور گر یہہ رُت پرم کلینا
تمہاری حمل مین بچہ بڑی عظمت والا ہے
جہنک جوت جگ یہہ واو جیارا
جسکی نور سے جہان روشن ہوا
ہر بیٹہہ منجل سکہہ ہامی
خدا کا رسول صاحب جمال بیٹہنے والا مقام اعلیٰ کا
وہنہ دن جان پری پہاری
اوس روز معلوم ہوا کہ حمل سی ہون
پُن وہنہ منچ امی کی بانی
پہر اوس شخص نے آکی ندا کی
سُر سُر پر کرہ سُرگ نواسی
جنت کا فرشتہ تہا بہشت کا رہنے والا

تیرا آئی لویو اس بانی

قریب آکے یہہ گفتگو کی ؛

کہس سرن لینہس کرتار و

کہا پناہ لی مینے پروردگار کی

سب اپرادہ ڈاہ جگ سیتی

سب برائیون اور حسد دنیا کے سے

پانچو بچنا مو رسمانی

پڑہو کلمہ مثل میرے

جنہہ پربہو سکل سسٹ جگ چاو

جو خدای بزرگ کل عالم کا ہی ہمیشہ

کٹھن ڈرنت نرا سر ریتی

سخت نظرانو اور اسیب وارواح خبیثہ سے

ارکٹنگ سنکٹ کٹین ہوتہہ منگلاچار

نیش دشمنو کی کٹین اور مشکلین آسان ہون اور خوشی حاصل ہو

آس تہاری من لئی دین بندہ کرتار

پناہ تیری لی ہے مینے اے غریب نواز پروردگار ؛

جنم سمی بہی گہٹ ات پیرا

بوقت تولد شکم مین سخت درد ہوا

یہہ لال سا بہی ادہکاری

حد سے زیادہ یہہ آرزو ہوئی

سن ابہلا کہہ سرگ پت ساجین

اس خواہش کو سنکی جنت کی حورین آراستہ ہوئین

چندر بدن کچ کومل کاری

چاند سے مُنہہ اور ملایم بال ؛

بہال دوج سس سگہر لیکہیا

پیشانی مثل ہلال اور پاکیزہ اور دانشمند

سُرگ اَلشر اسو ہر کُماری

جنت کی حورین نازک اور نوجوان

سون سدن من دہیرہ نہ دہیرا

خالی مکان مین دل پریشان ہو

نند نہہ ہوت نہ ہوت دکہاری

نیندین ہوتین تو تکلیف نہ ہوتی ؛

سہہ سہیلی ان براجین

خوبصورت ہمنشین آ موجود ہوئین ؛

کمل کپول ادہر رتناری

رخسارہ مثل گل کنول کی اور لبین سرخ

بہرکٹی دہنک اوپکی ریکہا

ابرو قوس قزہ اور خوب صورت

من مگل منجل رتناری

دل مین خوش اور خوبصورت برنگ سرخ

ایک ایک سی اگر روپا
ایک سے ایک حسن مین زیادہ
سیت ارُن مُس کہنجن نینا
سفید و سرخ و سیاہ آنکھین مثل ممولا کے

بہیواو جاگر بہون النوپا
روشن ہوگیا تمام مکان بے نظیر
سندرگات مُدُہر مردُ بینا
خوبصورت جسم اور شیرین و خوش گفتار

کہس پٹہین کرتارنی تور جاکری کاج
کہا خداوند عالم نی بہیجا ہے تمہاری خدمت کے واسطے
اہین البشر امرگ کی وہ مہنہ جیو بل آج
ہم حورین جنت کی ہین آج اپنی جان کو قربان کرین گی

عثمانؔ کہس کہس نج ماتا
عثمانؔ کہتی ہین کہا میری ماں نی
جہنہ کہن جنم لین ہر پریتم
جس وقت تولد ہوی خدای تعالی کی دوست
تتکہن درسٹ کین نبہ ماہین
اس وقت نظر کی آسمان کی طرف
اکہل گنگن کی نکہت ترائین
کل آسمانون کے سیارہ اور ستارہ
جُہکت دہرن دس دی دکہای
جہک تی ہوی زمین کی طرف دیکہائی دے
بہتی پرہتی ناتہہ درسن ابہلاکہی
سرور عالم کی دیدار کی خواہش مند ہوے
کہس آمنہ پُن وہنہ بارا
کہا آمنہ نے پہر اس وقت

منگل بچن مُدُہر مردباتا
خوشی کا کلمہ ساتہہ شیرین گفتگو کی
ہتی میہون آمنہ سو لِکتم ؛؛
مین بہی ہتی آمنہ کے گہر
لکہو جرتر تہور کچہہ ناہین
دیکہا معجزہ کہ کچہہ کم نتہا ؛؛
لٹکن لاگ دہرن کی ماہین
لٹک نے لگی زمین کی طرف
جُن مم سیس پرین اب آی
گویا میری سر پر آپڑینگے ؛؛
دہرہنہ سیس پد پنکج راکہی
تاکہ اپنی سر پر قدم گل کنول کی خاک کہین
بہئ بہار تی گنہن اپارا
ایک آواز آی سخت تر

جنت بار بہی کٹھور بانی
بروقت تولد کی ایک سخت ندا آئی

پلک لگات کا پیو بہی مانی
خوف سے جسم مین سنسناٹ اور لرزہ پڑگیا

سیت برن سُنّدہ مین ہرن پن ایک پنکہی روپ
برنگ سفید نہایت خوبصورت ایک پرند ٭ ٭ ٭ ٭
منکہیہ بچن مرد مودگن سندر ادہک انوپ
شیرین اور خوش کلام مثل انسان کی اور حسین اور بے نظیر

پن نج پنکہہ اودر مم لائی
پہرا بنی پردن کو میرے سینہ پر لگا کی
پن دیکہو یہہ چرت سُچیتا
پہر دیکہا یہہ معجزہ بہوشیاری تمام
سُنہر سُگہر چکہہ سیام سہروری
خوبصورت اور پاکیزہ آنکہین مثل کالی راکی
دہول امی رس مٹہہ لسیکہا
برنگ سفید شراب حیات کی نہایت شیرین
اہا منکہہ یہہ بیدہ سجانا
تہا یہ شخص فرشتہ دانشمند
پن وہہ سدہا ہاتہہ مم دیو
پہر وہ آبحیات میرے ہاتہہ مین دیا
پن مہنہہ پان کیو من بہانا
پہر مینے پیا جس قدر دل نی چاہا
کہس اود بہر پیو سجانا
کہا شکم سیر ہو کی پی اے دانشمند

سیر گین من بہی لبرائی
ٹہنڈا کیا دل اور خوف کو بہلادیا
منج روپ بہا پنکہی سیتا
بشکل انسان ہوگیا وہ پرند سفید
کرگہہ مدہا امرت کٹوری
ہاتہہ مین لئی شیرین آبحیات کا جام
سیت چہیر تین سب گن دیکہا
دودہ سے زیادہ سفید ہمہ صفت موصوف
سرگ پری تین امرت لانا
جنت سے آبحیات لایا تہا ٭
کہس آمنہ جست بہر پیئو
کہا اے آمنہ خوب سیر ہو کے پی لی
کہس اور پیو سُت دا تا
کہا اور پی اے بچہ جننے والی
اس تہنہ بار پیئو من مانا
اسطرح تین مرتبہ پیا خوب سیر ہو گی

پن وُہنہ سر نر روپ جہنہ بن من سوچ بچار
پھر وہ فرشتہ جو بشکل انسان تہا بلا وسوسہ واس ::
آنچ کر تین او درم سو نتن لاگ سدہار
قریب آ کی اپنی ہاتہہ سے میرا شکم ملنے لگا ہوشیاری تمام

پن بولن لاگیو یہہ بانی
پہ یہہ کلمات کہنے لگا :: ::
پر گہٹو جگت سجیون موری
ظاہر ہوای کل عالم کی حیات کی جڑ
پر گہٹو ہر یہ تیم جگ سوامی
ظاہر ہوای خدا کی دوست اور عالم کی سردار
پر گہٹو مکت دہرم کی داتا
ظاہر ہوای نجات اور ایمان دینے والے
پر گہٹو سہر محمد پیاری
ظاہر ہوای پیاری محمد صاحب جمال
پر گہٹو دہرن یہان بڈہ جوتی
ظاہر ہوای زمین کی آفتاب نورانی
پن یہ گہٹی کرتار دلاری
پہر ظاہر ہوی خدا تعالی کی پیارے
سس کلنک یہہ جوت نسوتی
چاند مین نقص ہے یہہ نور پاک

پر گہٹو ہر سیتہہ بسیانی
ظاہر ہوای خدا کی رسول نیک خیال والی
دیہہ بیل ہر یانی جہوری
تا کہ جسمونکی خشک بیل سر سبز ہووی
پر گہٹو دین بندہ سکہہ دہامی
ظاہر ہوای غریبون پر رحم کرنی والی اور عالیمقام
لکہہ سبہہ گات سپہل ہوماتا
دیکہہ کی نیک صورت شاد ہو مادر
پر گہٹو ستر سنگہارن ہاری
ظاہر ہوای دشمنان خدا کی نیست و نابود کرنیوالے
پر گہٹو برمہ سندہ کی موتی
ظاہر ہوای دریاء نور خدا کے موتی
پو نیو سس جن سرگ مجہاری
ماہ کامل گویا درمیان آسمان کے
یہہ نک جوت سن یہہ سس جوتی
اسکی نور سے چاند کا نور پیدا ہوا

ہی جنی یہل ست جنو جہنہ گت اپرم پار
ای جننیوالی اچہا بچہ جنا جسکی عظمت بے انتہا ہے

تھنہ جنمت چودہ بھون بھئی منگلا چار

جسکے پیدا ہوتی ہی چودہ طبق مین شادیانہ بجے ؎

جنمت کہن جگ مول

پیدا ہوتی ہی اصل جہان کے

بھئی منگلا چار

خوشی سے سامان ہوی

سُر مُن گہن بر کہین سُمن

فرشتہ اور اولیا اور ایزنی پہول برسائی

تین لوک چودہ بھون

تینو حصص چودہ طبق مین

جنمت مات ات بھیو ہلاسا

تولد ہوتی ہی ماکو نہایت خوشی ہوئی

جنمی سلسٹی پت جگ ناتھا

پیدا ہوی سرور عالم جہان کے سردار

پد سروج سب سیس چڑہاوین

قدم مثل گل کنول سب سرونپر چڑہاتی ہین

تین لوک ات بھیو ہلاسا

چودہ طبق مین نہایت خوشی سے پیدا ہوی

مُدُ ہر مُدُ ہر گہن گہوت آوا

میٹھی میٹھی آواز سے گھٹا گرجتی آی ؎

سُر نر مل سب منگل گاوا

سبلوگ جنت کی رہنے والونے خوشی کی راگ گای

پسن پنچہن آنند منائی

چرند اور پرند ونے خوشی منائی

جگمگ جوت بھئی سنسارا

شعلہ نور کی تجلی ہوی دینا مین

پلک گات من مودنو لاسا

جسم خوشی سی پہول گیا اور دل مسرور ہوا

سُر مُن دیہ ہرہنہ ہر کہہ بکہاتہا

فرشتہ اور بزرگ خوش ہوکی قدمونمین سر رکہتے ہین

ہر کہہ ہر کہہ مرد منگل گانوین

ہنس ہنس کی شیرین کلام سی خوشی ظاہر کرتی ہین

منگل منجل تن بہین باسا

خوش اور خولصورت جسم نی زمین پہ قیام کیا

سُدہا سہیت سُمن بر کہاوا

پہولونکو ساتہ آب حیات کی برسایا ؎

باڑہت چاو نہ ہیہ سماوا

اسقدر ذوق وشوق بڑہاکہ دل مین نہ سمایا

باجی امُرت لوک بدہائی

عالم بالا پر شادیانہ بجانے گئے

نر ناری من مودا پارا

مرد اور عورتون کی دلمین خوشی بے انتہا ہئی

پہپی کلا ہل تھہ پُرہی پرگھٹ بھئی جگ مول
ہل جل چودہ طبق مین پڑگئی کہ ظاہر ہوا کل عالم کا باعث
دہرنی ہپا پسار لی سُبرکہان وپہول
ای زمین دل پہیلا کی لی کہ فرشتی پہول برساتے مین ؛

وِی دَیا گھن نبھہ چڑھ چھاوا
رحمت الٰہی کا ابر چڑھ کے پہیل گیا
ات پرتاب و امن چمکانی
اقبال اور عظمت کی بجلی چمکی ؛ ؛
برکھا امی رس ات انراگا
برسایا آب حیات کثرت سے محبت کا
سِگرِ سیکر برکھی بڈ ہہاگا
قطرہ قطرہ برستا تہا بڑے نصیبے والا
اور سمدر منگل جل باڑہی
دریاؤں مین اب خوشی کی طغیانی ہوئی
امنگ لہر جت بارہت جائین
جوش خوشی مین دہر موجونکی طغیانی تہی
کرنا سوات پریوجت سپہی
آب رحمت دل کی سیپی مین پڑا
پریم بیل بڑہ منگل مولا ؛
عشق بیچا پہیلا جڑہ سے خوشی کی

رہس جا پچہنہ دس برکھاوا
شادمانی اور سرور کو ہر چہار طرف برسایا
میگھہ نشان گہرین مردبانی
رعدنی گرجک کی نقارون سی شیرین آوازنشانی
چرن سروج پکہارن لاگا
قدم گل کنول کو دہونے لگا ؛
پد نیلج دہرنی ہیہ لاگا
قدم مثل گل کنول کی زمین کے دل پہ لگے
امرت لوک لکہین ٹہاڑہی
عالم بالا پر فرشتے کہڑے تماشا دیکھتی تہی
لوچن بہت جات نبھہ تائین
کشتین انکہونکی آسمان تک جاتی تہین
جہنہ ست دہرم ہیران سیپی
جس کا گوہرا ایمان کہ روح کی قریب ہے
رہس چاؤ سن نربن پھولا
ذوق وشوق مین انسانونکا باغ کہلا

پہاپد پدم پرتاپ تین کرم دہرم ست سانچ
ہوا گل قدم کی اقبال سے اعمال دایمان راستی اور صدق

تین لوگ چودہ بہون نرگن سگن تت پانچ

ہر سہ عالم و چودہ طبق اور ظاہر و باطن اور اربع عناصر

احمد مات کہیں مرد بلینا

احمد کی والدہ نی کہا شیرین کلام سے

چار سکہی ات چتر سیانی

چار بی بیین نہایت ستہری اور دانشمند

ان لکہہ راس باڑہ من ماہین

اونکو دیکھہ کی خوف دل مین زیادہ ہوا

پرتہم او چار بچن سکہہ داہاما

پہلے بلند مقام والی نے کلام کیا

دوسر کہیں نام ہم سارا

دوسری نے کہا میرا نام سارا ہے

تیسر کہیں ہاجرا نامی

تیسری نی کہا میرا نام ہاجرا ہے

چوتہہ کہیں کر پرم نہورا

چوہتی نے کہا عجز و انکسار سے

سرگ سماج ساج سب لائین

ہم سب جنت کی ساج و سامان لائین ہین

پرگہٹ ہوت سست سیتل نینا

ظاہر ہوتی ہی بچہ آنکہونکی ٹہنڈک کی

نبہہ سن اوترا ین ہم آنی

آسمان سے اوتر کے میری گہر آئین ہ

کہس اہو ہم پر کرنا ہیین

کہا کہ تم میرے شہر کے نہین ہو

پرم مات ہم حوا نا ما

مین وادی ہون بنام حوا

مات اسحاق سپہل سکہ چارا

والدہ حضرت اسحاق کی نیک و خوش آباد

اسمعیل مات سکہہ دہا می

والدہ حضرت اسماعیل کی خوش آباد

نام آسیہ جانو ہورا

معلوم ہو کہ میرا نام آسیہ ہے

من منگل ماتہی سس نائین

دل خوش اور چاندسی پیشانی

احمد مات نہار ست ہر کہہ ہیہ لکہہ رات

محمد کی والدہ کا بچہ پر نظر کرتی ہی ولکی خوشی سے چہرہ سرخ ہو گیا

پلک گات من مود اس کہنہ سکیں کچھ بات

جسم جامہ سی باہر ہو گیا اسقدر دل مین خوشی ہوی کہ منہ سے بات نکلتی نہ تہی

حوّا کن کنچن کی تہاری

حضرت حوّا کی پاس سونے کا طشت تہا

جہنہ مین سدہا نیر سسن دیا

جس مین آب حیات چاند سا چمکتا ہوا

ہریر رنگ سو ہر ہا بہاتا

برنگ سبز خوبصورت اور حق پسند

لیئی ہاجرا نج کر بہاری

حضرت ہاجرا اپنی ہاتہ مین لئی موجود تہین

کرا شنان اہو کہن بہا جی

غسل دیکی تمام لباس زیب تن کیا

پن لیجا ہی دیو مہتاری

پہر لیجا کے مادر مشفقہ کو دیا

نج نج سین کر منہ سب ارا

آپس مین ایک سو ایک اشاری کرتی تہین سب حوریں

اس بالک ہم دیکہو ناہین

ایسا بچہ تو ہمنے نہین دیکہا

دیکہہ چند رسب بہئین چکوری

چاند کو دیکہہ کی سب چکوریں ہو گئین

سارا لگ گڑوا ادہکاری

حضرت سارا کی پاس آفتابہ عمدہ

لئی اسیہ مکٹ انو پا

اسیہ لئی ہوی تہین تاج بے نظیر

دیکہہ دیکہا ت ہر کہہ ماتا

دیکہہ دیکہہ کی والدہ نہایت خوش ہوتی تہین

سُرگ ارگجات ادہکاری

جنت کی خوشبوئین نہایت لطیف اور عمدہ

روپ بلوک بہان سسن لاجی

حسن کو دیکہہ کی سورج اور چاند شرمندہ ہوی

گو دیت ہر کہین سب ناری

گود مین لیتے ہی سب بی بیئین ہنس دیتی تہین

بالک وپ لکہت من ہارا

بچہ کی حسن کو دیکہتی ہی دل کہو دیا

ہو و نہ ہوی بہنہ کر نا یئن

ہوا ہے نہ ہوگا اسکی مثل کا

مان پتنگ پہرین چہون اوری

مثل پروانہ کی چارون طرف پہر رہی تہین

سب اچرج کر رہگئین دیکہہ ماتکی گود

سب تعجب کرکے رہگئین مادر کی گود مین دیکہہ کے

پریم مدن ماتی بہئین جیت ات منگل مود

عشق کی شراب سی سب مست ہوگئین اور دلمین نہایت شوق و ذوق پیدا ہوا

کہس مات وہنہ سُنت سُت کالا
کہا والدہ نی اوس بچہ نی اسوقت

اس ارداس بچن مکہہ لای
ایسی دعا کی کلمات زبان پر لای

نبو وہر اس یار رہنہ بار را
تعریف اور دعا کی خدای تعالی سی بار بار

اس اتر دینو کرتار را
اس طور سے جواب دیا خالق مطلق نے

کین بیدہ پر سب ساکہی
تمام جنت کی فرشتونکو گواہ کیا

جنمت لبہ نہ این سموہی
بوقت پیدا ہونیکی اپنی امت کو نہ بہولے

پہن آمنہ کہس جہنہ دیکہا
پہر آمنہ نے کہاکہ مینے دیکہا

ترا و ترا اور دین سنا ئی
تلے اوپرا اور سنائی دیتی تہی

سیس نائی نبو و پر تہہ پالا
سجدہ کرکے پروردگار عالم کی تسبیح کی

پلک گات نینن جل چہائی
دل بہر آیا اور آنکہو نمین آنسو ڈبڈبا آئی

ہم سموہ کرہ کرنتا را
میری امت کی بخشش کر +

کین تو رحن کرنتارا
تیری امت کی نجات کی ؛

دینو وہنہ ہتہنہ کرابہلاکہی
وہ دیا جس کے خواہش مند تہی

انت کال کب لبہ ن ہوہی
آخیر وقت پر کب بہول ہو سکتی ہے

اوٹہا سیت گہن ور ب لبیکہا
نہایت نورانی ایک سفید ابر اوٹہا

باج ٹاپ نر بول سہا ی
گہوڑونکی ٹاپ اور انسانونکی شیرین کلام

کانپت پنکہہ سنات
تہر تہرانا پرونکا سنائی دیتا تہا

سنت سو لکت گات
سنے سے جسم کی رونگٹے کہڑی ہوتی تہی

سینت لین تن رات
اپنی غوش مین لی لیا اوس سرخ تنکو

مدہر بول مردنر بچن
فصیح اور شیرین انسانونکا کلام

ای تیر ہم سیت گہن
میری قریب آگی اوس سفید ابر نی

بہئی الوپ منجل بدن
غایب ہوگئی خوبصورت چہرہ والی

سرگ نہارت رہگئی لکل جھلاوت ہات

آسمانکو تکتی رہگئی بے قراری سے ہاتھ ہلاتی ہوئی

ریت گود نج نر کھہ کرات بروہ من مات

خالی گود اپنی دیکھہ کی مادر کے دل مین بہت غم تہا

رہگئی یہہ بلوک مہتاری

رہگئی یہہ دیکھہ کے مادر

بھیو سو ہر سُت انتر دھیانا

ہو گیا صاحب جمال بچہ نظروں سے غایب

کہس بہر ہیگی سس گاتا

کہا والیس آ جلد ای چاند سی جسم والے

پن نر کھیو یہہ چرت اپارا

پہر دیکھا یہہ معجزہ بے انتہا

اس مرد بچن سونس سکمارا

ایسا خوش کلام سنا اوس بی بی نے

اس کو کہت پکار پکاری

اسطرح سے کوئی کہتا ہے باواز بلند

سات دیپ تہنہ لوک بہار و

ساتون ولایت اور ہر سہ حصہ عالم مین پہر آ و

سرگ سمیر سمدر سنجانا

جنت اور پہاڑ اور سمندر اور عالم

من ملین جیت چنتا بہاری

مکدر خاطر اور دل پر فکر گران

رہگئی کلپت مات سُجانا

رہگئی دردمند مادر دانشمند

یہیہ لیسا رہی ٹھہاری ماتا

دلکو پہیلائی ہوئی کہڑی ہے مادر

بہئی اکاس بانی وہنہ بارا

آسمان سے ندا ہوئی اس وقت

تات پوت برہ بیوگ لیسارا

جس سے بچہ کی جدائیکا غم بہول گئی

یہنہ کر سمن کراو چنہاری

انکی سکو شناخت کراو

سُر پُر چودہ بہون دیکہاو

جنت اور عرش وکرسی اور چودہ طبق دیکھا

سر نر من لیس پنچی پرانا

فرشتہ اور انسان اور عابد و چرند و پرند اور سب

جہگت ہو نہ جیت کہہ سب یہہ پتہا سگت بلوک

سیر ہو جاوین آپکی شان وشوکت وبزرگی اور قدرت دیکہہ کی

من باڑہی انراگ ات جہت ہو منہ تہنہ کو

دلمین جوشش محبت کا ہو اور عاشق ہو جاوے کل عالم

پن سٹھہ سو بہر بدن سنبہہ گاتا

پہر وہ صاحب جمال چہرہ اور نیک تن

جن جل پر یو ہراتی باری

گویا چمن خشک مین پانی پڑ گیا

من منگل جیو او ہک ہلاسا

دلمین شادمانی اور روح کو فرحت

بار بار کہہ بل گئی ماتا ؛

بار بار کہتین تہین کہ صدقے ہوئی ماں ؛

اس آنند نہ ہیہ سماوا

ایسی خوشی ہوی کہ دل مین نہ سمائی

کہس امنہ من دکہہ بہولا

کہا امنہ نی کہ غم دل سے فراموش ہوا

دب لبس تن سو بہر چہپاوا

لباس پر نور مین جسم صاحب جمال کو چہپایا

دسون دسا پن بہیو ڈھنڈہورا

دسون سمت مین پہر منادی ہوئی

دیو گو دات ہر کہی ماتا

گود مین دیا خندان اور فرحان ہوی ماں

تکس گونب پن بہئی ہر یاری

شاخین نکل آئین اور سر سبز ہو گیا

رب لکہہ مانو کمل بگاسا

سورج کو دیکہہ کی گویا کنول کہل گیا

جم لوچن سیتل سکہہ داتا

میری آنکہونکو ٹہنڈک اور آرام دینے والا

پلک گات چل ہوی چلکہہ آوا

جسم پہول گیا اور پانی ہو کے انکہونسے بہا

لیت گود نج منگل ہولا

گود مین لیتے ہی اپنی خوشی کی اصل کو

جن گہن وچ ہول اوٹ لب آوا

گویا ابر سفید مین سورج آگیا ؛

پہرین پکارت اس لس بہورا

کہتے پہرتی تہی یہ آواز بلند شب و روز

پرگہٹ بہیو سنسار مین تین لوک کو ناتہہ

ظاہر ہوا جہان مین چودہ طبق کا سردار ؛

سر نر کہین جے پہر گگ چڑہ درسن چرن مائے ناتہہ

فرشتہ دیکہتی تہی جمال مبارک کو آسمانو پر چڑہی ہوئے اور زمین قدم مبارک کو نہین سہہ سکتی تہی -

کہس امنہ پرم سر یکہا

کہا امنہ بزرگ اور صاحب سمجہ لی

دب بدن پونیو سسن ناین

سوشن چہرہ مثل ماہ کا لگے

تن سباس کیسر کستوری

تن مین خوشبو زعفران اور مشک کی تہی

احمد پت بہگنی اس کہنہین

محمد کی پہوپی اسطرح کہتے ہین

جنمت کہن نرپ بمہ بہاری

بوقت تولد شاہنشاہ نظارہ کرنی والی نور معرفت حقیقی کے

اس او جیار نہیو تہنہ لو کی

ایسی روشنی ہوئی تمام عالم مین

پر تہم سمر بنو و کرتارا

اول پروردگار عالم کی تسبیح اور دعا کی

دوجی منجل روپ نہاری

دوسری حسن کی نور کو دیکہا

برن نہوہ روپ کی یکہا

بیان نہین ہوسکتی حسن کی خوبی ؛

منجل انگ سوہر بن چہامین

لطیف تن صاحب جمال اور بے سائی

چکہہ انجن چرنن کی دہوری

قدم مبارک کی خاک آنکہون کا سرمہ

جگ پت جنم لیت ہم اہنین

بوقت تولد ہونی سرور عالم کی مین ہی تہی

ایک اچنبہ لکہیو ادہکاری

ایک معجزہ عجیب و غریب دیکہا

جہنہ پہ کاش تری البت لوگی

جسکی نور سے تین جہینہ مین دیکہین

نج جن کرجا ہس نستارا

اپنی امت کی نجات چاہی ؛

دیا جوت تین ات ادہکاری

چراغ کی روشنی سے نہایت زیادہ تہا

تیج چہس مہنواو نا بہی بہارتی مود

تیری غسل دنیا چاہا کہ ایک خوش آواز آئی

یہہ ست پاون پرمہ گت ہر کہہ لیو سب گود

یہہ بچہ پاک بہ انوار نور الہی ہی سب خوش ہو کی گود مین لو

دب بسن تن ناتہہ تلو گی

لباس پر نور سرور عالم کی جسم پہ زیبا تہا ؛

دہیہ ادگہار نہ کیو بلو گی

تن مبارک کہلا ہوا کسینی نہین دیکہا

اس نرپ روپ پیوچکہہ اگی

ادس شاہ کا حسن الیسا روشن ہوا نظر کی آگے

جنمت چرت بہی ادہکاری

پیدائش کی وقت اعلی مرتبہ کی معجزہ ہوئی

چرت پرسدہ برن گن گاون

ظہور معجزات کس صفت کا بیان کردن ۞

ان جنمت کہن نین بشالا

یعنی بروقت تولد اوس بڑی آنکھون والی کی

کانپس جگ پرتما بہی مانی

کانپ گئی خوف سی وی زمین کی بت

بن سماوہ کی ندی پرانی

وادی سماوہ کی ندی قدیم

تہنہ جل باڑہ بہسا دہکاری

وہ پانی سے پر ہو کی زور و شور سے بہنے لگی

چہوت چکا چوندہ ات لاگی

دیکھتی ہوئی نظر چوندہیاتی تہی ۞

برن کرت بہتین جگ چاری

بیان کرین تو چارون جگ گذر جاوین

کوتک بہال بشال سناون

اوصاف اوس کشادہ پیشانی والی کی سناؤن

ادہک چرتر بہی تت کالا

عجیب معجزی ہوئی اوس وقت پر

چہودس چہ ساوا سرپانی

دریای چہ ساوہ کا پانی خشک ہوگیا

سہس برکہہ سن ہتی جہرانی

ہزار برس سے خشک تہے ۞

پارس اگن سیر بہی سارہی

آتش کدہ فارس بالکل سرد ہوگیا ۞

سہس گیکہہ کرہوم

ہزار برس کا آتش کدہ

جنمت کہن جگ مول

بروقت تولد ہوتی اوس اصل عالم کے

چودس گرس کنگور

چودہ کنگرہ گر پڑے ۞

دیکہہ چرت بہرپور

دیکہہ کی معجزہ باکمال ان ۞

پوجن پارس پرتوکل

پرستش گاہ تہی تمام شہر فارس کی

ترت تباتی تہنہ انل

فوراً وہ اگ سرد ہوگئی

کانپ بہون جہم ٹوٹے پل

کانپا محل مثل تبہ درخت کے

نرپ کسرا بہا ات بکل

بادشاہ کسرا نہایت بے قرار ہوا

یہہ کوتک نرپ نرکہہ کر سوچ کیوں گاڑہ
یہہ حال بادشاہ نی دیکہہ کی دلمین سخت فکر کیا
جیو لوٹت اوترات کہن اس چنتا پانمدہ بارہ
دل کبہی ڈوبتا تہا اور کبہی تاتہا ایسی دریا غم کی طغیانی ہوئے

رہ گیو مون بچار نرلیسو
رہگیا خاموش فکر مین بادشاہ
کہہ نہ سکہی کچہہ چنتا بہاری
دل پر اسقدر غم تہا کہ کچہہ کلام نکر سکتا تہا
تہنہ نرلیس گر نگر سینتی
اوس بادشاہ کی شہر کا ایک قاضی تہا
سبل کرہا باجن کہنہ گہنیحت
قوی شتر گہوڑونکو ہانکتی ہوئی
پن پہیلیس سب پیرن مجہاری
پہر پہیل گئی سب شہرون مین
تہنک ارتہہ اس جوشن بانچا
اسکی تعبیر نجومیو نے اسطورسی بیان کی
یکشم دس ایک کوتک ہوہی
مغرب کی جانب سے ایک عجب معاملہ ہوگا
جنی سپہل ست سنگہہ کماری
تولد ہوبچہ صاحب نصیب پاک بی بی کے

تراس مان من ادہک کلیسو
خوف زدہ اور دل غم سے بہرا ہوا
جن جل مین تیت بہئین ڈاری
گویا مچہلی پانی سے نکالکی گرم زمین پر ڈالی
کٹہن سپن دیکہت نس بیتی
سخت خواب دیکہتی ہوی تمام شب گذری
پار بہئی ندہ کہاری بہیہ گت
پار وجلہ کی اس کیفیت سی ہوی
دیکہت سپن سوچ بہا بہاری
دیکہتی ہی خواب کی فکر گران ہوا
چاہس ہوگ راج گہرنا چا
سخت آفت آنی والی ہے اس سلطنت پر
تات پرنت نرپ سوجہت سوئی
نظر آتا ہی کہ اوس سی بادشاہ عاجز ہو
تہنہ دگ بجی ہوہ اہنکاری
وہ فتح یاب ہوگا مغرب سی مشرق تک

تس ندہ جل ال بیچ اسُدہ بہری چلجان
جس طرح سی گرداب سمندر مین جہاز آگی بی اختیار پہرتا ہے

کہن باہر کہن ہنتری اس نریس اکلان
بادشاہ الیسا بیقرار ہوا کبھی اندر اور کبھی باہر جاتا تہا

تراس باڑہ من کٹھن کلیسا
دل مین خوف اور سخت غم پیدا ہوا
اوجہا ایک انتر گن داتا
ایک کاہن غیب کی خبر بتلانے والا
ستہل انگ تہیلا اس بولا
ڈہیلا اور کہو کہرہ جسم مثل ہتیلی سکے
تن بن ہاڑ جوڑ سب تہوتہا
تن بلا ہڈیون اور جوڑون کے خالی
بنا سیس کر چرن سُر یکہا
بغیر سر اور دست و پا کا وہ صاحب سمجہ
بہچن ٹہانو انگرن کی مع ری
شانونکی مقام پر انگلیون کی جڑ ہین
جب کوو پرشن کرہ وسیۃ ہیتی
جب کوی سوال اوس سے کرتا تہا
ترل ہوت بولی مرد بچنا
جنبش ہوتی ہی فصاحت سی کلام کرتا تہا

گننگ جو لستی پونچہہ لسیسا
کاہنون اور نجومیون کو بہت پونچہا
نام سطیح الوک گاتا
نام سطیح اور عجیب الخلقت
ہن ڈلای ہنہہ بولس بولا
بلا ہلانیکے کلام نہین کرتا تہا
جس ایک زندماس کر بوتہا
جیساکہ مضغہ گوشت ہوتا ہے
اُرچ مکہہ اشیچ لسیکہا
سینہ مین منہہ عجیب طور کا
گہریا نوہنہہ گوناوت دوری
دور لیجاتا جاتی تہی تو تہہ کر لیتے تہی
پہل جہکور ہوہ بر نیتی
اول ہلاتا تہا بعدہُ کلام کرتا تہا
اوہک اپار پہہ ہوکر جیتا
بی انتہا عجیب و غریب خدای تعالی کی مخلوق ہے

گنگ ڈولاوت بار گہٹ پسان آپنہہ تب بول
بوقت ہلانی کاہن کی قلب مین روح پڑتی تہی جب بولتا تہا
تت نکہچتر بچار کی کہی بچن اُنکول
وقت اور ستارون پر خیال کر کی کلام حسب مراد کرتا تہا

نرپ کسرا کر دوت سُجانا
بادشاہ کسرا کا قاصد دانشمند
تہنہ سطیح لگ پٹھیو ریسو
اوسکو سطیح کی پاس بادشاہ نی بہیجا
تیہر سطیح دوت جب گیو
پاس سطیح کے قاصد جب گیا
جم وہنہ سن ہی پرشن کی ریتی
جس طور سے اوس سی سوال کا طریق تہا
اوتر دیوست پرم وہیانا
جواب راست دیا اوس بلند خیال نی
سنو دوت مم بچن ندانا
سُن اے قاصد میرا کلام آخر الامر
پرگہٹ ہوہ جب پرلوک سوامی
ظاہر ہوگا جب آخر زمانہ کا سردار
اتبل باڑہ سلل سماوا
نہایت زور و شور سی جاری ہوگی ندی سماوہ کی
فارس ہوم انل سیرائی
فارس کی آتش کدہ کی آگ سرد ہو جائیگی

عبد مسیح نام سُٹھہ سیانا
عبد مسیح نام اور نہایت فہمیدا
تات کہی سب سپن کلیسو
تا کہ اوس سی کہی سب خواب غمناک
سُپن پرشن سب پوچہت بہیو
خواب کی کیفیت سب دریافت کی
تس ہی پوچہہ نرپ جیہ کر ریتی
اوسی طور سے دریافت کیا جو بادشاہ نی خود کہا تہا
آیو عبد مسیح سُجانا
آیا عبد مسیح دانشمند
تو پرشن کر یہہ پرمانا
تیرے سوال کا یہہ نتیجہ ہے
ہلہہ بہون او لٹہہ پیٹہ ہامی
محل ہل جائینگی اور تخت نشین معہ تخت الٹ جائینگی
چہور ہوہ ساگر جہ ساوا
خشک ہوجائیگا دریای جہ ساوا
گنگ سطیح کال کر جائی
اور کاہن سطیح انتقال کرے گا

ہرہی نہ پکشم دیس
ملک مغربی میں ہی نہیں رہیگا
چودس ہوہنہ نریس
چودہ بادشاہ ہوں گے

جوتش بدیا گنگ جن
علم کہانت اور نجومی
کسرا کل میہن نا رنہ
خاندان کسرا مین مرد و زن

اون ہار سو آئیو سنو دوت کر کان

اینوالا تہا سو الیا ای قاصد سن کان لاگی ؛

اتینک بچن سطیح کر کال کیو تج پران

اتنا کلام کرکی سطیح نی انتقال کیا کر روح تن سی پرواز کر گئی

عبد مسیح نرپ لگ آئی

عبدالمسیح نے بادشاہ کی پاس آکے

جم سطیح کر آہس بچار رو

جو کچھ کہ سطیح کا خیال تہا ؛

دہن سہاگ وہ منہ چتر سُجانا

زہی نصیب اوس دانشمند کے

دہن جنک جننی سبہہ شالا

مرحبا ای ما اور باپ اور وہ نیک مکان

دُہَن دُہَن دہرنی کر سہاگو

مرحبا اور زہی نصیب اوس زمین کے

دہن دہن وہ منہ لوچن لونی

مرحبا اور زہی نصیب وِن انکھون ملیح کی

اس پر تہی چندر بہیو پرکاسو

ایسا عالم کا چاند طلوع ہوا

اس کلین بہا جگت اوجارا

ایسا عالی خاندان کا چراغ جہانکا روشن کرنی والا ہوا

بچن سطیح کہیو سمجہائی

تمام کلام سطیح کا شرح بیان کیا

تہنہ سب ست کین کرتارو

وہ سب راست کیا پروردگار عالم نے

جہنہ اور پریم محمد آنا

جسکی سینہ مین عشق محمد کا آیا ہے

جہنہ جنمی نرپ نیتر بشالا

جسجگہ تولد ہوی شاہنشاہ بڑی آنکہوں والی

جن اُرلائو سِسٹ سُہاگو

جسنی اپنی چہاتی سے لگایا کل عالم کی سہاگ کو

جہنہ پد پدم کیرال ہونی

جو کل کنول قدم کی بہونری ہونگے ؛

بہی چکور سم نرسرگ باسو

مثل چکور کی ہوگئی انسان اور فرشتہ

بہی سلبہہ جہنہ کر نر دارا

مثل پروانو کی جسکی مرد اور عورت ہوی

جگ تارن جنمی سہل بن بندہ پہتی ناتہہ

عالم کی شفیع پیدا ہوی غریب نواز نیک پہل سرور عالم

تین لوک چودہ بہون تاسی نواوین ماتہہ

ہرسہ حصہ عالم اور چودہ طبق جسکو سر جہکاتی تہین

من نت جپ کرتار

ای دل ہر لحظہ ذکر کر خدای تعالی کا

برنن کرہ سدہار

بیان کر مدد ہستی تمام

سدہ ہوہ سنسار

راہ راست پر ہو دنیا

گر پد پدم نہار

مرشد کی کمل کنول قدم پر نظر کر کی

سو انس سو انسرات دہیان دہر

ہر سانس کے ساتہہ ہوجہ دل

احمد چرت بچار کر

احمد کی معجزات کو ساتہہ رای سلیم کی

سپہل ہوہنہ سب نر نا

بار آور ہون مرد و زن

دہر ہنہ چرن رج سیس پر

قدم کی خاک کو سر پر رکہون

پن برنون جل سبہہ گاتا

پہر بیان کرتا ہون خولصورت اور نیک تن کا

پرنگہن یہہ ریت سہائی

شہر کی سرداروں کو یہہ طریق پسند تہا

دودہ پیاون ستن سکہارا

دودہ اور راحت دینی کو بچون کے

لینہہ چاکری جس جہنہ نائین

اوجرت لیتے تہین جو جس لائق تہی ؛

کہس حلیمہ انتر جامی

کہا حلیمہ صاحب باطن نے

ہم کل جن پر کٹہن کلیسو

میرے خاندانکی لوگون پر سخت تکلیف تہی

برکہین سمن ہوہ جگ راتا

پہول برسین اور تمام عالم سرخ ہوجاوے

ست کہنہ دودہ پیاونہ دای

بچونکو دودہ دائین پلاتی تہین

اونہہ سعد بنس کی دارا

خاندان سعد کی عورتین آتی تہین

ناگر سُت لی رنج گہر جائین

شہر کی بچونکو اپنی گہر لیجاتی تہین ؛

جون سمی جنمی جگ سوامی

جس زمانہ مین تولد ہوی سرور عالم

اس دکال بیاپیو ہنہ دلیو

ایسی قحط سالی ہوی اوس ملک مین

گر منهه الپساس شکل نرناری
فاقے کرتے تھے تمام مرد و زن
اُس ہی مهون دِن دِکھاری
اسیلور سے مین بهی شب و روز سختی مین تهی

جوره نه اَنّه بهر پهنه دکهه باری
رزق نهین میسر تها سخت مصیبت مین گرفتار تهی
گر سنتو کهه رهون من ماری
صبر کر کے اپنے دل کو مار رکھا تھا

مهون تهی تب گربهه تین جنو پوت و نهه کال
مین بهی تهی جب حمل سی اور اوسی ایام مین بیٹا تولد ہوا
مم ار دوده جهران سب بهانر اس حم بال
میری سینه مین دوده سب خشک ہو گیا که نا امید ہوا میرا بچه

گرت او پاس چهور سب دیهی
فاقه کشی سے تمام جسم خشک ہو گیا
اک نس سووت سپن نهاری
ایک رات سوتی ہوئی خواب دیکھی
اک نرای گهس مم پاہین
ایک شخص آیا میرے ہاتھ کو پکڑ کے
تهنه کا جل او جل سس رکهیا
جس کا پانی صاف مثل چاند کی تھا
پن ام کہس مدهر مرد بانی
پھر اس طرح سے کہا آواز شیرین
چت بهر ہو پیهی تت ٹهاڑه
دل بهر کے پی کناره په کهڑا کهتا تها
بار بار کهه کرپا ندهانا
بار بار کہتا تھا وه کرم کا دریا

ست بن دوده بلک جیو دیئی
بچه بلا دوده رو رو کے جان دیتا تها
دیکهس چهیر سلل او بهکاری
دکهلای دیا ایک بڑا دریا دوده کا
ڈار دین و نهه ساگر ماهین
اوس دریا مین ڈال دیا
مدهر شیر حیم امی لبیکها
شیرین اور خوش گوار مثل آبحیات کے
یهه جل پیا او دُر بهر سیانی
اس پانی کو پی شکم سیر ہو کر اے ہوشیار
تات دوده اُر تو ری باڑه
جس سے دوده تیری سینه مین بڑهے
پیو چهکت ہوی پریم سجانا
خوب سیر ہو کر پی ای دانشمند

مین ات پیو نیر وہنہ ٹھانئین
مین نے خوب پیا وہ پانی اوس جگہ

پہن من تر کہا رہی کچھ ناہین
پہر دلمین کچھ خواہش باقی نہ رہی

سیت چھیر سن سدہا سم پت بہئی آنند
دودھ سے سفید مثل آبحیات کی پینی سے عجب سرور ہوا

ام رس وہ ہنہ جل مدہر مردہنہ کرتار سوگند
ایسا وہ پانی خوش ذائقہ اور شیرین تہا کہ مجہی خدا کی قسم ہے

پن وہنہ نر بولس رس بانی
پہر وہ شخص بولا بکلام شیرین

کہس تو رنا بہئی چینہاری
کہا تجہکو نے نہین پہچانا

بپت سمی بہئی مم انراگی
مصیبت کے وقت میرے ساتہہ محبت کی

اب مکہ دس جاؤ سجانا
اب مکہ معظمہ کی طرف جا اے دانشمند

پن آپن کرمم ار مارا
پہر اپنا ہاتہہ میرے سینہ پر مارا

اس مرد بچن حلیمہ بولا
ایسا شیرین کلام حلیمہ نی کہا

جگت مو دمن بہوا پاری
بیدار ہوتی ہی بی انتہا دلمین خوشی پیدا ہوئی

بہوک پیاس ودکہہ چیت کچھ ناہین
بہوک و پیاس کی تکلیف دلمین کچہہ نہ تہی

مہنہ تم چینہہ کہ ناہہ سیانی
مجہکو تمنے پہچانا کہ نہین اے ہوشیار

کہس تو رسنتو کہہ پیاری
کہا پیاری تیرا صبر ہون

تہنہ کر یہہ پہل ملیو سبہاگی
اوس کا یہ ثمرہ ملا اے خوش نصیب

ان آنند ملی من مانا
رزق اور خوشی حسب منشا میسر ہوگی

کہس یہہ بہید راکہہ من دارا
کہا ای بی بی اس راز کو اپنی دلمین رکہنا

بہیو مود مم منجل جو لا
ہوا خوش اور تر و تازہ میرا تن بدن

پن انوپ گت این نہاری
پہر عجیب کیفیت اپنی دیکہی

ادہک ہلاس بہو من ماہین
بی قیاس خوشی پیدا ہوئی دلمین

اُور وُنج باڑ بھیو دودھ اُس تھنہ گت کہی نجای
چھاتیوں میں دودھ اس قدر بڑھا کہ اوسکی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی

پھیر سلل ہوی ام بھیو جا لت اُر نہ سمای
دودھ کا دریا ہو گیا ایسا کہ چلتے ہوی سینہ میں نہیں سماتا تھا

ادہک مود من کمل لگا سا
بڑی خوشی کی ساتھ میرے دل کا کنول کھلا

اس رس مودہلس سب گاتا
ایسا مزا تھا خوشی کا کہ مسرور تھا سب جسم

چرچن لاگ مور کل ناری
تذکرہ کرنی لگیں میری خاندان کی عورتیں

کہس حلیمہ تور پرتا بو
کہا اے حلیمہ تیرے اقبال کو

نج نج کہین سکل وہن ناری
اپنی اپنی طور سے سب عورتیں کہتی تھیں

کال رہی ات جہور دکہاری
کل تو تھی تو نہایت خشک اور غمگین

کال رہی تن بیل جھرانی
کل تو تھی تیرے تن کی بیل خشک

کون مود سینچی باری
کون سی خوشی کی چشمہ سی تیرا چمن سینچا گیا

منجل بدن چندر پرکا سا
خوبصورت چہرہ چاند سا روشن ہوا

رب اس چمک بھیو رنگ اتا
آفتاب سا روشن ہو کی سرخ رنگ ہو گیا

چکت بہین سب ترن کماری
تعجب میں ہوگئیں سب جوان اور لڑکیں

دیکہت کہن من بھیو چکا ہو
دیکھتے ہی دل میں چھید اہو گیا

آج تور گت ادہک نہا ری
آج تیری کیفیت عجیب دیکھی

آج کون رس روپ پہاری
آج کس مزہ اور حسن کی پانی نے تجھکو دہویا

آج کون ملیس مرد پانی
آج کسنی خوشی کی پانی سے آبپاشی کی

جوبن جنم پہول پہلواری
حسن و جوانی کی چمن میں پہول کہل گئی

ہمیں جناو بہید یہہ بن جامن سوچ بچار
ہمکو آگاہ کرا اس راز سے بلا وسواس دل کی

توری نکھد س وپ تنگ مانو راج کنوار
تیری چہرہ پر وہ حسن و رونق ہی گویا تو ہماری شہزادی ہی

بن اگیہ کچہ بہید نہ کہولا
بلا اجازت کی اس راز کو مخفی رکہا

جہنہ جن برمہ بہید گت جانی
جس شخص نے راز باطن کی حقیقت جانی ہی

یہہ اوپمانچ نرکہہ کلینا
اسکی نظر اپنے مین دیکہا ای فخر خاندان

جہنہ بلوک تہنہ بولس ناہین
جس نے دیکہا وہ نہین بولا

رہی بلوک برمہ گت نینا
دیکہتی ہین خدا کی معرفت کو آنکہین

گرا بکہان مدہر مرد بانی
زبان نی بیان کرکے شیرین کلام

سروں اینن نہ رسنا آکہین
کان آنکہہ اور زبان نہین رکہتی

سروں نین رسنا جت ناہین
کان اور آنکہہ اور زبان دلکی نہین ہین

رہی چہپای چتر ان بولا
پوشیدہ کئی رہے باتمیز بے کلام

موں بہئی بن بول نہ بانی
گونگا ہوگیا پہر کلام نہین کیا

جیب انین نین ان بینا
زبان کی آنکہہ نہین اور آنکہہ کی زبان نہین

بول اسوجہہ جیبہہ کی ناہین
بولا بے بصر مثل زبان کی

یہنہ کارن کہ اہی بن بینا
اس واسطے کہ سب بے کلام ہین

رہی اسوجہہ بہید نہین جانی
رہی نابینا راز باطن کو نہین جانا

تب مرد مد ہر بچن رس چاکہین
جب شیرین اور خوش کلامی کا مزہ چکہتی ہین

تب ہا برمہ پاٹ اپنہا ہین
جب تجلی نور الہی کا مقام اس مین ہوا

سروں نین رسنا رس تجا یہہ
کان و آنکہہ اور ناک کی خواہش اور زبان کا مزہ ترک کرے

بین کا یا چت ہرس ہوجت لوچن جس لیہہ
پہر جسم مثل دل کی ہو اور دل مثل آنکہ کے

انت حلیمہ سگھڑ سلونی

آخر کار حلیمہ تھا صاحب سلیقہ اور ملیح

مکہ چلیں سبہیں مل ادا

مکہ معظمہ کو چلیں سب عورتیں ملکے

کہیں حلیمہ چتر سُجانا

کہا حلیمہ صاحب تمیز اور دانشمند نی

بہی اس مرد منگل نبہانی

ہوئی اس طرح خوش نما اسمانسی ندا

اک بالک نس چندر سہاون

ایک بچہ رات کی چاند سے خوبصورت

تہنہ پرتاب یہہ برکہہ انندو

اوسکی اقبال سے یہہ سال شادمانیکا ہے

بڑی بہاگ جنہام جس لی ہی

بڑی خوش نصیب ہے جو یہہ سعادت حاصل کرینگی

دہن دہن دہن سگہر سہاگی

مرحبا مرحبا ای وہ بی بی باتمیز اور صاحب نصیب

نج کل نار سنگ بن گونی

اپنی خاندان کی عورتوں کی ساتہہ چلے

نج چت کرتین سوچ بچارا

اپنی دلمین کرتی ہوئیں فکر و تردد

جب مکہ منڈل نیر انا

جب نواح مکہ معظمہ کا قریب آیا

سماد ہان ہوی چت ویانی

جمعیت خاطر کے ساتہہ ہوشیار ہوجاوای سمجہہ والیے

باسر بہان تس کل من بہاون

دنکی سورج سے سبہون کے دلونکا پیارا

ہوہ ہلاس جای وہ کہہ دہندو

ہوگا سرور اور جاتا رہیگا مصیبت کا اوجہاڑ

جاکو دودہ پرم سُت لی ہی

جس کا دودہ بزرگ بچہ پئیگا

جنہہ ار وج جگ پت تکہہ لاگی

جسکی لپٹانوں مین سرور عالم کا منہ لگیگا

یہہ مم بچن بیان انت سعد بنس کی نار

یہہ میری کلام کا خلاصہ ہے اے خاندان سعد کی عورتو

سنو پریم ہت سرون چت چلت نہ لاوبار

سنو ساتہہ عشق و محبت کی دلکی کانون سے کہ چل نہیں جیہ بر بخرد

سنت بہار تی حرم کل ناری

سنتے ہی ندای اسمانیکو میری خاندان کی عورتین

نج باہن سب ہانک اگاری

اپنی سواریون کو سب نے آگے ہانکا

نج نج پت سب بچن بجہانا
اپنے اپنے شوہر سے سبنے بیان کیا
یہہ لال اسا سبہن من ناہین
یہہ آرزو سبہونکے دلمین تہی
جس اکاس بانی پرمانا
جیساکہ ندا آسمانی کا منشا تہا
پہونچی بیگ پرم پرتاپین
کہ جلد پہونچین اوس شہر بزرگ مین
کہس حلیمہ بچن ادہینا
کہا حلیمہ نے کلمہ عاجزی کا
ات دوبر تہنہ جلت سکہائی
نہایت کمزور تہی کہ اچہی طرح نہین چلتی تہی
ہم باہن بہا ستہل بہینا
میری سواری ڈہیلی اور ناتوان ہوئی
ہم پاچہی سب بہین اگاری
مین پیچہی اور سب آگے ہوئین
پن مہہ دو دوسن بہی اس بانی
پہر میری دونو جانب سے اس طرح آہوی
ہت تہنہ دہن حلیمہ سیانی
تجہکو آفرین ہے اے حلیمہ ہوشیار
ات سبہیت دو پیل مجہاری
نہایت اطمینان سے دو پہاڑون کی درمیانین
کہجور سم اک منکہہ نہاری
مثل کہجور کے ایک شخص دیکہا
ہاتہہ دیے شستر ادہکائی
ہاتہہ مین نہایت پرنور ہتیار
ہم باہن کہنہ مارس تانی
میری سواری کو اوس نے مارا

کہس حلیمہ توہہر دیو منگلاچار
کہا ای حلیمہ تجہکو خدای تعالی نی مرحمت کیا زمانہ خوشیکا
جہنہ کاہر الیس بہیو تور کرہنہ رکہوار
مجہکو خدا کا حکم ہوا ہے کہ تیری نگہبانی کرون

سنت حلیمہ نج پت بولی
سنتے ہی حلیمہ نے اپنے شوہر سے کہا
تمہون سنی مرد بین امولی
تمنے بہی سنا یہہ شیرین کلام بےبہا کو
کہس موہہ سن پرت ہی ناہین
کہا مجہکو تو نہین سنائی دیتا
تدپ تراس توری من ماہی
مگر تیرے دلمین خوف معلوم ہوتا ہے

کہیں حلیمہ بچن سہاون
کہا حلیمہ نے بکلام فصاحت
چلی اوتا بہل پن اسواری
پہر بہت جلد اور تیز چلا میری سواری کا جانور
مکہ رہیو کوس بہر نیرا
مکہ معظمہ کوس بہر کے فاصلہ پر رہا
پن نس ہوت سپن اک دیکہا
پہر رات کی ہوئی ہی ایک خواب دیکہی ؎
اک ترور سندر ہرایالا
ایک درخت خوبصورت اور سرسبز
اوراک بٹپ چہوہاری کیرا
اور ایک درخت چہوہارے کا

تیہی پہلو مور پن باہن
تیز و چالاک ہوئی پہر میری سواری
ات من منگل مود اپاری
نہایت خوش دل اور بے انتہا مسرور ہوئی
تب کی نہہ وہنہ ٹہاون بسیرا
تب اوسی جگہہ مقام کیا
تہنہ گت کہی نجای لبیکہا
اوسکی عجب کیفیت ہتی کہ بیان نہین ہوسکتی
ہم اوپر چہای سب پایا لا
میری اوپر اوسکی تمام شاخون نے سایا کیا
بہانت بہانت پہر پہر لوگہنیرا
قسم قسم کی پہلون سے خوب پہلا ہوا

بیٹہین ہم منڈل کئی سعد بنس کی نار
بیٹہین ہوئین میرا حلقہ کئی ہوئی قبیلہ سعد کی عورتین
کہت حلیمہ ست تم ہمری راج کنوار
کہتی تہین ای حلیمہ راست تم ہمارے شاہزادی ہو

پن ٹوٹس اک سوہر چہوہارا
پہر ایک خوبصورت چہوہارا ٹوٹا ؎
مہنہ او ٹہای پن لینہہ کہائی
منے اوٹہا کے پہر کہا لیا ؎
تہنہ رس ہم رسنا رس جامی
جسکی ذائقہ سے میری زبان مین مزہ پیدا ہوا

پر اگو دہم نر کہین دارا
میری گود مین گرا کر تمام عورتین دیکہنے لگین
مدہر سواد کچہ کہو نجائی
استقدر شیرین اور خوش ذائقہ تہا کہ بیان نہین ہوسکتا
جب لگ رہی تیہر نہ سوامی
جب تک سرور عالم کی پاس رہی ؎

کہت حلیمہ جتیر سیجانا
کہتی ہین حلیمہ ہوشیار و دانشمند

کیتونواس پیرم پڑ جا ی
مقام کیا اوس شہر بزرگ مین جا کی

پڑناتہن کرسٹ لی آنیتن
رؤسا شہر کے بچے لے آئین

ہت ہنوان مکہہ جنہ تا تہین
جہانتک کہ سردار دولت مند تہے

مین لس وس کہوج کر ہاری
مین شب و روز تلاش کر کے ہار گئے

پن مکہ کہنہ کیتوپیا نا
پہر مکہ معظمہ کو روانہ ہوی

من ات مو د منہا رین تا ی
جسکو دیکہتے تہے نہایت خوش دل پاتی تہی

سب ہن اپن منور تہہ پاتین
سب عورتون نے اپنی مراد پائی

تن سُت ہلس ملس سب آئین
اونکی بچہ سب خوش ہو ہوکی لی آئین

پر پوچی نا اس ہمار ی
مگر میری آرزو بر نہ آئے

بہی نر اُس منہ تہک ہکی ستہل بہو سب گات
ہوگئی نا امید راستہ کی ہاری ہوے اور شل ہوگیا تمام بدن

ہیہ سوچ ات من ہکل بیٹہی منیچ ہنہ ہات
دلمین فکر اور نہایت پریشان حال بیٹہے ہوی ہاتہ ملتے تہے

پہر ہوا اچانک درشٹ اگاری
یکایک نظر کے سامنے آیا

بدن نرلیس رس بڈہ نامی
چہرہ مثل بادشاہون کے اور نام ور

بہہ وچ منہ سیجار سنہہ مانا
پہر اوس کی کیفیت اور نام نیک

پہ نر کہس ہیہ کر پاند ہانا
شہر کی لوگونے کہا کہ یہہ دریا کرم

اوتم مکہہ منکہہ ادہکاری
عمدہ اور افضل شخص سردار صورت

سرل سبہاو ٹہاٹرسکہہ دہامی
نہایت متانت سے کہڑا ہوا تہا عالی مقام

پونچہس کون کہان نرپت ہایا
دریافت کیا کہ کون ہین یہہ سردار اور کہان انکا مکان ہر

مکہ مہپت اہی سیجانا
مکہ معظمہ کی سردار ہین اسے دانشمند

عبد مطلب نام سب یکہا +

عبد المطلب نام نامی آپ کا ہے

پن گہرای کہس و منہہ باری

پہر با آواز بلند کہا اس وقت

پن منہہ بیگ بول اوٹہا ہاری

پہر مین جلدی سے بول اوٹہی

پن اس بولی دیا ندہانا

پہر اس طرح سے مہربان بزرگ نے کہا

سن نرناتہہ نگر سکہہ دای

سن ای انسانو کے سردار شہر کو راحت بخشنے والے

ات اوتم نر مکہہ سر یکہا

نہایت افضل شخص اور سردار صاحب بہہ

بن ست او ہک اہی کنواری

بلا بچہ کے کوئی دائی باقی ہے

بن بالک یہہ دین دکہاری

بلا بچہ کی یہ غریب اور مصیبت زدی ہے

بیگ بتاوو نام اپانا

جلد اپنا نام بتلاو ٭

نام ہمار حلیمہ دای

نام میرا حلیمہ دای ہے

اتیک بچن سو کان کرپن مسکای نریس

اس قدر کلام سنکے پہر اوس شاہ نے تبسم کرکے

ات بہل ات بہل کہت من منگل ہوبیس

ولیکن بشاش ہوکے کہا بہت خوب بہت خوب

بچن مہیپت بولس دہیمہ

کہا اوس سردار نے نرم کلام سے

ہت جگ چندر سو ہر سٹہہ سونا

یہاں کا چاند ہے نہایت خوبصورت اور ملیح

مم پہلو ار پہول اک پہولا

میرے چمن مین ایک پہول کہلا ہے

منج منوہر نین سبہاگی

دل لبتانون کا فریفتہ کرنے والا ہوشیار اور صاحب نصیب

مم بالک تم لیو حلیمہ ٭

ای حلیمہ میرا بچہ تم لیلو

لکہت گات چکہہ تا گین سونا

دیکہتی ہی صورت انکہین سونیکو ترک کردین

نام محمد منگل مولا

نام مبارک محمد نبی خوش حالی عالم کا

سر من نر جہنہ کی انراگی

فرشتہ اور ولی و انسان جسکی محبت سے پرہین

سسکہر کلین سوہر مم نانتی
پاک و فخر خاندان و خوبصورت میرا پوتا
تہنہ پت کال کیوسن وای
اونکی والد ماجد نے انتقال کیا سُن اِی دائی
سو تم لیو راکہہ من آسا
گر تم لیلو اور اپنی دل مین امید رکہو
ایتک سن نج پت لگ دائی
اس قدر سنکی اپنی شوہر پاس وائی نے

منجل گات بدن سبس بہانتی
لطیف جسم چہرہ مثل چاند کے
تہنہ کارن کو نار نہ لائی
اسوجہ سے اُنکو کوی عورت نہین لائی
تہنہ پرتاب ہوی ادہک ہلاسا
اونکی اقبال سے نہایت خوشی حاصل ہوگی
بیگ جای سب کتہا سنائی
جلد جاکے تمام قصہ بیان کیا

سن وہنہ اس وتر دیو بیگ بال لیو جای
سنکی اوسنی اسطور سے جواب دیا کہ جلد جاکے بچہ لیلو
ریتی بہرت ہان ہی پہل ہو نہ پہل لائی
خالی واپس ہونی مین نقصان ہی پہل کی لانی سو خوب نہین پہلین گی

کہس حلیمہ پن اس جائی
کہا حلیمہ نے پہر اسطرح جاکے
لی ہنس سنگ حلیمہ دائی
لے لیا ساتہ حلیمہ دائی کو ؛
کہت حلیمہ چتر سُجانا
کہتے ہین حلیمہ ہوشیار اور دانشمند
تت کہن نرکہہ سوہر سکمارا
اوسوقت دیکہا ایک حسین شاہزادی کو
تہنہ نکیت کلونت اوناہی
اوس مکان مین ایک عالی خاندان بی بی دیکہی

کہن جہیت مم من بہائی
فرمایا سردار کا مجہکو دل سے قبول ہے
نج نکیت پن گیو لوائی
اپنے مکان پہ پہرے گئی ؛
جای سدن کنہس ان نج ہوایا
جاکے مکان مین اپنے نظر کی ؛
پونیو سس سم بدن ان وچارا
مثل ماہ کامل کی چہرہ منور بہت تہا ؛
وہب سنا احمد کی مائی
وہب کی صاحب زادی اور محمد کی ما ؛

مہپت سمی چار سب جا ئی
اوس دارا لشی نی تمام حالات جا کی
سن مر د بچن سو و ہت لا ری
سنکی شیرین کلام اوس پیاری ہب کی بیٹی نے
دو ا ہلس نج سر س بٹھا ئی
دایکو خوش ہو کی اپنی برابر بٹھا یا
پن ات ہر کھہ گہس و نہہ ہا ہین
پہر نہایت خوش ہو کے اونکا ہاتھ پکڑا
دیکہت رب جیت کمل لگا سا
سورج کو دیکھتی ہی دل کا کنول کہل گیا

نج تپوہ سن گہس بنا ی
اپنی بہو سی خوب بشرح بیان کی
ا و ر بہا و کیو ا د ہکا ر ی
بہت مدارات سے کیئے
د و ا و من منگل ا د ہکا ئی
دونو کے دلونین بے انتہا خوشی ہوئی
گو ن گین ست نکیت ہا ہین
اور چلین بچہ کی آرام گاہ کی طرف
پلک کات من ا د ہک ہلا سا
جسم خوشی سے پہول گیا اور دلہین بی انتہا خرم ہوا

روپ نہارت چکت بہی تہہ کہی نجا ئی
حسن کو دیکھتی ہی اسقدر متعجب ہوئی کہ کیفیت بیان نہین ہو سکتی
برہم سندہ جیم سکر ہو یہ جات ہیو سما ئی
گویا دریا معرفت الہی کا قطرہ ہو کے موتی مین آگیا

سرل شین ست بہا و سہا د ن
راست سونا ساتھہ بی تکلفی اور خوبصورتی کے
سیت لبن سندر ا د ہکا ئی
سفید لباس نہایت خوبصورت
ا و ٹہی سبا س مرس کستو ر ی
خوشبو آتی تہی مانند مشک کے
ہر یت پٹ کو مل ا د ہکا ر ی
سبز حریر ملایم اور نہایت عمدہ

گرت نہاری ست تن پاون
سوتے دیکھا بچہ پاک تن کو
جہنہ مین منجل و یہہ چہپا ئی
جنہین نازک تن مبارک پوشیدہ کیا
لاگین پلک جیون موری
پلکین رونق بخش تہین مثل جڑ حیات کی
تہنہ بلیہہ کر سیج سکہا ر ی
اور شاہزادہ بزرگ کی آرام کا بچھونا تہا

کہت حلیمہ چتر سُجانا
کہتی ہین حلیمہ صاحب شعور اور دانشمند
پن مم چتّہہ لال سماجا می
پہر میری دلمین یہہ خواہش پیدا ہوئی ؛
جہنہہ نج کر اُردہر لوپڑہائی
مینے اپنا ہاتہہ آپ کے سینہ مبارک پر بڑا کی رکہا
پن مسکائی دین دیالا
پہر تبسم کیا اوس مساکین کی چارہ جوئی

دیکہت جہت بہئی چیت پرانا
دیکہتے ہی دل و جان سے عاشق ہوگئی
لیئون جگائی گوذ رسوامی
جگا کی گود مین لیلون سرورعالم کو
دہرت ہاتہہ من گیوسرائی
رکہتے ہی ہاتہہ کے دل سرد ہوگیا ؛
لاگ بلوکن نین لشالا ؛
اور دیکہنے لگی بڑی آنکہون والی ؛

نرت بلوکت بارات جوت اوٹہی جگ چہائی
دیکہتے ہی سرورعالم کی استعدر تجلی ہوئی کر تمام عالم نورانی ہوگیا
مم چکہہ تاکت رہگئین پن نبہہ گئی سمائی
میری آنکہین تکتی رہگئین پہر وہ آسمان من غایب ہوگیا

ات انراگ چوم نرپ ماتہا
نہایت محبت سے اوس شاہ کا ماتہا چوما
دی مکہہ دائین کچہ رس لوربی
دی دہن مبارک مین داہنی پستان خوش ذائقہ
منجل بدن اُروج ام لالیو
لطیف دہن پستان پر ایسا لگایا ؛
بائین کچہ مکہہ دیت نہ لائی
پستان چپ کو منہہ مین دیا تو نہین لیا ؛
لیت گود من مود اپارا
گود مین لیتے ہی دل کو بے انتہا خوشی ہی

ہرکہہ گود لینو پرتہی ناتہا
اور ہنس کی گود مین لیا سرورعالم کو
لاگ چند رجم کنک کٹوری
گویا چاند مین سونیکی کٹوری لگا دی ؛
جن رب ٹوٹ کمل پہ آیو
گویا سورج آسمان سے گل کنول پر آیا ؛
نیت ریت جہنہہ ادہینہ بہائی
الضاف کا طریق اول ہی سے مرغوب تہا ؛
گئی دوکہہ دکہہ سب وہنہ بارا
قطعہ ہوگئے سب عیب اور مرض و سیو قت

پن جاہس الیس سبھہ نانون
پھر چاہی اجازت اس نیک نام نے
کرت پرشن اس اوترپایو
سوال کرتے ہی اس طور سے جواب ملا
احمد مات کہیں سبجھائی
محمد کی والدہ نے سمجھا کے کہا

نج نواس ست گہنہ لیجا نون
اپنے قیام گاہ پر بچہ کو لیجا دن
پر باہران کبھی نہ جایو
شہر سے باہر بلا اجازت نہ جانا
بات اینک کہن تہنہ دائی
اکثر باتیں تمسے کہنی من اے دائی

ہلس ہلس مرمود من مارگ رے چت سابس
ہنس ہنس کی خوش دل کی ساتھ راستہ کو خوشبوسی معطر کرتی ہوئے
گود لئی جگ ناتہہ کو آئی نج پت پاس
گود میں لئی ہوئی سرور عالم کو اپنی شوہر کے پاس آئی

دیکھہ حلیمہ پت دکھہ بھولا
دیکھتے ہی حلیمہ کا شوہر تمام رنج والم بھول گیا
سیس نائی نبو و کرتارا
سجدہ میں گر خدائی تعالی کی حمد کی
کہس نہ اس ست دیو دیکھائی
کہا ایسا بچہ کبھی دیکھا ہی نہین
روپ راس سجن سبھہ ناو ون
حسن کا خزانہ افضل اور مبارک نام
دیہہ دھرمہ جوت ترہبھیو
مرحبا ای نور خدا بشکل انسان
دیکھہ وچن بھولین بانی
جمال مبارک دیکھہ کی تمام عورتین کلام کرنا بھول گئین

بالک گات من منگل مولا
جسم کو فرحت ہوئی اور دل خوشی سے بھر گیا
دہن دہن تہن بہاگ ہمارا
مرحبا مرحبا ای بی بی خوبی قسمت ہماری
جنم بیت دہن دہرم دہائی
تمام عمر گذر گئی ای بی بی قسم ہے ایمان کی
سہنس بار جہنہ پربل جاؤن
ہزار بار جسپر قربان ہون
کٹین دیکھہ جہنہ کوٹ کلیسو
دور ہون دیکھہ کی جسکو کروڑون رنج والم
اچت بہئین سب چتر سیانی
گم گشتہ دل ہوئین تمام ہوشیار و دانا

چکت ہوہ بولین سب بہاما
متحیر ہوکے تمام عورتین آپس مین کہتی تہین
ہیچ ہیچ چرچہ چین سب ناری
آہستا آہستا سب عورتین آپس مین تذکرہ کرتی تہین

وہین کوک جنہہ اس ست جاما
آفرین ہے اوس شکم کو جس سے ایسا بچہ پیدا ہوا
دربہہ کون ہوت اوتاری
کیا محال ہی کہ نور خدا جلوہ گر ہو ؛

لکہہ چرتر ہر متر کورہ رہ پلکہہ دیہہ
دیکہہ کی معجزہ حبیب خدا کا لحظہ بلحظہ جسم فرحت سی ہو لگی پہر دیکہتا تہا
جو کچہہ کہین سو تہور سب اس اور پہ ہیو نیہہ
ایسی طغیانی محبت کی دلین ہوئی کہ جو کچہ کہین تہوڑا تہا ؛

پن اس کہت حلیمہ دائی
پہر اسطرح کہتی ہین حلیمہ دائی
تہنہ اپن سب دودہ چہرائی
اوس کا تمام دودہ خشک ہوگیا
تہنہ تہن چہیر بہری پل ماہین
اوسکی تہن دودہ سے ایک لحظہ مین بہر گئی
پن وہنہ دودہ دوہا کر چہانا
پہر اوس دودہ کو نکلوا کے چہانا
پن نریب لای حلیمہ سجنی ؛
پہر اوس شاہ کو لاکے حلیمہ سعدیہ
تس تس چرت لکہی دیکہائی
جیسے جیسے عمدہ معجزہ دیکہے
جنہہ اشچرج بلوکت دائی
جو معجزہ دیکہتی تہی دائی ؛

ہم باہن کرہی سکہہ دائی
میری سواری مین ایک اونٹنی تہی آرام کی
سو بن بہی چہیر کی کہانی
سو وہ پہر دودہ کے کان ہوگئی
ٹپکی دودہ سوات گہن نا ئین
تہنون سے دودہ ٹپکنی لگا مثل آب نیساں کی
ہم ہل کنتہہ بہیو من بہانا
مینے معہ اپنے شوہر کے جسقدر دل نی چاہا پیا
مکہ باس کیو گئی رجنی ؛
مکہ معظمہ مین گئی شب قیام کیا ؛
تہنہ مہما کچہہ کہی نجائی
اونکی عظمت کچہہ بیان نہین ہوسکتی ؛
کہت آمنہ سن سب جائی
کہتی ہتی آمنہ بی بی سے سب جاکی

کہس امنہ حیرت لب یکہا
بیان کئی امنہ بی بی نی معجزات عمدہ

گربہہ تین جنمت لگ جم دیکہا
ایام حمل سے وقت تولد تک جیسے دیکہی ⁂

دو من منگل ادہک پہولی انگ سماین
دو نو کو مین عجب کیفیت کی بی انتہا خوشی تہی کہ پہولی اُمتی سمین نہین

اک پہل سپہل نہارات ہر گہہ ہر گہہ جاین
ایک پہل خوش بہار کو خوب دیکہہ تین تہین و منس ہنس کی بجاتی تہین

لای پیچہی بار
بعد لانی کے
رہی حلیمہ نار
رہی حلیمہ بی بی ⁂

دہرم سندہ کومل بدن
اوس ایمان کی دریا اور لطیف چہرہ کی
سات دنا ہر یہ سدن
سات دن شہر بیت الله مین

کہس حلیمہ ات رس بانی
کہا حلیمہ نی نہایت فصاحت سے
احمد مات سنت یہہ بینا
احمد کی والدہ کا یہہ کلام سُنکی ⁂
گون بچن سن کہت دکہاری
رخصت کا قطلام سنکی کہتی ہتی وہ غمگین
اتر دیو سدہار روداری
جواب دیا رخصت ہوائے دای
تم سنگ پوت پران کی نائین
تمہارے ساتہہ بچہ مثل روح کے ہی
تہور کہن بہو سمجہو سیانی
تہوڑی کہنے کو بہت سمجہنا ای دانا

الیس دیو گون کہنہ سیانی
اجازت دیجئے جانیکی اے ہوشیار
لکل گات جل بہ کہی نینا
تن بی قرار ہوا اور آنکہون سے آنسو بہے
چہونچہی گود رہی مہتاری
خالی گود رہگئی ماں کی ⁂
مم ست راکہیو ہیہ لگائی
میرے بچہ کو دل سے لگا کے رکہنا
بن جیو دیہہ رہی یہہ ٹہائین
بلا روح کے میرا تن یہان رہا ہے
بن جیو دیہہ کیرات ہانی
بلا روح کے جسم بالکل ناقص ہے

ہر سہائیتا سونپ کلینا

خدای تعالیٰ کی حفاظت مین سپرد کیا اوس فخر خاندان کو

ماتہنہ پتر دای کہنہ دیا

ما نے بچہ دائی کو دیا

چڑہ باہن نج سدن سدہاری

سواری پر سوار ہو کی اپنی مکان کو رخصت ہوئی

دین اسیس نیر بہر نینا

اور دعا مین دین آب دیدہ ہو کے

اک اجیار رہیو دو ہیا

ایک نور دونو دلون مین روشن ہوا

لیو ناتہہ نج گود اگاری

لے لیا سردار عالم کو اپنے آگے گود مین

سکل سکہن سنگ لی چلی منگل منجل گات

سب بی بیونکی ساتہہ لیکی چلی اوس خوش اور لطیف وجود مبارک کو

دہرن پہوڑ جنہ ب ادیو ہوت پرسدہ پربہات

گویا زمین کو قطعہ کر کے آفتاب طلوع ہوا ظاہر ہوتی ہی صبح کی

کہس حلیمہ چلتہنہ بارا

کہا حلیمہ نے بر وقت چلنے کے

تہنہ باہن بہا سبن اگاری

وہ سواری سبہون کے آگے ہوئی

کس نہ ہوہ آگی اسواری

کیون نہ ہووی آگے سواری ٭

یہہ کوتک لکہہ نج کل ناری

یہہ تماشا دیکہہ کی میرے قبیلہ کی عورتین

آوت بار اونٹنی توری

آتی ہوئی شتر مادہ تمہاری

رات دنا کی دیکہی بہاری

رات اور دن کی دیکہی ہوئی ٭ ٭

پرتہم اہا جہنہ باہن ہارا

پہلے تہی جو سواری تہکی ہوئی

تات ہار رہی پون پچہاری

جس سے ہوا بہی تہک کے پیچہے رہی

جہنہ پہ پر مہہ چوگان بہاری

جسکا سوار میدان معرفت کا کہیلنے والا

کہنین حلیمہ سنو ہماری

کہنے لگی اے حلیمہ ہماری سنو ٭

ات دوبر کچہ نبل نہ تہوری

نہایت دبلی کہ ضعیف کم نہ تہی

اب کو تہنہ گن جات اگاری

اب کیا وجہ ہے کہ سب سی آگی جاتی ہے

تھنہ مہما پر گھٹی ادہکاری
جسکی عظمت بے حد ظہور مین آئی
نج نج اس تبرا و منیہہ ساری
اپنی اپنی گفتگو سب اسطور سے کرتی تہین
اب چالیہہ اس نین سلونی
اب ایسی چلتے ہی ملیح انکہون والے

نہ کہت جکیت بہین نرناری
دیکہتے ہی تعجب مین ہوے سب دو زن
کر اشچرج شکل بیدہ باری
متحیر ہوکے سب پیر و جوان
ہم پاچہی تم آگہہ گونی
ہم پیچھے اور تم آگے جاتے ہو

اس ات چرت بلوک کی مہت بہین سب نار
ایسا بڑا معجزہ دیکہہ کی دیوانہ وار عاشق ہوئین سب عورتین
ترن توری کوی نیہہ لکہی کوی بہین رہی نہار
کوئی تنکا توڑتی اور کوئی آسمانکو اور کوئی زمین کو دیکہتی رہگئی ۞

پن کرہی سٹہہ سیتل نینا
پہر وہ او ٹہنڈی آنکہون والے
ست پرہ بہو کرتار دہائی
خداے واحد کی قسم ۞
پرنت ناتہہ جگ پت سوامی
عاجزونکا چارہ ساز سرور عالم انسانونکا مالک
ہر پریتم او تم ادہکاری
خدا کا دوست افضل و اعلی
کہس حلیمہ چتر سیانی
کہا حلیمہ دانا وہوشیار نی
مدہر بچن بولس ان راگی
شیرین کلامی سے کہا اوس محبوب تی

بولس بچن مدہر مردبنیا
گویا ہوی ساتہہ کلام شیرین اور فصاحت کی
مم بابنا بلیہہ سہائی
میرا اسوار بزرگ صاحب زادہ کہ مددگار ہی
منکہہ نام دا پاون نامی
اور میونکو اعلی مرتبہ پہونچانی والا نام پاک
جاکی سرن ترین نرناری
جسکی واسطہ سی بخشش ہوکے مرد و زنکی
ہون لاگ مم دودس بانی
میری دونو جانب سے ندا ہونے لگی
اب تم بہین نپین بڈہ بہاگی
اب تم ہوئین دانا اور بڑے صاحب نصیب

تم سمان تہری کل نا ہین
تمہاری مثل کا اب تمہاری قبیلہ مین نہین ہے
تہری گو دسیہل جگ سوامی
تمہاری گود مین نیک پہل سرور عالم ہی

ام پت تور دو جگ ما ہین
ایسی عزت تیری دونو جہان مین ہے
نر سر نا ہتہ محمد نامی
جن وانس کا پیشوا نام نامی محمد

یہہ سُت پت برہمانڈ گو تات سدہ گن تین
یہہ بچہ سرداری تمام عالم کا جس سے راست ہوئین تمام صفت
سر من نر اور تا مسی سب اہینہ کی ادین
فرشتہ و عابد انسان و جن سب ان کے مطیع ہین ؛

پنتہہ چلت ات کوتک ہوئی
راستہ مین چلتی ہوئی نہایت عجائبات ہوتی ہوے
نر کہہ روپ ہوی جکت سجانا
حسن کو دیکھہ کے تعجب مین ہوتا تہا ہوشیار
جگ جہیت کر یہہ پرمانا
جہان کے سردارون کا یہہ مشار کلام تہا
مُن بن ملینہہ کہین سکہہ چارا
درویش جنگلو مین ملتی ہی خوشخبری سناتی تہی
جہنہہ بن کرہنہ نواس سکہاری
جس جنگل مین قیام کرتی تہے آرام کو
پہولہنہہ ترت مد ہر پہل لاگین
فوراً پہولتی تہی اور شیرین پہل لگتی تہے
جہنہہ بہین ہوہ بلیہہ نواسا
جس قطعہ زمین پر اوس صاحب نے ادکا قیام ہوتا تہا

بد یاونت ملہنہ نر جوئی
جو شخص صاحب علم ملتا تہا
کہی یہہ ہت ست دہرم بدلانا
کہتا تہا یہہ بچہ معرفت الٰہی کا دریا ہے
یہہ بالک اوتار سمانا
یہہ بچہ انوار الٰہی کا ظہور ہے ؛
یہہ ست برمہہ جوت اوتارا
یہہ بچہ نور خدا کا ظہور ہے
تَرُتَرنِ بیل ہوہ ہر یاری
درخت اور گہاس اور بیل سب سبز ہوتین تہین
بہوک پیاس نر دیکہت یا گین
دیکہتی ہی انسانو نکی بہوک و پیاس جاتی تہی
و ہنہہ بن جرسب کریہنہ بلاسا
اوس جنگل کی جانور سب خوشیان مناتی تہی

جہنہ بن پہ پہہ چرنکی ہوری
جس جنگل مین قدم مبارک کی خاک پڑتی تہی

بارہہ دیا سجیون موری
نوشتین حیات کی مثل چراغ کے روشن موتی تہین

چہوندس اس سو بہا بہی دہرنی موہای
ہر چہار سمت ایسی رونق ہوئی کہ زمین پہ خوش حالی نہین سماتی تہی

نرکہین بندہ بمان چرہے پہین لکہہ گگن لجای
فرشتے اپنی تختون پر سوار ہو کی دیکہتے تہی اور زمین کو دیکہکے آسمان شرماتا

جہنہ پہ جانہہ پنتہہ ہت کاری
جس شہر مین بطلب راستہ کی جاتی تہی

پرہہ کلاہل نگر مجہاری
درمیان شہر کے ہل چل پڑ جاتی تہی

روپ راس نرپ نین لشالا
حسن کا انبار وہ شاہ بڑی آنکہون والا

دہریہنہ نہ دہیر سنت کی بارا
سنتے ہی بیقرار ہوتی تہی

چلینہہ کاج تج تج سکماری
اپنی کار و بار کو چہوڑ کے چلتے تہین امیرزادی

لکہہ جگ سس سب بار سیانی
دیکہہ کی جہان کے چاند کو سب لڑکی و جوان

اس پہین بہان اودو جگ ماہین
ایسا زمین کا سورج طلوع ہوا عالم مین

کہینہ نردہن کرتار دہائی
کہتے تہی مرد و زن کہ خدا کی قسم

پہکین ائی نگر نر ناری
گرد ہو جاتے تہے شہر کے مرد و زن

اسدہ ہوہ وہانوین پدہ باری
بدحواس ہو کی دوڑتے تہے پیر و طفل

تہنہ نر کہہ ہونہہ چکیت بہپالا
جسکو دیکہہ کی متعجب ہوتی تہے سرداران جہان

ات اکلای چلینہہ نر دارا
الگ ساتہہ گہبرا کی چلتے تہے مرد و زن

درست ہونہہ چت چیت ماری
دیکہتے ہی ہوتی تہین ہوشیار دل کہوئی ہوئے

پہر پہنہ اچیت چکور سمانی
بدحواس ہو کی پہرتی تہی مثل چکور کے

پری نہ درسٹ چہنکہ پر چہائین
نظر نہ پڑا جس کا سایہ

اس ست جنم نہ دیو دیکہائی
ایسا بچہ جب سے پیدا ہوئی نہین دیکہا

دہن مات پہنہہ پتا دہن دہن وہ نہہ دیس
مرحبا ای والدہ و مرحبا ای پدر اور مرحبا ای وہ ملک
دہن نگر وہ نہہ این جنمی جہان نیس
مرحبا ای وہ شہر اور مرحبا ای وہ مکان جسمین تولد ہوی وہ شاہ

کہس حلیمہ سگہڑ سیانا
کہا حلیمہ صاحب شعور اور دانشمند نی
دیکہت بہو چرترا دہکاری
دیکہتے ہوی کثرت سی عجائبات عظیم الشان
بہی ست چرن دیا پت کاری
ہوی بچہ کی قدم مبارک رحمت کا باعث
پر سرید پنکج اس پہولا
حیثمہ شہر مین قدم مبارک مثل گل کنول کی اسکی کہلی
ات انند مدہر گہن گہورا
بڑی خوشی کا ابر شیرین آواز سی گرجا
درسین آی نگر نرنارى
زیارت کرتے تہے آکے شہر کے مرد و زن
ام یہ مہہ روپ اتل دہکاری
الیا حسن اوس نور خدا کا بی اندازہ اور عظیم الشان
ات پرتاپ بت احمد نامی
بڑا اقبال ہے سردار کا کہ نام محمد ہے

یہنہ گن لسندن گرت پیانا
اس صفت سے شب روز سفر کرتی ہوئی
پہونچی نج گہر اتی سکہاری
اپنی مکان پر نہایت آسانی و آرام سے پہونچی
گہر گہر منگل مود اپاری
گہر بگہر خوشی و سرور بی انتہا
نرنا گر من منگل مولا
تمام شہر کی باشندگی دلین خوشی کی روح آگئی
رہس چاؤ بہ کہا چہون ورا
خوشی و شادمانی ہو سائی ہر چہار طرف
مدت حلیمہ ہر کہنہ تہاری
پیاری حلیمہ ہنستی تہی کہڑی ہوئی
دیکہت چکت ہونہہ پر ناری
دیکہتے ہی تعجب مین ہوتین تہین جو جو لڑکی
منج منوہر سر من سوامی
ان کو کی دلکو اپنی طرف کرنی والی سردار دو عالم

لئی حلیمہ گود
لئی ہوی حلیمہ گود مین

منجل تن چند بدن
لطیف تن بدی روشن مثل چاند کو

جھنہہ مکھہ تا کہنہ مود
جسکی مُنہہ کو دیکھین وہ خوش

ات ہلاس نر نار من
نہایت شادمانی ہتی مرد و زنکی دلونمین

تین لوک چودہ بھون بھئی پدپدم سباس
ہر سہ حصا اور چودہ طبق مین گل کنول قدم مبارک کی خوشبو بسر گئی

نت آنند انیک گت سب من اچ ہلاس
بہر کیف ہر وقت شادمانی ہر یک کے دلمین بے انتہا ہتی

کہس حلیمہ ات انراگی
کہا حلیمہ عاشق زار نے

تبھون نہ مہا برنی جائی
جب بہی آپکی شان بزرگی کا بیان نہین ہوسکیگا

تدپ منا گ ہیت ہتکاری
مگر مختصر واسطے دوستونکی

جون سمی جگ پت لی آنی
جس زمانہ مین سرور عالمکو لائے

بہیو چہیر سہ این انوپا
میرا مکان دودہ کا بی نظیر چشمہ ہوا

مم چہیری سب اوہک مٹانی
میری سب بکریان خوب فربہ ہوئین

یہہ کوتک لکہہ مم کل ناری
یہہ تماشا دیکہہ کی میری قبیلہ کی عورتین

مم چہیرن سنگ پٹہین جگاون
میری بکریونکی ساتہہ چرنیکو بہیجتی تہین

برنت چرت کوٹ جگ لاگی
اگر بیان کرون معجزات کا تو کروڑون برس گذرین

ام ہر سچت اوہک پہتہای
ایسی خدای تعالی کی نایب کی بڑی عظمت ہی

چرتر بر نو بر مہہ بہاری
عجائبات بیان کرتا ہون اوس نور الہی کی نظارہ دلربا کا

تبہین مور سب چہیری بیانی
تبہی میری سب بکریین بیائین

جگا جوت نند ن سس و پا
پرانوار شب و روز مثل چاند کے

کمم ول چرہنہہ پہین کس پانی
کیسے پیٹ چرتین ہین اور کیسا پانی پیتین ہین

کرہنہہ چیسٹا سوچ بچاری
تدبیر کرتی تہین بفکر و تردد

سب مٹای بہہن اوہک سہاون
سب وہہی سی نہایت خوبصورت معلوم ہوتین ہین

بہا چہیری دہن سب بات جنگا
سب بکریوں کا ریوڑ نہایت فربہ ہوا

گہر گہر بہی چہیر کی گنگا
گہر گہر دودہ کا دریا بہنے لگا

احمد چرن بچہار
احمد کی قدم دہو کی
چرن امرت بچار
اب قدم کو آب حیات تصور کرکے
تاتین بسن سکہار
اوس سے جانورونکو آرام تہا

نگر ناریجاتین نت
شہر کی عورتین ہمیشہ لیجاتین تہین
ڈارہینہ نج سر بل جت
اپنی چشموںمین ڈال تین تہین خلوص دلسی
یتہا کرہینہ کلیان ہت
ایسا کرتی تہین اپنی فلاح کی واسطی

پان کرہینہ تہنہ سہل ہونہہ گئین دوکہہ دوکہہ کوٹ
جو پانی پیتین خوش حال ہوں اور ہزاروں عیب و مرض دور ہوں
جہنہ تروزنہ جل یہہ پہولینہ پہلینہ لوٹ
جس درخت مین وہ پانی پڑی بلا نقصان پہولی اور پہلے

کہت حلیمہ ات مرد بینا
کہتی ہین حلیمہ بکلام شیرین
بالک بار ن نہ ایک نہاری
خصلت طفلیت کی ایک ہی نہین دیکہی
سربہا وسن گت ادہکاری
فرشتونکی مزاج سے حقیقت بڑہی ہوئی
پاون منجل انگ انوپا
پاک اور لطیف تن بے نظیر
رہت پوتر دوس نس بارا
پاک رہتا تہا شب و روز وہ بچہ

کس بنج نو جگ ناتہہ کلینا
کس طرح سے بیان کروں سرور عالم فخر خاندانکا
پرم سبہاو سبدہ ادہکاری
اعلی مزاج از حد پاک و طیب
مگ ہونہہ داس بیدہ بلہاری
بلکہ فرشتہ اطاعت مین فدا ہین
یہہ بن ہوت جگت اندہ کوپا
بلا اپکی ہوتا جہان مثل چاہ تاریک کے
تہنہ نکیت بن دیا اجارا
جسکا آرام گاہ بلا چراغ کے روشن تہا

شین سیج تن لسن بسیکھا
خواب گاہ کا بستر اور تن کا لباس عمدہ

سندر بدن سدا ستھہ لونا
پر جمال چہرہ ہمیشہ اور ملیح

جھلٹ پالنا سب گن باچی
گہوارے ہی مین تمام علوم پڑھ لیئے

ہوت اسدہ نہ کہنون دیکھا
نجس ہوتا کسی نے نہین دیکھا

بن منجن منجل جم لونا
بلا غسل لطیف مثل سونے کے

انگرن سین گنگن سسن نانچی
انگلیون کی اشارہ سی چاند آسمان پر رقصان ہوا

سب گن لوپرن سیجت سندر سگہر سجان
ہمہ صفت موصوف سردار عالم حسین و مطہر و دانشمند

دیا سندہ کرنا این وسنین کرپا ندھان
رحمت کا دریا فیض کا محل مساکینون کا شفیق

ایک دن اس بادہنہ نرمایک
ایک دنین اس قدر بڑہتی تھی سردر بنی آدم

ماس مانجھہ اس بڑہنہ گھنیرا
ایک مہینی مین اس قدر زیادہ بڑہتے تھی

دوسر ماس تھجا بل بارا
دوسری برس مین بچہ ہاتھونکی قوت سے

تیسر ماس ٹھاڑہ ہوی جائین
تیسری مہینے مین کہڑی ہو جاتی تھی

تمک ات چالن لاگ گلینا
بلکہ خوب چلنے لگی مخزخاندان

پرتھم بچن جنہہ بول گشائین
اول جو کلام کیا اوس بزرگ سرداری

دوسر ایک ماس کر بالک
دوسرا ایک مہینے کا بچہ

دوجا بال برکہہ دن گیرا
دوسرا بچہ ایک برس کا

چلن لاگ سندر سکوارا
چلنے لگا عمدہ طور اور آرام سے

پانچی ماس چلنہہ بہل نائین
پانچوین مہینے مین بخوبی چلنے لگے

بولن لاگ مدہر مرو بینا
اور کلام خوب فصیح کرنے لگے

تہنہ گرار تہہ کرہنہ بہل نائین
اوس کی شرح کرتا ہون عمدہ طور سے

سبن سبل باؤن کرتارو

سب سی عظمت والا و پاک خدای تعالی ہے

پربہوہت بر بہمانڈ جگت ناتہا

بزرگ خدا ہے تمام عالم و جہان کا

نراوہار تہنہ گن پرم چارو

نہ کہاتا ہے نہ پیتا وہ پاک صفت والا

جہنہ نت سمر دہرنہہ بہین ماتہا

جسکی ہر وقت تسبیح کر کی زمین مین سر رکہون

سیس نائی سمرن کرہنہ نسدن وہنہ کرتار

سجدہ مین ہو کی شب و روز تسبیح کر دن وس خدا کی

بن جننی بن جنک جہنہ نرنکار نروہار

بلا مادر و بلا پدر جو کہ بی مثل اور کچہ کہاتا پیتا نہین

جہنہ نر برن نہ ناری نائین

جو نہ مثل مرد کے ہے نہ مثل عورت کی

جہنہ انہار نہ اپما کوئی

جسکی شبیہہ اور نظیر کا کوئی نہین ہے

باہن بسن شستر جل بہوجن

سواری و لباس و ہتیار اور کہانا و پینا نہ

منکہہ دیہہ ہر دو کہہ اپارا

ان انکی صورت پر خدا کو سمجہنا بے انتہا گناہ ہے

بل نر نار کرہنہ رت دواو

ہم بستر ہو کی جب مرد و زن صحبت کرتی ہین

بیرت وہرن ات اکرت جاگی

رحم مادر مین پڑتی ہی ایک کیفیت پیدا ہوتی ہی

چتر سنیہہ جلت کی نائین

چار نقطہ مثل موتی کے

آدانت تہنہ پرم گسائین

اول اور آخر ہے وہی بزرگ خداوند عالم

جاپ جوگ پاون ہے سوئی

عبادت کا سزاوار وہی پاک خدای تعالی ہے

پربہو سکہہ بہوگ لکہی کہل جن

خدا کی عیش و سرور کا موجب سمجہی وہ شخص بے تقار کر

برمہہ بہار کب جہیلہ دارا

تجلی نور خدا کی عورت کب متحمل ہوسکتی ہے

جگل مین ہوی بند پچہواو

دونو کی جفتی کہانی سے نطفہ جدا ہوتا ہے

بل دؤ بند سنگ پ ب لاگی

ایک ساتہ ملکی دونو نطفون مین گرہ لگ جاتی ہی

گوچر ہونہہ ترت جہنہ مابین

ظاہر ہوتی ہین فوراً درمیان اوس کے

ایک چیت ٹہانو نہہ دوج کریکا

ایک مقام دل اور دوسرا جگر

تیج کپاٹ رہی جہتہ ہہ سچا بہ

تیسرا دماغ جہاں کی مغز

چوتہہ ہیل ات باڑہ کر گہیر لیہہ سب انگ

چوتہا بڑا نقطہ پہیل کے تمام جسم کو گہیر لیتا ہے

تہنہ انتر دو بند مل بہا پی تپت پرسنگ

اوسکی بیچ وہ مین دو نقطہ ملتی ہین کہ اوس سے حرارت عزیزی پیدا ہوتی ہے

یاوت تپت رہی گہٹ ماہین

جب تک کہ وہ حرارت درمیان جسم کی رہتی ہی

سات دنا بی تت گہٹ ماتا

سات دن تمام ہوتی ہی رحم مادر مین

پن اندری پورش پرگہٹائین

پہر رگ و پٹہہ اور تمام اعضا ظاہر ہوتی ہین

تنہہ سن جہرن رکت گہٹ آوے

جس سے رحم کا خون میدی مین آتا ہے

پن سنیہ دن چار پچہاری

پہر وہ نقطہ چار دن کے بعد

پن نس مارگ دیہہ دکہای

پہر رگونکی راستہ دکہلائی دیجاتے ہین

سبن پہل ات باڑہی نابہا

سب سے اول زیادہ ناف بڑہتی ہی

تا تین ملین شکل نس اہی

جس سے تمام رگین آملتی ہین

منکہہ اپو جگ مین تب تائین

انسانکی حیات اس عالم مین اسیوقت تک ہی

سنیہ ہوئین ہلک رنگ راتا

نقطہ رنگ لال سرخی ہو جاتی ہین ٭

مات دہرن نس گہٹ ہل جائین

رحم مادر کی رگین میدی سی ملجاتی ہین

نس دن باڑہ برن نہ پاوے

رات اور دن مین بڑہ کی انسانکی صورت پاتا ہے

ات رت نار ہونہہ ادہکاری

نہایت سرخ ہو جاتی ہین آب و تاب

نابہہ اکرت سنیہ پرگہٹائی

ناف کی صورت ایک نقطہ ظاہر کرتا ہے

اودر تال پنکج کی آبہا

تالاب شکم مین مثل گل کنول کے ٭

انگ رود ہرتن اوپہہ جائی

جسم مین خون اون سے آتا جاتا ہے

مات دہرن گر رکت سب لنس لنس نا بہہ جہای

رحم مادر کا خون بذریعہ رگون کی ناف مین جاتا ہے

گہٹ دن پاچہی مالت و نہہ لوتہہ بن ہو جائی

پہہ دنکی بعد جس سے وہ شکل مضغہ گوست کی ہو جاتا ہے

دس دن ہوت ببتیت لبسیکہا

پہر گذرنے بعد دس دن کے

دہرن ردہر پورتس سکہہ چینا

رحم کا خون براے قوت و راحت اعضا

تہنہ بہہ جن لندن ست کیا

وہ غذا رات و دن بچہ کی ہے

پن و نہہ مین ڈاری ہر پرانا

پہر اوس مین اللہ تعالی روح ڈالتا ہے

پن و نہہ کر دن تین بچہاری

پہر اوس کا تین دن کے بعد

پن دن پانچ جاین انکا دہری

پہر بعد گزرنے پانچ دن کے بد

چہٹی ماس پہرکت تن جاگی بہہ

چہہ مہینے کے بعد تن بیدار ہو کی پہرنے لگتا ہے

اب یہہ گتی بچارسہ دیکہا

اب اس حقیقت کو غور کر اے ہوشیار

سدہ ہو نہہ پورتس نگ ریکہا

درست ہوتی ہین کل اعضا رنگ و خط و خال

سکر سکر ٹپکی دن رینا

قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے رات و دن

باس سدہ سو گہور اندہیرا

اور مقام اوسکا ناپاک ور تنگ و تاریک

جنہہ کر کو او مرم نجانا

جس کا راز کسی پر نہین کہلا ؛

نبی سبہا و نش و ہون ناری

مزاج عورت یا مرد کا بنتا ہے

سدہ ہوہ سب دیہہ سکہاری

راست ہوتا ہے تمام تن بدرستی تمام

نوین ماس جنمت ہین لاگی

نوین مہینے مین تولد ہو کے زمین پر آتا ہی

منکہہ جنم کر نرکہو لیکہا

بید انش ان کی کیفیت پر نظر کر

منکہہ جنم ہر لیہہ

جب خدا قالب آدم مین آوی

کون ہوہ کرتا ہین

پہر کون ہو رب العالمین ؛

دہرمہ کوک جب دیہہ
جب شکم مادر مین وجود پکڑے

کون سمبہاری سنٹ گن
کون کل عالم گرفتار حقیقت مناسب کہی

پرگہٹ گپت برہمانڈ ذات ہرگت ہی سماہی
ظاہر اور باطن کی ہر دو عالم کی صورت وعظمت کو خدای تعالی کی گہری ہوئی

تین لوک مین کون ہے جہنہ مین بہوا ماہی
ہر سہ حصہ کائنات مین کون ہی جنہین خدای پاک کی سمای سوئی

ہی من کون سندہ گرڈارا
ای دل کو نسے دریا مین ہاتہہ ڈالا

پن پرنو جگ چندراجاری
پہر بیان کریا ہون جہان کی چاند کی نور کا

کہس حلیمہ ات مرد بینا
کہا حلیمہ نے نہایت شیرین کلام سے

پوجن جوگ ایک کرتارا
پرستش کی لایق ایک خدای واحد ہی

جہنہ سکہہ شین نہ نیند او گہائی
جو نہ آرام سی سوتاہی اور نہ اوسکو نیند ہی اونگہہ

نوین ماس جہیت برہمہ دہیانی
نوین مہینی مین سردار عالم خدای واحد پر نظر رکہنی والے

بالک کو تنک لکہہ جہپا لا
لڑکو نکی ہر کتین دیکہہ کی وہ سردار بنی آدم

تدپ بال کہیلن گہر انونہہ
اگر لڑکی کہیلنے کو بلاتے ٭

ہرچہ تر ندہ اگم اپارا
خدا کی قدرت کا سمندہ نہایت گہرا اور بی کنار ہے

جہنہ سن سہل ہونہہ نرناری
جس سے فیض یاب ہون مرد و زن

اردہ رین اس بانچہ کلینا
نصف شب کو ایسی کلمات کہی فخر خاندان نے

پاون سکت اٹوٹ اپارا
وہ پاک ہی وہ قدرت اوسکی بلا نقصان اور بی انتہا ہی

ادہک انوپ تاک مہتائی
بی انتہا اور بے نظیر اوسکی بزرگی ہے

بولن لاگ مدہر مردبانی
باتین کرنی لگی میٹھی اور خوش گوار

رہین بہن ات وین دیالا
بالکل علیحدہ رہتی وہ مربیت مساکین

اس اتر مرد بچن سناونہہ
خوش کلامی سے اچھی طرح جواب دیتے

مرکہا انتہا بال گت ہت نہ سجن النسار
کذب و باطل بچونکی حرکتین ہین دانشمند کے لائق نہین
یہنہ کارن سنسار مین کہنہ نہ جہنہ کرتار
اسواسطے دنیامین خدای تعالی نی مجہکو پیدا نہین کیا

سدا البت گاہین کردائین
ہمیشہ دہنی ہاتہہ سے ہر شئے کو لیتے
جب کو لبت گہین سکہہ دہاما
جب کوئی شے لیتے تہے وہ صدر نشین
کوٹن کوٹ چرت ادہکاری
کرڑوں معجزہ اعلی مرتب کے
کہس حلیمہ ات رس بنیا
کہا حلیمہ نے نہایت شیرین کلام سے
مم آگی نکسین کچہہ جہیری +
میرے آگی سے کچہہ بکریں نکلیں ۔۔
ات سبہیت پن مم لگ آئی
نہایت سہولیت سی پہر میرے پاس آئے
پن بر جہانڈ چوم انر آگی
پہر سر کو بوسا دیا محبت سے
سر نر پس پنچھی جہنہ تائین
فرشتہ و انسان چرند و پرند جہان تک ہین

گہت بار پر بہو نام انائین
بر وقت لینے کی خدای بزرگ کا نام لیتے
گہت بیر سمر یہنہ ہرناما
لیتے وقت خدا کا نام پڑہتے
برن نہ ہوی گتی ات بہاری
بیان نہین ہوسکتی کیفیت عقل انسان سے باہری
اہی گود مم سیتل نیناہ
ہتی گود مین میری آنکہونکی ٹہنڈک
جہنہ سن ایک مہوردس ہیری
ادہین سے ایک نے میری طرف دیکہا
نیو و مہیت سہیس نواہی
سرور عالم کو سر جہکا کی سجدا کیا
گرڈنڈوت ہنتہہ نج لاگی
تعظیم کرکے انبار اسنہ لیا ۔۔
احمد پریم سبہین من ہین
عشق محمد سے سبکا دل بہرا ہوا ہے

اس مہا مارد چڑہیو لوڈگی تہنہ لوگ
ہلیسا عظمت کا دریا طغیانی پر آیا کہ چودہ طبق ڈوب گیے

تھرچرنہہ چرنیر چرسب بھئی چکیت بلوک
خشکی دہانکی و دریائی کی رہنے والی کہہ کی تعجب بین تھے

ہر سمرون دن رین
خداکی تسبیح کرون رات ودن

جہنہ سمرت نت چین
جسکی ذکر سے ہر وقت آسایش ہی

وہنہ مارگ جہنہ نین
اوسکی طریق پر جسکی نظر ہے

روم روم لس لس گرا
رونئین رونئین و ہر رگ و پی کی زبان سے

سووہ نام نرمل نرا
سووہ نام پاک وبت اور خالص ہے

بن سنسہ و نہہ نرترا
بلا وسواس وہ شخص نجات پایا

گرپد پدم چہار بہر نینا
مرشد کی قدم جو مثل کنول کی ہین اونکی خاک آنکھون بہرکے

کہس حلیمہ منگل ماتہا
کہا حلیمہ خوش پیشانی نے

ات مرد بچن کہس سن ماتا
نہایت شیرین کلام سے کہا سن اے مادر

مات کہت کہن ہلسیو جیا
مادر کہتی ہی دائی کا دل خوشی سے بہر گیا

مات کہن من کین سکہاری
مادر سے کلمہ نے دل کو سرور بخشا

سنت بچن رسنا رس مولا
سنتے ہی کلام اوس فصیح زبان کا

مات بچن سینچی تن باری
مادر کے کلمہ سے چمن تنکی آبپاشی کی

ہین برنوات چرت کلینا
یہہ بیان کرتا ہون معجزات اعلی اوس فخر خاندانکی

اس پونچہس اک دن نرناتہا
اسطرح پونچہا ایک دن اوس سرور عالم نے

دن ہو یہ کت گونہ ہم بہراتا
دن ہوتی ہی کہان جاتی ہین میرے بہائی

پلک گات ات ہر کہیو ہیا
جسم خوشی سے پہول گیا اور نہایت دل مسرور ہوا

سہس بار دائی بلہاری
ہزار بار دائی قربان گئی

روم روم بہیا تن پہولا
رونواں رونواں خوش ہوا اور تن پہول گیا

ہریانی جم کیسر کیاری
سرسبز ہوا مثل کشت زعفران کی

مات بچن سن مدت امولا
مادر کا کلمہ شکی اوس پیاری بی بہا کا
کہن پوت اپنہ دائی کیری
کہا اے بیٹی اس دائی کی
باسر باس کرہینہ بن ماہین
دن کو قیام جنگل مین کرتے ہین
پن اس مہ ورسن بچن اچاری
پہر اس طرح بزبان فصیح فرمایا

روپ جوت سن چمکا چولا
حسن کی نور سے پیرہن روشن ہوگیا
انج تہار چکا نونہہ چہیری
بہائی تمہارے بکریین چرا تے ہین
سانجہ ہوت آنو ہینہ نہینہ ٹہاہین
شام ہوتی ہی اس جگہہ آتی ہین
گونب بہراتن سنگ سکاری
مین بہی صبح کو بہائیونکی ساتہہ جاونگا

منکہہ جنم نر پایکی جتوہہ کلکی لاج
آدمی موجود انسان حاصل کرکی اپنی خاندان کی غیرت نظر رکہا
کرم دہرم کیرت بنا مالس دیہہ کاج
بلا ایمان واعمال کے جسم انسان کا بیکار ہے

رہی چپائی نہ اتر دینا
خاموش رہی اور کچہہ جواب ندیا
بہور ہوت رب چلیوا کاسو
صبح ہوتی ہی آفتاب اسمان کو چلا
ہرکہہ حلیمہ ہوت سکاری
خوش ہوگی حلیمہ نے صبح ہوتی ہے
الک سنوار سونت گین ڈاری
زلفین سنوار اور سونت کی گردن پر ڈالین
پری کپول ڈول من موہین
رخساروں پر بل کی دل کو فریفتہ کرتین ہین

ہوہ نجا سو ہیا ملینا
اس وجہ سے تاکہ مزاج مین کدورت نہ آوے
ات بہئین بہان بہیو پرکاسو
ادہر زمین کا سورج طلوع ہوا
مکہہ منجن کر چرن پکہاری
منہہ اور ہاتہہ اور پانون دہوئے
الن مال جم پنلج باری
بہونرون کا سلسلہ گویا گل کنول کی چمن میں ہے
مدہپ مال جم پلج سوہین
بہونرونکی قطار گویا گل کنول پر رونق بخش ہے

پرین بال جہو سم لٹائی
زلفین مثل سنبل کے جہکی ہوئین
چکہہ لشال ات سرمہ سارا
بڑی بڑی آنکہون مین عمدگی سے سرمہ لگایا
دب لین سندرا دہکاری
لباس پرنور اور نہایت خوبصورت
تہنہ بچ منجل انگ چہپاوا
اوسکی اندر خوبصورت جسم چہپایا
اُجَل تن مال گل ڈاری
شفاف جواہر کا ہار گلے مین ڈالا

ہب لسے جہنگ سُپر تک جائی
خوشبو سے معطر ہوگیا عالم بالا
جن گہن سیت سیام رتنارا
گویا ابر سفید و سیاہ و سرخ ہے
جم جل بیچ چندرا جیاری
گویا پانی مین چاند روشن ہوا ہے
جن گہن وچ ہول اوٹ براوا
گویا ابر سفید کی آڑ مین آفتاب آیا
جم سس منڈل گنگن مجہاری
گویا ہالہ گرد ماہ کے آسمان مین

کہس تیا وو مات
کہا تب وای مادر
اتر دیو یہہ بہانت
اسطور سے جواب دیا

کہنہ کارن ہت مال گل
کس واسطے گلی مین ہار ڈالا ہے
یاتین برہی ہی جمبل
اس سے تن محفوظ رہیگا

اتیک سن پن ڈار دی ہین گل مال اوتار
یہ کلام سنکی پہر ہار کو زمین پر ڈال دیا
کہس مات مم سنگ ہت نس باسر کرتار
کہا اے مادر میرے ساتہہ شب و روز خدای تعالی ہی

پُن پہل لوکٹ لین نج ہاتہو
پہر ایک عمدہ عصا ہاتہہ مین لیا
چلی ناتہہ نرکہٹ بن بسری
چلی وہ سردار دیکہتی ہوی بن کے بیر کو

بہرا تن سنگ چلی نرناتہو
بہایون کے ساتہہ چلے سردار عالم
دای کیسر چراون چہیری
دای کی بکرین چرانے کے واسطے

پری کلا ہل پن تھنہ لوگن
پہر چودہ طبق مین ہل چل پڑ گئے

ہر ایس بہاد ہرن لبشالا
خدا کا حکم ہوا زمین وسیع کو

آج گوار بہئی نربسیہہ وہامی
آج چرواہی ہوئے بادشاہ صدر نشین

تالن سو وہا سوت ات جاگین
چشمونمین آبحیات کے سوت جاری ہوجاوین

جنہہ پدپدم وہر بہیہ نر آئی
جہان قدم کنول شال کو وہ شاہ رکھے

نشیچر تیاگ وینہہ بن باری
شیاطین چھوڑدین ہر چمن وجنگل کو

اگنیہ ہوت سکل بن پہولا
حکم ہوتی ہی تمام جنگل کے پہول کہل گئے

چلی میدہ سیر حیرت بلوگن
چلے فرشتہ آپ کے عجایبات دیکھنی کو

آج گوار بہئی دین دیالا
آج چرواہا ہوا ہے عاجزون پر رحم کرنے والا

آج گوار بہئی ترلوک سواحی
آج چرواہی ہوی تمام عالم کے سردار

امرت بیل پہول پہل لاگین
حیات کی بیلونمین پہول اور پہل لگجائین

سرگ پاٹ سُر دینہہ بچھائی
جنت کا رشیمین فرش فرشتہ بچھاوین

سُر من ای کرنیہہ رکھواری
فرشتہ اور ولی اللہ کی آکی حفاظت کرین

پس پنچھی من منگل مولانہ
چرند و پرند کے دلونمین خوشی پیدا ہوئی

سرگ سرہہ تیاگ سُر کہین چڑ بیمان
جنت کو چھوڑ کی جنت کی باشندی اپنی تختونپر سوار ہوکے دیکھتی تہی

اس سوبہا گوچر بہئی بن بہا سُرگ سمان
ایسی رونق ظاہر ہوئی کہ تمام جنگل مثل جنت کی ہوگیا

ایکن ایک نرکہہ ہرکہہ ہین
ایک ایک کو دیکھتا تہا اور ہنس کی ہنسا تہا

کہین ہلس سہ من وارا
ہنس کی کہتے تہے فرشتہ اور مرد و زن

ات سبہہ سمی چار سب کہین
اور ایک کو ایک خوشخبری دیتا تہا

آوی سادہ سنت رکھوارا
آتا ہی عابدین وسالکین کا محافظ

ہاتہہ لکٹ سرپاگ سہانی
دست مبارک مین عصا اور سرپر عمامہ زیبا ہے
منجل گات روپ ادہکاری
لطیف تن اور حسن بامراد
بہئی اوجاگر بہم اکاسو ہے
عملی ہوگئی زمین و آسمان
بٹپ نونہہ چرنن رج جہارین
درخت جہکتی تہے اور قدم مبارک کی خاک جہاڑتی تہے
جہنہ جہنہ چرن پرہینہ سکہہ دای
جس جس جگہہ پڑتے تہے قدم راحت بخش
ترترن بیل دلن ہریاری
درخت اور گہانس اور بیل معہ پتونکی سبز ہوی
ات سن بیدہ سمن برکہاوین
اوس جانب سے فرشتہ پہول برساتی ہین

چمکہنہ دسن بیج کی بانی
دندان مبارک چمکتی ہین مثل بجلی کے
اودیو چندر بن بہئی اجاری
طلوع ہوا چاند جنگل روشن ہوگیا
بنچرہ من بہا ادہک ہلاسو
جنگل کی رہنے والونکو نہایت خوشی ہوئی
سرلی تای نین بنج ڈارین
فرشتہ اوس خاک کو لیکی اپنی آنکہونمین ڈالتی تہی
دہرہینہ سیس لیس پہنچی آئی
اوسجگہہ تمام چرند و پرند آکی اپنا سر رگڑتے تہی
ادہک پہول پہلی بن باری
کثرت سے پہول پہولے جنگل اور چمن کی
اندر البشر امنگل گانوین ہے
حوران بہشتی خوشی کی شادیانہ گاتی ہین

سیر بیدہ بمان چڑہ نرکہین ات انراگ
جنت مین فرشتہ تختونپر سوار ہوکی محبت سے دیکہتی ہین
دہرنی ادہک ہلاس بہا ہون سرگ ہیہ لاگ
زمین کو بی انتہا سرور ہوا اور آسمان کی دلمین نمک لگنے لگا

کہت حلیمہ چتر سجانا
کہتی ہین حلیمہ دانشمند
اک کوتک نرکہیو ہہ بارا
ایک عجب حال اوس وقت دیکہا ہے

ہوت دوس فی پہر پرمانا
جب ہوا دن بمقدار دو پہر کے
نج ست اوت کو گت نہارا
اپنے بیٹے کو نہایت پریشان حال آتی دیکہا

اُت دُرِ دسا اگرت بکاری
نہایت بُری حالت اور پراگندہ صورت
سلِل سمان بہین دو نینا
مثل نالہ کی دونو آنکھون سے آنسو جاری ہے
چرن بڑہاوت پرہینہہ پچہارو
قدم آگے رکھتے ہوئی پیچھے پڑتے ہے ؛
لین نکیت بہگت دکہہ بہاری
مکان تک پہونچا سخت معیبت طہ کرکی
بیگ لیوا احمد سُدہ جای
جلد جاکے خبر احمد کی لے
سنت بچن ات بکہہ دکہاری
سنتے ہی کلام سخت مصیبت کا دہ بچین

بُل کُت گرت پرت من ہہاری
روتا دگرتا وپڑتا اور تباہ حال
ٹوٹ اوساس نہ آوی بینا
سانس کی ٹوٹنے سے کلام نہین ہوتا تہا
دُہکہنہہ کوک جم کہال لہارو
پہول رہے تہی دونو پہلو مثل کہال لوہار کے
بولس کس نچنت مہتاری
کہا کس طرح بے فکر ہے اے مادر
منک مات تم جیت نیائی
شاید ای مادر تو زندہ نپاوے گی
مرچہا گت بہئی لکل بچاری
غش مین ای وہ بے قرار اور بے اختیار

سُتہل انگ بن سوانس ات ناڑی چہوٹ ندان
طبیعت بکہر گئی سانس بند ہوگیا نبضین بالکل چہوٹ گئین
رہیو چہوچہہ تن چترسم پیتم لگ گئی پران
رگہیا خالی تن مثل تصویر کے اور روح اپنی دوست کی پاس پہونچی

اس گتیک نرجگت جہاری
ایسے چند انسان درمیان دنیا کے ہین ؛
برمہ گتی تنہہ رہی انائی
حقیقت معرفت کی وہ دیکھہ رہے ہین
نرکہت برمہ چہب بہئی انینا
دیکھتے ہی تجلی نور واحد کی کو رہو گئی ؛

اسدہ جینہہ نرکہین سنساری
بے ہوش جنکو دنیا دار دیکھتے ہین
اُت تین پہیر او تہنہ لولائی
اس طرف سے پہیر کے اوسطرف بپیار رجوع کیا ہے
نرگن بچن سن بہئی ابینا
کلام باطن کا سنکر گونگے ہوگئے ؛

سنگت جوت لکھیہ بھی انراگی
نور قدرت کو دیکھ کے دلفتہ ہوئی ٭
امرت لوک پران کریا سو
عالم بالا روح کا مقام ہی
آپن پاس سکھ سب کا ہو
اپنے مقام پر سکو راحت ہے
چھوٹت پران جائی نج تھانا
چھٹتے ہی روح اپنے مقام پر جاتی ہے
برمھہ لوک کی گت جہنہ جانی
ملک بقا کی جس نی حقیقت جانی ہے

اُت سُندہ پرت اتیہنہ سدہ تیاگی
او سطرف کا ہوش ہوتی ہی سطرف سی بی ہوش ہوئی
بھیو دیہہ کر دھرن نواسو
جسم کا ٹھکانا زمین ہے
کہاں پون کر کاہ نباہو
چمڑہ اور ہوا کی کیا وفاداری ہے
رہی کہاں بھین ستھل ندانا
رہجاتا ہے ڈھیلا چمڑہ زمین پر ٭
مرت پہلی بھی شو تہنہ گیانی
مرنے سے پہلے مردا ہو گئی ہین وہ صاحب باطن

نرگن بلوکت نین جن موں بھی سدہ تیاگ
نور باطن کو دیکھتے ہی مرد اِلٰہی ہوشیار حواس ظاہری ترک کر کے گونگی ہو گئے
اُت تن اوپر مرچھا گت سر رہی اوت لاگ
اس طرف تن پر غشی ہے اور نظر اوس طرف لگی ہوئی ہے

من کہنہ سرت ہران
دل کس دریا مین گم ہوا
پن وہنہ مود بکھان
پھر اوس خوشی کو بیان کر

بھی حلیمہ اسدہ تن
حلیمہ بی قرار ہو رہی ہے
تات ہونہہ ستیل نین
جس سے آنکھین ٹھنڈی ہون

پن سدہ ہوت او ٹھس دکھیاری
پھر ہوش ہوتی ہی او ٹھی وہ مصیبت زدی
لوچن بھر اسن بچن اوچاری
آنکھین بھر کی ایسی کلمہ کہی ٭

ہیا تہام کر دیہہ سمہاری
دلکو تہام کی جسمکو سمبہالے ہوئے
سنت بار سر نر سدہ ہاری
ہر وقت سننے کی فرشتہ اور انسانوں کی ہوش جاتی ہی

گون بپت سن بکل سر پیرا

کس مصیبت سے تن بے قرار ہے

سنو مات گت احمد کیری

سنو ماکیفیت احمد کی ؛

جگل منکھہ ات بل سہائی

دو شخص نہایت زبردست اور خوبصورت

لین او ٹھای ترت کر پھیلا

فوراً اوٹھا لیا دست دراز کر کے ؛

پن دوا وٹل او دبدارا

پھر دونوں ملکے پیٹ پھیرا

تھنہ پاچھی پن جھنہ سدہ ناہین

اسکی بعد پھر مجھکو خبر نہین ہے

سانجی کھوپوت دھر دھیرا

راست کھوائی میں اپنے ہوش حواس درست کر کر

پھراتن سنگ چگاوت چھیری

بہاپونکی ساتھہ بکریں چراتے ہوے

احمد تیر اچانک آنی

احمد کے پاس دفعتاً آئے ؛

پن لیجای چڑہی دو شیلا

پھر لیکے دونو پہاڑ پہ جا چڑھے

تھنہ بلوک من بھیو دکھارا

جسکو دیکھہ کے دل مین درد ہوا

کون دسا بیتی ونہہ ٹھائین

کیا کیفیت گذری اوس جگہہ پر

ایتک کو یگ نرکھہ ات بھاج ٹھارہ تھہ نت

اسقدر کیفیت دیکھہ کے مین تو نہایت بدحواس ہوکی بہاگ نکلا

دیر نہ لاؤ چلت کہنہ لیو بیگ سدہ مات

ای ماں چلنے مین دیر نکر جلد خبر لے

ایتک سنت بھیو من بھاری

اسقدر سنتی ہی دل بھاری ہوا

رسا پرت بیا کل بھی دینا

زمین پہ گرتے ہی بے قرار ہوئی ضعیفہ

پن مرچھا گت بھئی ادھکائی

پھر غشی بے انتہا طاری ہوئی

گرہی پچھار کھای دکھیاری

بے اختیار اولٹی گرے دردمند

اکلانی تس جل بن مینا

تڑپنے لگے مثل مچھلی بے پانی کے

گوچر سوانس نہ اوہ جائی

کچھہ نہ سانس آتا جاتا نہین تھا ؛

بن سدہ ہوت سنگ پت لینا

پہر ہوش ہوتی ہی اپنی شوہر کو ساتہہ لیا

کٹھن ہوگ کی نہس ہن میلا

سخت غم نے دل کو مکدر کر دیا

رودن کرت گہن اس کلانی

روتی ہوی مثل ابر باران کے بے قرار

پگ پگ دے ہرت کرہہ ردا سا

قدم قدم پر دعا کرتی ہتی

من انیک گت سوچ بچارا

دلمین چند در چند فکر و تردد ہتا

بن بن کہوجت دیت دہائی

بن بن کو ڈہونڈتی ہوی فریاد کرتی ہتی

تم بن دای جیو کا سے لیے

تمہارے بغیر دای زندہ رہکے کیا لیگی

چلی محمد ہیرن دیتا

چلی محمد کو تلاش کرنے ضعیفہ ۂ

چلی بہارت بن گہن شیلا

چلی دیکہتی ہوی درخت گنجان اور پہاڑون کو

بن بن پہر پہرہ بہتی بورانی

جنگل جنگل پہرتی ہتی دیوانی ہوی

جییت پانون احمد ہراسا

زندہ پاون احمد کو ای خدای تعالی تجہسی امید ہے

اب مم جین بکہہ دکہہ بہارا

اب میری زندگی سخت دردسو گران ہی

ملیا میٹ بہئی یہہ دائی

ملیا میٹ ہوگئی یہہ دائی

سنتہین مات پران تج دیہے

سنتیکے ساتہہ ہی ماکی جان نکل جایگی

بلکت سلکت اوہک گت سبلن بہت چکہہ نیر

ہچکیین لی لی کی روتی ہوی عجب کیفیت سے اور آنکہونسے آنسو جاری مثل نہر کی

کہن بوڑت اوترات کہن پہونچی وہہ گر تیر

کبہی ڈوبتی اور کبہی تیرتی ہوی اوس پہاڑ کی قریب پہونچی

درست گدہر درسٹ پن ای

پہاڑ کو دیکہا تو پہر نظر آے

پیت بدن ات سبہت کلینا

چہرہ زرد اور نہایت اطمینان سے وہ فخر خاندان

بیٹہہ شیل اید ہان لگائی

بیٹہے ہوئی پہاڑ سے تکیہ لگائی ہوئے

نبہہ کہنہ سرس بلوکت نیتا

آسمانکو عبارا نکہون سے تک رہین ہین

تت کہن بکل جھٹ لگ آئی
اسوقت وہ بے قرار دوڑ کے پاس آئی
ملت مودمن ار نہ سمائی
ملتے وقت خوشی سے دل سینہ مین نہ سمایا
مدت دائی من منگل چینیا
پیاری دائی کی دلمین راحت اور خوشی تہی
ات ار اگ حلیمہ دائی
نہایت محبت سے حلیمہ دائی
کہس پوت تہنہ جیت نیاتی
کہا اے بچہ تمکو زندہ نہ پاتی
اس تم پائی شکل سکہہ پاوا
تم ملگئے گویا تمام عیش و آرام ملا

پن سکرت ار لیو لگائی
پہر ایک ساتہہ سینہ سے لگا لیا
پلک گات نینن جل چہائی
جسم پہول گیا اور آنکہو نمین آنسو بہر آئی
پن پن چوبہنہ ماتہہ کلینیا
بار بار پیشانی چومتی تہی اور فخر خاندانکی
بار بار ار لیہہ لگائی
بار بار سینہ سے لگاتی تہی
جیو تج نج تن روٹ ملاتی
تن کو روح سے جدا کر کے خاک مین ملاتی
جیت جنم بہا بیہل سہاوا
تمام زندگانی ہوئی خوش بہار ساتہہ حسن و خوبی کے

اتیک بچن سونا تہہ سن تج ت دی مسکائی
اسقدر کلام سنکے سرور عالم نے فوراً تبسم کیا
مدت حلیمہ ہر کہہ ات پن ار لیو لگائی
پیاری حلیمہ نے منہس کے پہر سینہ سے لگا لیا

کہس حلیمہ پن بہہ ریتی
کہا حلیمہ نے پہر اس طرح سے
پن سن مکہہ ود اکی بانی
پہر سنکر سردار نے دائی کا کلام
سنو مات حم کتہا گہنیرے
سنو ماں میرا اقصہ بڑا ہے

برنن کر یہہ لال نج بیتی
بیان کرا بیٹا اپنے اوپر گذری ہوئی
اس اوتر دینیو سبہہ ہیانی
اس طور سے جواب دیا صاحب نیک خیال نے
بہرا تن سنگ چکاوت چہیرے
بہائیونکی ساتہہ بکریین چراتے ہوئے

جگل منکہ ات پل انوپا
دو شخص قوی اور بے نظیر
اک کر رتن تہار ہم پورن
ایک کی ہاتہہ مین طشت جواہر کا برف سے بہرا ہوا
سیت لبس گت کہی نہ جای
سفید لباس جسکی کیفیت بیان نہین ہو سکتی
پن لی آی دو اونیہہ شیلا
پہر دونو اس پہاڑ پر لے آئے
ایک ای دی سکہہ سہارا
ایک نے آکی آسانی سے سہار لگا کے
ار سن نابہہ تلک اون چیرا
سینہ سے ناف تک اوسنی چیرا
تسکل انت کر ڈار نکاری
سب انتین ہاتہہ ڈال کی نکالین
پن کر سدہ رت ونہہ ٹہاتین
پہر درست کر کی فوراً اوکی جگہہ پر

تنج تیہ مہکہ جم ٹدہ بہو پا
مثل بادشاہونکی اوکی پیشانی سے اقبال ظاہر تہا
دوج ہاتہہ گڑوہ ات سوبہن
دوسرے کی ہاتہہ مین نہایت خوبصورت لوٹا
موہ اچانک لیو اوٹہای
مجہکو چانچک اوٹہا لیا
رووت رہی ہیر کر پہیلا
روتی رہے ہہائی ہاتہہ پہیلائی ہوئے
ہبج سبہیت اودرم پہارا
نہایت راستی و درستی سے سینہ چاک کیا
تدپ موہ کچہ بہی نہ پیرا
مگر مجہکو کچہ درد نہین معلوم ہوا
ہم جل سن پن بیگ پکہاری
پہر برف کی پانی سے جلد دہو یا
دہرین سدہار اودر پہل ناتین
شکم مین عمدگی سے بدرستی تمام رکہدین

پن دوسر لگ آیکی دین پہل جن ٹار
پہر دوسرے نے آکی پہلے شخص کو ہٹا دیا
کیو مور من باہری اُر ہنیتر کر ڈار
میرے دلکو باہر نکالا سینہ مین ہاتہہ ڈال کے

ات سدہ گت پن ج ینہ جت چیرا
نہایت درستی سی پہر وہ دل چیرا

چیرت کہن بہا ہلک سیرا
چیرتے ہی تن وبدن سبک ہو گیا

رہر سہیت بوند ایک کاری
خون کا بہرا ہوا ایک قطرہ سیاہ

پن اس مرور سن بچن اوچارا
پہر ایسا شیرین کلام فرمایا

تہنہ پاچہی مم ہیا مجہاری
اسکی بعد میرے دلکو درمیان مین

ہم جل تین پن اودر پکہارا
برف کے پانی سے پہر شکم دہویا

کی نہس سدہ سدہا سنگ تائی
درست کیا اوسکو ساتہہ آبحیات کے

تات بہی سیتل لس نینا
جس سے ٹہنڈی ہوئین رگ و پے اور آنکہین

بہیو سدہ پہیرت کرتا نئین
درست ہوگیا ہاتہہ کے پہیرنے سے

ترت نکار الگ پن ڈاری
فوراً نکال کے پہر علیحدہ ڈوالدیا

ائسر بہاگ اینہہ ہتا نکارا
یہہ شیطان کا حصہ ہتا نکال دیا

دہرم گیان گن بہر لیا پاری
ایمان ور تمام علوم معہ اونکی صفاتکی بی انتہا بہردیے

پن وینہہ دہام وہیر توچت بیارا
پہر اوسکی جگہہ پر رکہدیا حل پیارا

برمہ چہاپ تہنہ اوپر لائی
نور کی مہر اوسکی اوپر لگائی ہے

اب لگ وس ہی انگ سکہ چینیا
ابتک ویسا ہی جسم مین آرام اور سرور ہے

پر اک لیک ہی کچ نانئین
مگر ایک خط مثل بال کے باقی ہے

پن دؤ ہی الوپ
پہر دو نو غائب ہوگئے

تدپ ہوت یہہ کاج
تکہہ ہوتے ہی اس کام کے

مینہہ نبہہ تاکت ہیگیو
مین آسمان کو دیکہتا رہگیا

اکہل انگ سیتل بہیو
تمام جسم مین ٹہنڈک ہوگئی

سواب اتن نیک ہت مم من ہو گیہ روگ
سو اب نہایت طبیعت اچہی ہی اور میرے دلمین نہ کوئی مرض ہی نہ غم

چت چنتا سنسہ تجو کرہ مات مت بیوگ
دل سے فکر اور تردد کو چہوڑ دو اور ای ماں غم نکرو

چیتھر بار اس ہی اور چیرا
چار مرتبہ اسیطور سے سینہ چاک ہوا
پرتھم بار ار چیرن بھیو
اول بار سینہ چیرا گیا ؛
تب ہت دائی تیر کلینا
تب تھی دائی کی پاس فخر خاندان
دوج بار بہا مکہ جائی
دوسری مرتبہ مکہ مین جا کے
تیسر بار اوور تب چیرا
تیسری مرتبہ اسس وقت سینہ چیرا ہے
چوتھہ بار ونھہ رین مجھاری
چوتھی مرتبہ اوس رات مین ؛
اس بھیہ کارن کین گسائین
ایسا اسسو اسطے کیا خداوند بزرگ نے
بمل انگ ہوئیہ پرم سنیہے
لطیف جسم ہو جاوے جیب سکا

تھنہ سن بھیو پوتر سریرا
جس سے جسم پاک ہوگیا
چار برکھہ کر ہت تب آیو
جب چار برس کی عمر تھی ؛
بدیا ونت کہس مرد بینا
کہا ہے علمان شیرین کلام نے ؛
تب تک بیس بر کھہ دس آئی
جب تک عمر دس برس کو پہونچی تھی
ہئی لبیٹھہ جب پرم گمبھیرا
جب بنی ہوئے صاحب متانت
جب کرتا سے ملن سدھاری
جب خدای تعالی سے ملنے کو گئے
پاون ہوہ انگ بن جہانئین
پاک ہووی قدبے سائی ؛
ہرکی ملن جوگ ہوویہے
قابلیت دیدار خدا کی جسم کو حاصل ہو

جن سبھاو تر گندہ سن پاون ہوہ سریرا
مزاج اور بو و باس انسانیت سے جسم پاک ہو
بھینٹت کہن کرتا رہین بہین فہر تادہیر
بوقت حضوری پروردگار عالم پورا استقلال رہے

ات انراگ حلیمہ دائی
نہایت محبت سے حلیمہ دائی

پن نر نایک کہتہ گھر لائی
پھر سردار بنی آدم کو اپنے گھر لائی

جب یہہ کتہا کان سب گینی
جب یہ قصہ ہر ایک کی گوش گذار ہوا
گنگ تیر ان چلوئ لوائی
انکو کاہن کے پاس لے چلو
سنت دائی سن کین بچارو
سُنکے دائی نی دل مین تجویز کیا
کہس بلبہہ ارتہہ کچہ ناہین
کہا اوس شاہ نی کچہ حاجت نہین ہے
کیتک منش کہس سن دائی
چند آدمیون نے کہا سنو دائی
بیگ کرہ اوجہا سن بہیٹا
جلد کاہن سے ملو
ات اکلائی حلیمہ دائی
نہایت بے قرار ہو کے حلیمہ دائی
نسکل بروانت کہیو نہ آگی
کل سرگذشت اوسکی روبرو بیان کی

پن نر نار سیکہہ اس دینی
پہر مرد و زن نے اسطرح مشورہ دیا
تات بہید یہنہ سب کہل جائی
جس سے یہہ راز سب کہل جائے گا
سُت لی چلون گنگ کی بار و
بچہ کو کاہن کے دروازہ پر لے چلون
مم تن بمل مو و من ماہین
میرا جسم پاک اور دل مین خوشی ہے
اوجہا کہنہ تم لیو دیکہائی
کاہن کو تم ضرور دیکہا لو
منک تا مسی کیر جہپٹا
شاید شیاطین کا خلش ہو
گنگ تیر احمد کہنہ لائی
کاہن کے پاس احمد کو لای
سنت گنگ من لوچن لاگی
سنتے ہی کاہن کی دلکی آنکہین کہل گئین

کہس گنگ تج گر اسن بالک کہی بچار
کہا کاہن نے گر اپنی زبان سے خود لڑکا سوچ و سمجہ کی بیان کری
پن بلبہہ مرد مد ہرس ہرنن کیو سدہار
پہر شاہزادہ نے نہایت فصاحت سے تمام کیفیت بیانکی

سنت ٹہار ہوی تج تج تہان
سنتے ہی اپنا مقام چہوڑ کے علیحدہ کہڑا ہوا
نر نا یک تج اُر لپٹا نا
سردار نبی آدم کو اپنے سینہ سی لگایا

پن اس کہس مدہر مرد بنیا
پہر شیرین گفتار سے اس طور کلام کیا

اس اینہہ پنتہہ سدہ جگب جاگی
ایسا اسکا طریق ساتہہ راستی کی دنیا مین ظاہر ہو

مارگ مت سب دیئی مٹائی
طریق اور مذہب سب مٹا دے گا

اب اینہہ ہتو بیگ مت سوچو
اب اسکو بلا تردد قتل کرو

اس ڈُربچن سنت کہن دائی
ایسا بد کلمہ سنتے ہی دائی نے

باورہوی جن بہاکہہ کہاکا
دیوانہ ہو کے ناز یبا کلام نکر

پن لی گود این نج لائے
پہر گود مین لیکی اپنی مکان پر لائی

یہہ ست ہو جگ جوت کلینا
یہ بچہ فخر خاندان تمام عالم کو روشن کردیگا

جاتہ موڑہ ہونہہ اینہہ آگی
بڑی بڑی دانشمند اونکی روبرو نادان ہو جاینگی

گہر گہر پہیری دہرم دہائی
گہر گہر ایمان کے احکام جاری کریگا

تہنہ پاچہی پن منہہ کا موچو
اس کے بعد پہہ مجہکو مارو

کہس تو رمکہہ کہیہہ سمائی
کہا تیرے منہہ مین خاک پڑی

ونہہ چکہہ رائی لون تہنہ تاکا
اوسکی آنکہو نین رائی نون جنسی بد نظر سی دیکہا

ات انراگی ہیا لگائے
وہ عاشق زار دل سے لگائے ہوئی

یدپ مدت من مووات تدپ چکت مو نہہ بار
اگرچہ دلمین پیار اور خوشی بہت تہی مگر تعجب مین تہی اوس وقت

ادہک چرتر نہار کی سوچ کرینہہ نہار
بی انتہا کرامات دیکہہ کی فکر مین تہے مرد و زن

من نت دہیان لگائی ئے
اے دل ہر وقت خیال کرکی

جاسی دکہہ دکہہ جا بی
جس سے برائی اور مرض جائی

کرہ جاپ کرتار کہ
ذکر کر خدای تعالی کا

کٹین پاپ اگہہ اینہہ ہر
عیب دور ہون اور گناہ مٹای جاینگ

گر پد پدم منا ی
مرشد کی قدم گل کنول یاد کر کے
سنت بل من تا ی
سنتے ہی بالک ہو دل جس کر

پن کچھہ چرت بکھان آب
پھر کچھہ کرامات کا بیان کراب
سو رس بچن اچار سب
سو مزہ دار کلام بیان کر سب

پن کچھہ سوچ حلیمہ دائی
پھر کچھہ فکر کر کے حلیمہ دائی نے
تمکھنہ مکہ پر پہونچانون
تکو شہر مکہ معظمہ مین پہونچا دون
جب من گون کرن کہنہ ٹھانی
جب دلمین چلنے کا ارادہ کیا
سنہہ سعد منبس نر دارا
سنو ای قبلہ سعد کے مرد و زن
تات ہتا تمہرا کلیانا
جس سے تہی تمہاری بہبودی
مکہ منش سنو کر کانا
مکہ کے آدمیون سنو کان لگا کی
پن اب یہنہ پر ہوہ اجارا
پھر اب یہ شہر نورانی ہوتا ہے
سنت بہارتی جبر سجانا
سنتے ہی غیب کی ندا کو دانشمند

کہس پوت ہم من اس آئی
کہا بیٹا میرے دل مین ایسا آتا ہے
مدت مات کرہیا سرانون
پیاری ما کا دل ٹھنڈہ کرون
تت کہن اس بہی اکاس بانی
اوسوقت ندای آسمانی اس طور سے ہوی
ہت کرناندہ تمہنہ مجہارا
تہا درمیان تمہاری رحمت کا دریا
سو مکہ کہنہ کرہ پیانا
سو مکہ کو روانہ ہوتا ہے
پن اوت ہی دیا ندھانا
پھر تم مین آتا ہے رحمت کا دریا
گھر گھر منگل مودا پارا
گھر گھر خوشی و سرور بے انتہا
گونی مکہ دس سبھہ ہیانا
روانہ ہوئی طرف مکہ کی نیک خیال والی

نج پت سنگ سہت وہ بساتھہ لی سسی بھال
اپنی شوہر کی ساتہہ محبت سی وہ بی بی ساتھ لی ہوی چاندسی پیشانی والیکو

ترپ کوتک نر کہت حلیمی ات چت ہیان لشال
اور شاہ کی کرامات دیکھتی ہوئی حلیمی نہایت دل اور خیال کشادہ ہے

پن کچھہ نتہہ حلیت پرمانا
پہر کچھہ راستہ طے کیا تہا

یہہ گت دیکھہ حلیمہ دائی
یہہ حالت دیکہہ کے حلیمہ دائی

کہنہنیہ رساکہن نر کہہ اکاسو
کبہی زمین کو اور کبہی آسمانکو دیکھتی تہی

بلکہ بلکہ اس کہیہ دکہاری
سو رو کی اسطرح کہتی تہی وہ دردمند

تانور کہای گری ات دینا
غش کہا کے گری سخت ضعیفہ

مرہیا گت بہی بہ لاچاری
غش ہی میں وہ فراق زدی ✽

کچھہ سدہ پرت پہری اکلاتی
کچھہ ہوش آیا تو تڑپ نے پہرتے تہے

پن اس لاگی دین دہائی
پہر اسی طور سے فریاد کرنی لگی

بہی نرنایک انتر دہیانا
وہ سردار بنی آدم نظر سے غایب ہوگئی

بکل بہ بن سدہ تج اکلائی
بی قرار فراق مین بدہواس ہو کی تڑپنی لگی

کہن جاؤن کت پونچہو کاسو
کہتے تہی کدہر جاؤن اور کس سے پوچہو

نین اوٹ بہی مم پہلواری
آنکہون سے آڑ مین ہوگیا میرا چمن

جن تن پران جیت بجدینا
گویا تن کو روح نے جی ترک کیا

روکیو اوساس چہوٹ گیین ناری
سانس بند ہوا اور نبضین چہوٹ گئین

جمم جل مین پری بہین تاتی
گویا پانی سے مچہلی گرم زمین پر پڑی

مم بیرس ات گیو ہرائی
میرے تمام حشمت اسجگہ گم ہوگئی

اس جوگ ندہ جیت چڑہو اتہ بہی دو نین
ایسو غم کی دریائی دل پر طغیانی کی کہ دونو آنکھین او دل کے اتنی گئین

ار انسون سم بہو من لگ بڑے گی لین
سینہ اشک سے مثل دریا کے ہوا دل غوطہ کہانی لگا

روئی روئی اس کہی سجانا

روروکی اسطرح کہتی تہی دانشمند ٭

کہوی گیو مم نین لٹ لا +

گم ہوگیا میرا بڑی آنکہون والا

کہنہ گہن اوٹ چہپو رب وبا

کس ابر کی آڑمین چہپ گیا سورج حسن والا

تم کہنہ ناگر دھرم دہائی

تمکو ای شہر والو ایمان کی قسم ہے

رودن کرت نا آوی بنیا +

شدت گریہ سے کلام دشوار ہے

برہ بیوگ کینہس من بورا

جدائی کے غم نے دلکو دیوانا کردیا ٭

آپہنہ ملو بیگ تم آئی

تم خود ملجاؤ جلد آکے ٭

مُہنہ پہ دیکہہ بپت کس بیتی

مجہپر دیکہہ کیسی مصیبت گذری ٭

اب لگ موہ نہ یہہ سدہ آئی

اتبک میری خیال مین یہہ نہین آیا

یہنہ مارگ مم لال ہرانا

اس رستہ مین میرا بچہ کہو گیا

تہنہ بیوگ سا ایک چپت سالا

جسکی تیر غم نے دل کو چہید ڈالا

جنہہ بن جگت بہیوانده کو پا

که بلا اوسکی تمام جہان مثل چاہ تاریک کی ہوا

دیکہیو ہوہ تو دیو بتائی

دیکہا ہو تو بتادو

برکہین میگہہ مان دو نینا

دونو آنکہین مثل ابر باران کی برستی تہین +

کہت آپہنہ کر سہس نہورا

کہتی تہی خود بخود ہزارون عاجزے کرکی

رووت پہری تمہاری دائی

روتی پہرتی ہے تمہاری دائی ٭

پہری گود اب رہگئی ریتی

پہری ہوئی گود اب خالی رہگئی ٭

تم ہران دہون دای ہرائی

تم گم ہوگئی یا دای گم ہوگئی ٭

تم ہران تو املومین ہران لیو ہیر ٭

تم کہو گئی تو آملو اگر مین کہوئی گئی تو تلاش کرلو ٭

جگ سمان تمہن بلک پوت کرہ دیہ مت ٭

بلا تمہاری ایک پلک مثل ایک جگ کی ہی ای بچہ دیر نکر ٭

پن اس سنت نگر نر ناری
پھر ایسا سنتے ہی شہر کے مرد وزن
بھئی منڈل بر وہ بالک وارا
حلقہ کر لیا طفل و پیر اور عورتوں نی
کہس روی تم سنو سیانی
کہا رو کے تم سنو اے ہوشیارو
مم سُت سِس مکھہ روپ ندھانا
میرا بچہ چاند سے مہنہ والا اور حسن کا دریا
اپنی مات کر پوت اکیلا
اپنی ماکا اکلوتا بچہ ہے
اری سبن تمہنہ پونچھو جائی
اری تم جاکی ہر ایک سے دریافت کرو
کہس حیت بولو وہن بینا
کہا ای بے ہوش مین آکی کلام کر
نکھہ سکھہ کرہ بکھان سریکھا
خط وخال بیان کروا ے صاحب سمجھہ

دہای پرین سب ترن کیا ری
دوڑ پڑی سب نوجوان اور نابالغ
کہین کاہ من کیو کہبارا
کہنی لگین کیون دل کو غمگین کیا ہے
بہئی مور بہنہ مارگ لمانی
مین اس راستہ مین تباہ ہو گئی
ہی سکہیو اینہہ ٹہانون ہرانا
اے بی بیو اسی جگہہ گم ہو گیا ہے
جہنہ ہوگ سا یک چت میلا
جسکی غم کا تیر دلمین چلا گیا
مت انہین کیو دیہہ تبلائی
شاید انہین سے کوی تبلاوے
بر نو کس رنگ روپ کلینا
بیان تو کرو کس حسن و جمال کا بچہ ہے
ایو اکرت روپ کی ریکہا
عمر اور صورت اور حسن کی خوبی

کون کوک جنمو سپہل کون اہن اجیار
کسکی شکم سے پیدا ہوای وہ نیک پہل اور کس گہر کا اوجالا ہی
بیگ تباو دہیر دہر پونچھی سب نر نار
جلد تبلا اپنی ہوش حواس درست کر کی سب مرد وزن دریافت کرتے مین

نوچن جل بہر بہر ڈہر کاوی
آنکہونمین آنسو بہر کے بہاتی تہی

بل کت ہلک بچن نہنہ اوی
گریہ کی شدت مین منہ سی کلام نہین نکلتا تہا

لُٹہی گیو مُم چت گت چوری
کہتے ہتی میرا دل کدہر چوری گیا ؛

تس چاترک بن سیکر سواتی
جسطرح پپیا بلا قطرہ آب نیسا کی

بکہد یون تن تول اڑاوی
عکی ہوا جسم کو مثل روئی کی اوڑاتی تہی

جل بن مین جلج بن پانی
بلا پانی کے مچہلی اور مثل کنول بی آب کی

تس بن نیر ندی کی نا ری
جس طرح بلا پانی کے ندی کی نالیتن

کہیوٹ بن تس بہت ترائی
بلا ملاح کے جسطرح کشتی تیرتی ہوئی

اس احمدؐ بن ات بورائی
اسطرح بلا احمدؐ کے دیوانہ وار

لوچن اتہنیہ سُرت اوت لاگی
آنکہین ادہر اور تصور باطن کا اوس طرف تہا

اس کہتیک نرچتر سیجاتا
ایسی کتنی ایک شخص ہوشیار ودانشمند

بُہنوت پہری جم چند چکوری
پریشان پہرتی تہی جیسی چاند کی واسطے چکور

چُہنُدس دِین پہری اکلاتی
چارون طرف وہ غریب تڑپتی پہرتی تہی

نین تتا وہہ برہا جراوی
آنکہین جہاتی تہی اور فراق جلاتا تہا ؛

تس بن پران دیہہ کی ہانی
جس طرح بلا روح کے تنکی خرابی ہے

تس بن کول پہولکی باری
جسطرح بلا کول کے پہولکا چمن

جل اِل بیچ پرے بیہہ اکلاتی
درمیان گرداب کی بے تاب پہرتی ہے

رُووَت پہری حلیمہ دائی
روتی پہرتی ہتی حلیمہ دائی

جُہت بہتی احمدؐ انراگی
مستغرق ہتی احمدؐ کی محبت مین ؛

نین لکہنہ جگ من ہر دہیانا
آنکہین ظاہر بیچ دنیا مین اور دل مشغول بخدا

نرن سنگ سنسار مین کرہنہ بنج بیوہار
آدمیون کی ساتہہ دنیا مین معاملہ خرید وفروخت کا کرتی ہین

نشچی من تن بہون مین سادہن کرہنہ سدہار
اور اطمینان سرخانہ دلمین پوری عبادت عمدہ طور سی کرتی ہین

بهیا تهانبهه بولی اس بینا
دل تهام کی اسطرح سے کلام کیا
تمهون دیکهه لیت اکباری
تم بهی دیکهه لیتی ایک بار
سنهه سکهی تم سب گن سیانی
سنو ای بی بیو تم هر صفت مین هوشیار هو
ات سندر ست سو یه سلونا
وه بچه نهایت خوبصورت اور صاحب جمال اور ملیح
بهال بشال دیکهه پهبتائی
پیشانی کشاده بی انتها عظمت والی
بهرکٹی دهنک پلک سر بانجی
ابرو کمانی مژگان تیر کی پیکان آبدار
گور کپول سو منگل مولا
پر نور رخساره گویا خوشی کی اصل
کنج کومل ات سیام سروری
بال ملایم سیاه مثل شب تاریک کے
ادهر نهار بدرت پائی
لبونکو دیکهه کے مونگی نے عزت پائی

کهنهه بده بر نو پرم کلینا
کسطرح سی بیان کردن اوس افضل فخر خاندانکا
موسم هوت بکهه دکهه بهاری
مثل میری مبتلا هوتین سخت غم مین
ست یه بهو سانچی مم بانی
خدا پاک هی میرے کلام کو راست جانو
دیکهت روپ تجین جکیه سونا
دیکهتی هی جسنکو آنکهین سونا ترک کردین
سس دوئی ٹوک دیکهه هوتائی
چانده ٹکڑه جسکو دیکهه کے هوجاے
بپل چگل درگ انجن انجی
بڑی بڑی دو آنکهو نمین سرمه لگا هوا
سدها تال جم پنکج پهولا
چشمهٔ آبحیات مین جیسی گل کنول کهلا هے
الک بیتهای نلج اه جوری
کاکل جیسی گل کنول پر سانپ کا جوڑا
دسن روپ لکهه بیج لجائی
دندان مبارک کا حسن دیکهه کے بجلی شرمائی

بهی ات جهت مرال
از حد فریفته هوئی هنس بهی
سکهیوانس مم پال
ای بی بیو ایسا میرا بچه هے

ترت بلوکت گون جب یه هم
فوراً دیکهتے هی خوش رفتار کو
مگن بهئی تین ست گن اج هک
بلکه اس سے سو حصه زیاده

سُنہر کبن منجل بدن بل انگ ابہرام
خوبصورت لباس حسین چہرہ پاک جسم صاحب جمال
جنم آمنہ کوک بہامدت محمدؐ نام
آمنہ کی شکم سے پیدا ہوی نام محمدؐ پیارا ہے

ایتنک سنت شکل نرناری
اسقدر سنکی تمام مرد و زن ۞
ایکن ایک کہین نرد ارا +
ایک سے ایک کہتے تہے مرد اور زن
جوتم کہوست ہم مانا +
جو تم کہتی ہو ہمنے راست مانا ۞ ۞
کون در لیہہ جیت کرت بچارا
کیا دشوار ہے اگر دل مین خیال کرین
رہگئین جکت بچار بچاری
وہ تعجب مین رہگئین فکر کرکے سنے جاری
انسون سرت بہت بہی گسیلا +
آنسو نکلی بہتی ہوئی ساڈہتہ چلی ۞
بیگ پرسدہ ہوا نیہہ تہاہئین
جلد ظاہر ہوجاؤ اسی جگہہ پر ۞

چکت بہئین پردہ ترن کماری
تعجب مین ہوئین پیروجان اور لڑکیین
ہرگت اگم اتہاہ اپارا
خدا کی قدرت بے حد وبی کنار ہے
پر نر نرکہہ نہ یہہ پرمانا
مگر انسان اس شکل کا نہین نظر آیا ۞
پرگہٹی برجہہ جوت سنسارا
ظاہر ہو نور پاک دنیا مین ۞
چلی حلیمہ رووت نیاری
حلیمہ علیحدہ ہوئی روتی ہوئی ۞
چلی پکارت بن گہن شیلا +
پکارتی جاتی تہی جنگل گنجان اور پہاڑون مین ۞
تم بن لال جیب مم ناہین +
بلا تمہاری ای بچہ زندگی میری نہین ہے

ریت گود گون مران ات چنتا ندہ باڑہ
خالی گود جانا مرنا ہے نہایت فکر کا دریا چڑہا
جیو بورت اترات کہن گہٹن کوٹ من گاڑہ
دل کبہی ڈوبتا تہا اور کبہی وچہلتا تہا سخت صدمات دیکر دہڑ رہی

اس و کہنہ بچن سنت کی با را
ایسا کلام دردناک سن نے کے ساتھ
ادہک اودلس بکل من بہاری
بی انتہا غم نہیں اور دل پر بے قراری و گرانی
بلک نین جل بہر ڈہرکاوین
رو کے آنکھیں پانی بہر کی بہاتی تہین
جہنہ تہر رو لی پکاری وی ائی +
جس جگہہ رو کی باواز بلند بلاتی تہی وائی
جہنہ کہن کہہ مم پوت پکاری
جس وقت یہ کہکی باواز بلند بلایا کہ اے میر بچہ
کوئل اس کو کہہ کر پہیلا
مثل کوئل کے کوکتی تہی ہاتہ پہیلا کے
سنت کی بار رودن کہہ پانی
بہ وقت سنکر آواز دردناک گریہ کی
گاہران پن کہوج نہ پاوا
گم ہوگیا پہراوس کا کچھ نشان نملا
سہس انس رو رو کہن گہورا
ہزار آنسوؤن سے رو رو کی آسمان گرگنی لگا

رو دن کر پنہہ کہن اس نرد ارا
مثل ابر باران کے مرد و زن روتی تہے
ہونہہ بلین نر کہہ نرناری
آزردہ ہوتے تہے دیکہہ مرد و زن
رودن پہوٹ کچہ پونچہہ پاوین
سوای رونیکی کچہہ نہیں دریافت کر سکتی تہین
جرین تسکل پس پنچہی آئی
تمام چرند و پرند آ کے جمع ہوجاتی تہی
گہایل سم لوٹہنہ تج ناری
مثل زخمیونکی لوٹتی تہی اور بعضین چہوٹ جاتی تہین
ہالیہنہ دہرن برٹپ بن شیلا +
ہلتی تہی زمین اور درخت بنکی اور پہاڑ
گر پاکہان بہین ہوی پانی
پہاڑون کی پتہر پانی ہو کے بہتے تہے
دہرن درد ساد ہوراوڑاوا
زمین نے بڑی حالت مین اپنی اوپر خاک اڑائی
پاوک پان پون جہک جہو را
آگ اور پانی کو ہوا نے جہوکون نے ہلایا

سنت رودن اس و کہہ بن جل تہل پارہ بوگ
سن نے سی ایسی رونی دردناک کی مقامات خشک و ترغم سی بہر گئی
پس پنچہی نر نار سب تجہی بہگت ور بہوگ
چرند اور پرند اور مرد و زن سبنی کہانا اور پہنا اور عشق و آرام ترک کیا

رکت انسن بہوئیں چہن اس روی
خونکی آنسو قطرہ قطرہ اس طرح روئی

سنت بین گہگین بن مورا
سنتے ہی آواز کے بنکی مور بولتے تہے

ڈہول ہرن ڈہلی دہر ہالی
پہاڑ اور زمین ہلی اور قطب جنبش مین آئی

اس ڈرو سا بہئی چت کہوئی
ایسی پریشان حالت ہوئی اوس دل گم گشتہ کی

برہ بیوگ بار دال بیرا
جدائی کی دریا کے بہنور مین

لوچن کہوجت مارگ ماہین
آنکہین راستہ مین تلاش کرتی تہین

چت او چکش سے گرا بکہانی
جدا اور آنکہون سے زبان نے کہا

نینن جگ بہارین سمانا
آنکہونمین دنیا مثل رات کی ہوگئی

ارن لیپ گہنگچی بن بوئی
سرخ پہول اور گہنگچین جنگلونمین بودین

جرین ای پنچہی چہون اورا
جنگل کی جانورا کی چارون طرف جمع ہوتی تہے

نبہہ چر رووں کرت سنگ چالی
ملائکہ روتی ہوئی ہمراہ چلی

بن بن بٹپ ڈار گہہ روئی
ہر جنگل کی درخت کی ٹہنی پکڑکے روتی تہی

نوکا نین پہرین چہون پہیرا
مثل کشتی کی آنکہین چارونطرف پہرتی تہین

چت چکہہ لوک بلوکت جائین
دلکی آنکہین افلاک کی متلاشی تہین

پرگہٹ گپت ات ہیر ہرائی
ظاہر اور باطن کی تلاش مین گم ہوگئین

مم سس کہنہ گہن اوٹ لوکانا
میرا چاند کس ابر کی آڑ مین چہپ گیا

بار نہ پاپون بارو ہہت گوئی جہنہ بار
ای بچہ نہین پاتی اوس وقت کو کہ جس وقت پہ چلے تہے

ستہل چین بہتہ پنتہہ بہئی گس وانگ سب بار
اس راستہ مین پاؤن ڈہیلی ہوگئی اور بال بال جسم پہ بہاری ہے

رکت انس نینن گہن برکہی
خون کی آنسو آنکہو نکی گہٹا سے برسے

بہئن بہئین رتن ان پاس پرکہی
قطرہ قطرہ مثل یاقوت کی پرکہا گیا

مارگ اُرُن چیر سم بہیو
راستہ سرخ مثل چیری کے ہو گیا

نینا لال بہئی بہہ تاتی
آنکھیں سرخ ہو گئیں آتش فراق کی حرارت سے

ندہ چہ جل تج تہر اکلانی
دریا کی رہنی والی پانی سی نکل کی خشکی میں تڑپتی تہی

بہان بدن نرکہت بہا پیتیا
سورج کا منہہ دیکھتے ہی زرد ہو گیا

یہہ سب پریم پریت کی ریکہا
یہہ سب عشق و محبت کی کیفیت ہی

جہنہ چت ہوہ برمہہ کا باسا
جس پر انوار معرفت کی تجلی ہو

سینمہر ڈہاک پہول سب گیو
سینمہل اور ڈہاک جنگلوں میں سب پہولگیا

مانو بہان بوڑ گہن راتی
گویا شفق میں آفتاب غروب ہوا

بنیچہ اسدہ بہئی تج پرانی
جنگل کی رہنی والی بی ہوش ہوی گویا روح نکل گئی

سسں مکہہ سیام برن دن بتیا
چاند کا منہہ تمام دن برنگ سیاہ رہا

جہنہ چت بسے پیرم پریکہا
جسکی دلمیں قیام کری وہ بڑا صاحب سمجہہ ہے

پرتہم پریم کرہوی نواسا
اول وہ عشق کا مقام ہوتا ہے

پریم گتی ات ادہک گن گرتین گروی بہار
عشق کی صفت کی نہایت عجیب و غریب اسرار ہیں. پہاڑ سی سخت تر گران

پریم بہار جہلی وہی کرلی سیس اُتار
عشق کا بار وہی سنبہالیگا جو سر کو اُتار کے ہتیلی پر رکہلیگا

پن مکہ دس چلی سجانا
پر مکہ کی جانب چلے وہ دانشمند

سہس آنس رووت من بہارے
ہزار آنسو ونسی روتی ہوئی ساتہ دل گران بار سے

دیکہت مات کہس اکلاتی
دیکہتے ہی ماں نے کہا بے قرار ہو کی

مت اگی ملیجاری ہیرانا
شاید گم شدہ آگے ملجادی

مکہ پہونچی بہہ ہا پیچارے
مکہ میں داخل ہوئی آتش فراق میں جلی ہوے

مم ست کہان حلیمہ دائی
میرا بچہ کہاں ہے ای حلیمہ دائی

کہیم کسل کہہ سکہہ ہوتاتی
خیر و عافیت بیان کر جس سے تسکین خاطر ہو
کہس بلک لوچن بہر دائی
کہا رو کی اور آنکہونکو بہر کی دالی نے
برہا لوک داہن تن لاگی
شعلہ فراق کا تنکو جلانے لگا
اتیک سنت آمنہ روئی
یہہ کلام سنتے ہی بی بی آمنہ روئیں
ہیا مسوس بکل بہئی دینا
دلکو مسوس کی بیقرار ہوی وہ ناتوان

کس مکہہ پیت نین کس راتی
کیون منہہ زرد ہی اور کس واسطے آنکہین سرخ ہیں
بہگنی تو رست کیو ہرالی
اے بہن تیرا بچہ کہو گیا
چہار ہوت ہی یہہ انراگی
خاک ہوتی ہے یہی عاشق زار
کہس لیو اب ہم سدہ کوی
کہا اب میری خبر لو کوئی
انل پری جہم جل تیج مینا
گویا مچہلی پانی سے نکل کر آگ مین پڑی

کہس پرہم پت پوت کر بیکی لیو پکار
کہا اوس بچہ کے دادا کو جلد بلاو
اتیک بچن اچار کی پن سدہ ؤی بسار
اسقدر کلام کرکے پہر بیہوش ہوگئی

سن ہہیت بہا بکل ندانا
سنکر وہ سردار بہت بیقرار ہوا
مکہ مکہہ ہہیت سدہارا
سرداران مکہ کی ساتہہ روانہ ہوا
ہیر تو بن گرور ادہکا رہی
تلاش کیا جنگل اور پہاڑ و نمین بہت کچہہ
ان دنہہ کدل ہتپ سمس نامین
یعنی اون کیلو نکی درختو نمین مثل چاند کی

ڈگمگات چالس اکلانا
لڑکہڑاتا ہوا چلا بے قرار
ستہل انگمس پیگ اپارا
ڈہیلا تن اور دلمین غم بے انتہا
لیو کلین کہ ال کی باری
پایا وہ فخر خاندان کیلونکی بن مین
بمل جوت ات ٹہہ کہشائین
پاک نور دیکہا اوس بزرگ نے

نکٹ جائی چِتوو بہر نینا

قریب جا کے بغور تمام دیکھا

روپ راس منچل تن لونا

حسن کا خرمن لطیف اور ملیح تن

الکہنہ ال سم پدم کپولا

زلفیں مثل بھونروں کی رخسارہ مثل گل کنول کی

نرکہت مہت بھی ات چت پرانا

دیکھتے ہی فریفتہ ہوئی دل اور روح

کدل ہٹپ لگ ٹھاڑ کلینا

کیلونکی درختوں کی پاس کھڑا دیکھا فخر خاندان

بمل بدن جم اچھوت سونا

پاک چہرہ مثل بلا استعمال کی ہوی کندن کی

سیس پاک ات سندر چولا

سر پر عمامہ اور نہایت عمدہ عبا

مہپت من بہو پریم سمانا

سردار قریش کا دل عشق سے بھر گیا

پن پلبھہ لگ جائکی پوچھس بار نہہ بار

پھر صاحبزادہ کے پاس جا کے بار بار دریافت کیا

کون مات پت پوت ہت کون این اجیار

کس ما اور باپ کے بیٹے ہو اور کس گھر کے اوجالی ہو

اوتر دیو مدہر مرد بینا

جواب دیا ساتھ شیرین کلام کی فصاحت سے

مات امنہ وہب لاڑی

ماں میری بی بی امنہ وہب کی پیاری بیٹی

پن ارلا ئیو بار م بارا

پھر بار بار سینہ سے لگایا

جب نج باری سمن نہارا

جب اپنے چمن کا پھول دیکھا

سکرت نرکھہ ادبھت بہائی

وقعتاً دیکھ کی ادس عظمت بی بی آمنہ کو

چہنہ ہاشمی بنس کلینا

میں ہاشمی خاندان کی گھر کا روشن چراغ ہون

عبداللہ پتا سکھ دہارمی

عبداللہ باپ آرام کرنے والے ہیں

پلک گات من مود اپارا

جسم خوشی سے پھول گیا اور دل میں بے انتہا سرور ہوا

پران تار بانده‌س گلڈارا

روح کی رشتہ میں باندھ کی گلے میں ڈالا

کہن پاوا کھوت ہت تا ئی

کہا پا گیا جسکو تلاش کرتے تھے

تسکل مکھہ لکھہات انزاگا
تمام سرداران مکہ نے نہایت محبت سے دیکھا
ہرگہت نگر مکھہ نر وارا
ہنستے ہوئے شہر کے سردار اور مرد و زن
یک یک نر گہت چھب پیہ بہائی
قدم قدم پر دیکھتے ہوئی عظمت کی کیفیت کو

گھس من پت نات سبھاگا
کہا مرحبا اور خوش نصیبی ہے ما اور باپ کی
سدن لائی ست جگت اُجارا
مکان پر لائی بچہ نور عالم کو
اس من پریت نہ ہیا سمائی
ایسی دلین محبت پیدا ہوئی کہ دلین سمائی

اس مہما گو چہہی سات دیپ تہنہ لوک
ایسی عظمت ظاہر ہوئی تمام روی زمین اور آسمانون پر
چودس بھون مجہا بہی سرنر چکیت بلوک
درمیان چودہ طبق کی تعجب مین ہوئی فرشتہ اور انسان دیکہکے

ات بر وہ بار سکل نر ناری
نہایت بوڑہ اور بچہ اور تمام مرد و زن
مدت مو دمن ہلست وہانین
دلین خوشی اور پیار ہنستی ہوئین تہین
ناگر نر گھر تج سب چالی
شہر کے آدمی سب گہر چھوڑ کی چلی
نر ناری نج نج تیہر دیہنہ
مرد و زن اپنی اپنی گفتگو کرتی ہی
نگر ٹہاڑہ نر کہنہ سرگ باسی
نکل کہڑی ہوئے اور دیکھتے تہے جنت کی باشندی
مدن منوہر منجل گاتا
شراب محبت سی بہرا ہوا لطیف دل و جسم

اسدہ چلین سب ترن کماری
شوق مین بدحواس ہو کی نکل آئین سب جوان اور نابالغ
اکین ایک اسدہ جہنہ ناہین
ایک سے ایک بی خبر تہی کہ جہانتک تہین
اور اکلائی اچل ات ہالی
اور بے قرار ہو کی اشیاء غیر منقولہ ہلنی لگی
کہنہین منکہہ کہتنہ سکچا ونہہ
کہتی تہین انسان سے کہتے ہوئے شرماتی ہین
کہین وہ من رب دہرن لجاسی
کہتی ہے مرحبا ای سورج زمین کے رہنے والی
جہنہ انزاگ او دیہہ رب آتا
جسکی محبت مین طلوع ہوتا ہی آفتاب برنگ سرخ

برمهہ سندرہ برہماند لنبوتی
دریار نور خدا جسین کرہ تمام عالم پاک

سیپ مان احمد تھنہ موتی
مثل صدف احمد جسکی موتی ہے ؛

جھنہ پہ کاش چودہ بھون پہ گھٹ ہی ہر جوت
جسکی ظہور سے چودہ طبق مین ظاہر ہوئی خدا کی وحدانیت

سو ست ماتھنہ ملت ہی سندر نرمل لنبوت
وہ بچہ اپنی ما سے ملتا ہی خوبصورت اور پاک اور افضل

مات مرچھا گت سرت لبھاری
ما حالت غشی مین بیہوش

کھس مہیت کر پاندھانا
کہا سردار دریا کرم نی

سن ست نام اوٹھی بورانی
سنتے ہی بچہ کا نانو اوٹھی دیوانی

کہان لال تمین اُر سونا
کہان ہے ای میرے بیٹے بغیر تمہارے سینہ سونا ہے

کھس لیوات ہاتھہ بڑھائی
کہا لو ادہر ہاتھہ بڑہا کے ؛

لاگت مدت مات ہلسائی
سینہ سی لگتے ہی پیاری ما خوش ہوی ؛

سیتل نین پران سکھہ بھیو
آنکھونکو ٹھنڈک اور روح کو راحت ہوئے

لاگت گہن ہیہ منگل مولا
لگتے وقت دل سے خوشی کی وصل کی

اسدہ پری برہ مد متواری
بے خبر پڑی ہوی تہی شراب فراق کی متوالی

نج ست بدن بلوک سچانا
اپنے بچہ کا منہہ دیکھا اے دانشمند

کرلیپار بولس یہہ بانی
ہاتھہ پہیلا کے یہ کلام کیا ؛

برہ دون کین ہاڑ ہم جونا
آتش فراق کی شعلون نی میری ہڈیونکو چونہ کردیا

لاگت کر اُر لیو لگائی +
ہاتھہ مین آتے ہی سینہ سے لگالیا

ہیا سر الو تپت جتانی
دل ٹھنڈا ہوا اور حرارت فرو ہوی ؛

سکھہ بھوگ من تمن سب گیو
سختی غم کی دل سے سب دور ہوئے

اور سرت نیلج اس پھولا
چشمہ سینہ مین دل مثل گل کنول کے پھولا

وہن دہن سُر نر کہین دیکھہ مات کی گود
مرحبا اور آفرین فرشتہ اور انسان کہتی تہی ماکی گود مین دیکھہ کے
رہس چاو گھر گھر ہہیو اس ہن منگل مود
شادیانہ خوشی کی گھر گھر بجای گئی ایسا ولکو خوشی و سرور ہوا

اتہ جی پری حلیمہ دائی
ادہر حلیمہ دائی زندہ ہو گئی
ملکت لوچن بہر انرا گی
آنکھین بہر کے روتی تہی وہ عاشق زار
برہ انل چیت رہی سمائی
فراق کی آگ دل مین بہری ہوی تہی
برجن لاگ امنہ پیاری
سمجہانی لگی امنہ پیارے بہ
چکھہ بہر جل اس اوتر دینا
آنکھو نمین پانی بہر کے اس طرح جواب دیا
پن اتہ ہر کہہ حلیمہ دائی
پہر نہایت خوش ہو کی حلیمہ دائی نے
ادانت سب چرت کلینا
اول سے آخر تک سب معجزات فخر خاندانکی
دوا دومن اتہ منگل مولا
دو نوکے دلمین نہایت خوشی اور سرور تہا

اس من مود نہ برنیو جائی
اسقدر دل مین خوشی ہوی کہ بیان نہین ہو سکتا
بار بار بل ہوہ سبہاگی
بار بار قربان ہوتی تہی صاحب نصیب
رکت برن نین بر کہائی
برنگ خون کی آنکھون نے برسائی
پایوست جن کرمن بہاری
بچہ ملگیا اب دل کو آزردہ مگر
بہگتی اورن بہی بہت دینا
ای بہن سرخرو ہوی یہ عاجزہ بہ
سما چار سب کہو نبائی
بہ کل سرگذشت عمدہ طور سے بیان کی
برنن کی مدہر مردبینا
بیان کی عمدہ اور شیرین کلام سے
بکہد ہوگ جنتا چیت بہولا
مصیبت اور سختی کا غم دل سے جاتا رہا

پن ماتہنہ ست سونپ کی گینہو گون سنگ
پہر ماکو بچہ سپرد کر کی اپنی مکان کو روانہ ہوی

سدا جات آوت رہی اس ہی رشن ہیت
ہمیشہ جاتی آتی رہی اسیطرح زیارت کی خاطر

ہم اس موڑہ نہ آنو نہہ جانیئن
ہم ایسے بی عقل ہین نہ آتی ہین جاتی ہیین
ہند دیپ سب ایو گنوائی
بلاد ہندوستان مین تمام عمر برباد کی
کہل سجن تم ہاتہہ نباہو
ناقص اور عمدہ شخص کا تمہاری ہاتہہ گذارا ہی
بدھ دیہہ نت یہہ اپدیسو
عقل ہر وقت یہہ ہدایت کرتی ہے
اس ارداس کرہ یہہ دینا
اس طرح سی دعا کرتا ہے یہ عاجز
یہہ ابہلاکہہ مور کرتارا
یہہ خواہش میری ہی ای خدای عالم
خواجہ محمد چت دہر دہیانا
ای خواجہ محمد دل مین تصور باندہ کی
پورن بہئی آج مم آسا
آج میری امید پوری ہوی

دہرم دہیان من چنتا نائین
اپنی دین وایمان کا کچہہ فکر نہین ہے
تم چاہو تو لیو بلائی
اگر تم چاہو تو بلا سکتی ہو
نج جن لاج نہ تم چہٹ کاہو
اپنی امت کی شرم بجز تمہاری کسیکو نہین ہے
جیون مرن ہوہ وہنہہ دیسو
جینا اور مرنا اوسی ملک مین ہووے
مم تن تیاگن ہوہ مدینا
میری روح کا قبض مدینہ مین ہو
ہوہ دیہہ طیبی کی چہارا
یہ جسم مدینہ پاک کی خاک ہو
سدا جپیہہ ہردیا ندلا نا
ہمیشہ تسبیح کر خدای وند رحیم کی
برہ مہہ پرکاش تیرکا باسا
برہمہ پرکاش کتاب پر قائم ہوا

دوادس ثلث اور چہیاسی سمبت ہجری جان
بارہ سو اور چہیاسی سن ہجری جان
ہت نومی برت ماسکی پورن بہوبکہان
تہی نوین تاریخ ماہ رمضانکی جب پورا بیان ہوا

الحمد للہ کہ مولد شریف بزبان بھاشا مسمیٰ مہر پرکاش تصنیف فقیر

خواجہ محمد خان چشتی صابری نقشبندی مجددی عفی عنہ

ترجیع بند بیت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آلک بل گہن سیام دل
زلفین پاک ابر سیاہ کی نو جین
ات پریم بل لپٹی کمل
نہایت تعشق سے لپٹی ہوئین گل کنول سے

جم اہ جگل یا مال ال
جیسے سانپ کا جوڑا یا قطار بہونرونکی
سر نر منسکل جب جات بل
تمام فرشتہ اور انسان پر انکی قربان ہوتی ہین

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
پہونچی بلندیکو ساتھہ کمال اپنی کی اور روشن کیا اندہیرے کو ساتھہ جمال اپنے کے
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و الہ
نیک ہین تمام خصلتین انکی درود بہیجو اوپر انکی اور اوپر اولاد انکی کے

گت بہال کب برنن ہو سب
کیفیت پیشانی کی کب بیان ہوسکتی ہی سب
برمہہ روپ جب گہٹو عجب
وہ نور خدا جب ظاہر ہوا عجب

نرکہہ جوت چہب جب لاجت ہے رب
دیکہہ جلوہ نور آفتاب شرمندہ ہے
سس جات دب بانی نہہ نب
چاند دبکی جاتی لگا اور آسمانکی پیدا ہے

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
پہونچی بلندیکو ساتھہ کمال اپنی کی اور روشن کیا اندہیرے کو ساتھہ جمال اپنے کے

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ

نیک ہین خصلتین اونکی درود بہیجو تم اوپر اونکی اور اوپر اولاد اونکی کے

نوچن چرت لکہہ سہ چکت

آنکہون کا معجزا دیکہہ کے فرشتہ تعجب مین ہین

نج جن کی ہت تارن بہت

اپنی امت کی پار کرنے کو کشتیین ہین

لونی مدت مس سیت نت

ملیح پیاری سیاہ اور سفید ہر وقت ہا

جب یہہ کبت دو جگ مہت

پڑہ کی یہہ اشعار ہر دو جہان فریفتہ ہین

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

پہونچی بلندیکو ساتہہ کمال اپنی کی اور روشن کیا اندہیریکو ساتہہ جمال اپنی کے

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ

نیک ہین خصلتین اونکی درود بہیجو تم اوپر اونکی اعدا اوپر اولاد اونکی کے

ناسک بدن دیپک ن

ناک چہرہ پر مثل چراغ کے روشن ہی

کینیو گون چودہ بہون

پہونچا چودہ طبق مین

بل تل سمن جنہہ جوت من

قربان ہی تل کا پہول جس کا نور جواہر

نرکہہ سر گنگن لاگی جبین ٭

دیکہہ کے فرشتہ آسمانکی پڑہنے لگے

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

پہونچی بلندیکو ساتہہ کمال اپنی کی اور روشن کیا اندہیریکو ساتہہ جمال اپنی کے

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ

نیک ہین خصلتین اونکی درود بہیجو تم اوپر اونکی اور اوپر اولاد اونکی کے

نیلج نول بگسے جگل

گل کنول نو بہار کہلے ہوے دو

اس گال گل سوبہا اٹل

ایسی خاری اور گردن کہ جنکی رونق لازوال

لٹ کہا ٹیچل بل جائین ال

زلفین پیچ کہاتین پیا بہونری قربان ہوتی ہین

چت لیت چہل بہیہ پد بل

دل کو فریفتہ کرتا ہے یہ شعر پاک ٭

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
پہونچی بلندیکو ساتہہ کمال انکی کی اور روشن کیا اندہیر یکو ساتہہ جمال انکی کی
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ
نیک ہین تمام خصلتین انکی درود بہیجو تم اوپر انکی اور اولاد انکی کے

کومل کرن ینلج برن
نازک گوش مبارک مثل کنول کے
موتی من ہرن پہ گہٹو رن
عابد و نکا دل فریفتہ کرتی ولا ظاہر ہوا انسانون مین

بگسے ترن سورج سرن
کہلی ہوی تازہ سورج کی پناہ مین
سر لین چرن سہیہ جیب پگہرن
فرشتہ قدمونکو پکڑتی ہین اور یہ ذکر گہر گہر ہے

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
پہونچی بلندیکو ساتہہ کمال انکی کی اور روشن کیا اندہیر یکو ساتہہ جمال انکی کے
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ والہ
نیک ہین تمام خصلتین انکی درود بہیجو تم اوپر انکی اور اوپر اولادون کی کے

راتی ادہر سندر سگہر
سرخ لبین خوبصورت اور پاکیزہ
جہنہ جوت بر تنار نر
جسکی نور کی قوت سے انسان سرخ رو ہین

بدرم سر جیت دہینہ ہر
مونگا جسکو یاد کر کے دل کہو دے
بل سرگ چہینہ بانچکر
قربان ہوتی ہین آسمان کی رہنی والی یہ پڑہکر

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
پہونچی بلندیکو ساتہہ کمال انکی کی اور روشن کیا اندہیر یکو ساتہہ جمال انکی کے
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ
نیک ہین تمام خصلتین انکی درود بہیجو تم اوپر انکی اور اوپر اولاد انکی کے

رسنا سرس مدمور رس
زبان مثل اصل شہد خوش مزہ کے

جہنہ قبضہ لبس نبہہ بہان سس
جسکی قبضہ کلام مین آسمان و سورج و چاند ہین

سن شو پرس بہئین تین نکس
سنکی مردی انسان زمین سے نکل کے

اور بن یکبن بانچین بہہ اس
اور جنگل کی بہول کہل کے یہ پڑہین اس طور سے

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
بہونچی بلندیکو ساتہہ کمال اپنی کی اور روشن کیا اندہیریکو ساتہہ جمال اپنی کی
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ
نیک ہین تمام خصلتین اونکی درود بہیجو تم اوپر اونکی اور اوپر اولاد اون کی کی

دسنا اوجل اس جوت بل
دندان مبارک ایسی سفید جسکی نور کی قوت سے

لاجی چپل اور جای جل
بجلی شرمائی اور جلکے پانی مین جائے

نرکہہ روپ پہل جل ست ہوں جل
دیکہہ کی حسن کا تم موتی آبدار پانی ہو جاوین

سر پر شکل یہہ جب اجل
تمام حسنت مین یہہ ذکر قایم ہے

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
بہونچی بلندیکو ساتہہ کمال اپنی کی اور روشن کیا اندہیریکو ساتہہ جمال اپنی کے
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ
نیک ہین تمام خصلتین اونکی درود بہیجو تم اوپر اونکی اور اوپر اولاد اونکی کے

کر ناوہ کر کرتار کر
وہ دست رحمت سے پر خدا کی ہاتہہ ہین

جہنہ تیگ جہر جر جائین اُڑ
جسکی تلوار کی شعلہ سے دشمن جل جاوین

بہجبل سمر لوٹرت اوبہر
قوت دست مبارک کا ذکر کرشی ڈوبتی ترتی ہین

نت دہیان دہر بانچین بہہ نہ
ہر وقت تصور کرکے انسان پڑہتے ہین

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
بہونچی بلندیکو ساتہہ کمال اپنی کی اور روشن کیا اندہیریکو ساتہہ جمال اپنی کے
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ
نیک ہین تمام خصلتین اونکی درود بہیجو تم اوپر اونکی اور اوپر اولاد اونکی کے

نرمل وہ اٗر برمہہ گیان پر
پاک وہ سینہ علم معرفت کا شہر
یا سرسپٗر جہنہ مد مدہر
یا چشمہ جنت کا جسکی شراب شیرین

جہنہ پریم ارسمس سورسٗر
جسکا عشق سینونمین جا بہ مدو سورج اور روشنونکی ہی
نس دن بہہ گربا بچین جتر
شب و روز اس کلام او ستادکو دانشمند پڑہتی ہو

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
پہونچی بلندیکو ساتہہ کمال انپی کی اور روشن کیا اندہیریکو ساتہہ جمال انپی کی
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ
نیک ہین تمام خصلتین اونکی درود بہیجو تم اوپر اونکی اور اوپر اولاد اونکی کی

اوجل اودریا سرگ سر
صاف شکم ہے یا جنت کا چشمہ ؂
نیلج نہ جلجاے تر
گل کنول نکلے اور پانی مین ڈوب جاے

نہ پچ ناہہ نہ یاسدہا پہر
درمیان مین ناف انسانکی ہی یا آبحیات کا تہر ہے
ات لاج کر رٹنا یہہ پر ؂
مگر شرمندہ ہو اور زبان پر یہہ کلمہ جاری ہو

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
پہونچی بلندیکو ساتہہ کمال انپی کی اور روشن کیا اندہیریکو ساتہہ جمال انپی کی
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ
نیک ہین تمام خصلتین اونکی درود بہیجو تم اوپر اونکی اور اوپر اولاد اونکی کے

سندر چرن نیلج برن
خوبصورت پیر مثل گل کنول کے ؂
جن تر گنگن چودہ بہون
جنکے تلے آسمان چودہ طبق ہین

جہنہ جن سرن تارن ترن
جو شخص پناہ مین آی بخشے گئے اور بخشانی والی ہو
بانی بہہ بن اوگر سگہن ؂
ندیا جنگل اور پہاڑ گھنا انکی ہے ؂

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
پہونچی بلندیکو ساتہہ کمال انپی کی اور روشن کیا اندہیریکو ساتہہ جمال انپی کے

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ

نیک ہین تمام خصلتین اونکی درود بھیجو تم اوپر اونکی اور اوپر اولاد اونکی کی

نرپ پاٹ من سوہت سکہن
بادشاہ تخت جواہر پر یار و مین رونق بخش ہے

اَت برہیہ گہن بر گہت سمن
ابر نور کا کثرت سے پہول برساتا ہے

خواجہ نین جہک لین چرن
خواجہ محمد کی آنکہین اپنے اوپر قدمونکو لیتی ہین ہٹ

سعدی کی من اَت یہہ بچن
شیخ سعدی کے دل سی یہ کلمہ جاری ہے

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
پہونچے بلندیکو ساتہ کمال اپنی کی اور دور کیا اندہیریکو ساتہ جمال اپنے کے

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و الہ
نیک ہین تمام خصلتین اونکی درود بھیجو اوپر اونکی اور اوپر اولاد اونکی کے

تمّت

قطعہ تاریخ طبع کتاب از نتایج طبع جناب مولانا منشی حسین الدین احمد صاحب سوزاں سہارنپوری

نور مولد سے ہوا ہی یک دست
سب جہان جون ید بیضا روشن

حضرت آمنہ کی تہی جو چراغ
ہوئی تاریخ چراغ ایمن
۱۳۰۵ھ

قطعہ ایضاً از مرزا عزیز بیگ صاحب سہارنپوری مرزا تخلص

خواجہ صاحب نے کیا ہی لکہا ہی
ذکر میلاد خواجۂ دوسرا

وقت دریافت سال و ل نی کہا
ذکر میلاد مصطفےٰ ہی لکہا
۱۳۰۵ھ

غلط نامہ برمہہ پرکاش

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۱	اَنُل	اَنَل	۱۹	۱۵	جہتہ	جہنہ
״	۲۱	لساہین	لب اہین	۲۰	۱۷	انگمہ	اگمہ
۳	۲۲	جہان	جہانُ	״	۲۲	بندگی	بزرگی
۵	۱۱	بسس	رب سس	۲۲	۱۳	روپ	اوپ
״	۱۳	بنیا	بنا	۲۴	۱۱	چندرجیارا	چندا اُجیارا
״	۱۵	نباگ	تیاگ	۲۵	۵	چہلنیئن	چہانیئن
۶	۸	سرور	مسرور	״	۱۴	تحسرا	تحتالثرا
״	۲۱	دریپہہ	دیپہہ	״	۱۷	بدہ	سدہ
۷	۵	ناہین	نائین	״	۲۰	افصا	رقصان
״	۸	روشن ہو	روشن ہون	״	۲۲	نہرتہر	تہرتہرا
۸	۷	بہن	بہئن	۲۷	۱۱	کہرگ کہت	کہرگ گہت
۹	۱	نانہین	ناہین	۲۸	۲۲	تحریر کو	تحریر تقدیر کو
۱۰	۲۲	مردار	مردہ	۲۹	۷	نہانا	تہانا
۱۱	۵	بہمن	چہین	״	۱۷	نسگ	نرگ
۱۳	۱۳	سدن	سدن	۳۰	۲۱	چہنیس	چینہس
۱۵	۸	ے	کے	۳۱	۱	مُترگن	نرگُنُ
۱۶	۵	سلاٹی	لِلاٹی	״	۴	اورونکی نور	اورونکی نورکو
״	۱۹	پلنہہ	پنتہہ	״	۵	تہینہ	تینہہ
۱۷	۱۹	تاران	تارن	״	۷	چہینہ	چینہہ
۱۹	۲	جیکی	جکی	۴۸	۹	سگہ	سکہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۱۶	عیجاب	ایجاب	۷۴	۱۹	سرینہ	پریہنہ
۵۰	۱۸	بہان	جہان	۷۵	۵	نیر	تیر
"	۲۱	مو	ہو	۷۷	۴	بوجہ	بمتوجہ
۵۵	۹	سیت	سیت	۸۱	۹	بوس	بولس
۵۹	۳	مجہاری	مجہاری	۹۰	۸	خوشدل	خوش دلی
"	"	کو	کوٗ	۹۱	۷	اور	آژ
"	۱۴	سرحار	سردار	"	۱۵	بہیو	پیٹو
۶۰	۶	خبیشہ	خبیشہ	"	۱۸	سعدیہ	سعدیئی
۶۱	۷	دیہنہ	دیہنہ	۹۸	۹	سچت	سُچیت
۶۲	۱۶	فرشتہ	فرشتہ	۱۰۰	۳	لونا	سونا
۶۳	۶	ظاہر	ظاہر	۱۰۱	۲۱	حلبت	جلبت
"	۱۰	سرکار	سردار	۱۰۲	۱	تیخ	میچ
۶۵	۴	بیاق	برساق	"	۱۵	ست	رت
"	۱۱	پرکہی	برکہی	۱۰۵	۲۱	مارد	بارد
"	۱۳	اور	اُژ	۱۱۳	۹	اود	اودر
۶۶	۲۱	کچہ بات	کچہ بات	"	"	نہنہ	تہنہ
۶۷	۱۲	بی بیئن	بیبیئن	۱۲۱	۱۲	قبلہ	قبیلہ
۷۲	۱۶	پرتش	پرستش	۱۲۴	۱۱	تبلائی	تبائی
۷۳	۱۵	جوشش	جوتش	۱۳۳	۱۴	ڈرین	دوڑین
"	۱۹	تہنہ وگ	تہنہ دگ	"	۱۷	بتروہنہ	بترا وہنہ
۷۴	۸	ہتیلی	تہیلہ	۱۳۴	۵	سدرر	سندر
"	۱۷	رچتا	رچنا	"	۲۱	لاگت گہن	لاگت کہن
"	۱۹	گنگ	گنک			تمت	

قطعہ تاریخ

از نتایج طبع جناب حکیم محمد عمر صاحب چرتھاولی ضلع مظفر نگر

خواجہ محمد رمضان شیخ نے جب چی پھیماست کتھا فرمنتہہ محمد عمر نے بچاب جنم رسول کی کتھا

تقریظ از جانب جناب حافظ محمد اعلیٰ صاحب میرٹھی

اللہ جل شانہ کے عجیب و غریب کارخانہ ہین جو کسی طرح ہمارے وہم وگمان مین نہین آسکتے اپنی حکمت کاملہ سے مٹی مین ذرات کو چمکایا اور پتھر مین جواہرات کو چھپایا اسی طرح اوسنے اپنے کامل اور لائق انسانون کو عام انسانون مین پوشیدہ کیا جس کسی نے جناب خواجہ محمد جان صاحب مصنف کتاب ہذا کو دیکھا نہین ہے وہ ہرگز اونکے کمال کی قدر اور منزلت نہین جان سکتا لیکن جو لوگ اونسے واقف ہین وہ اسوقت سے کہ جب سے یہہ کمال اونسے ظاہر ہوا ایسے حیران اور متعجب ہین کہ ایسی زبان غیر مین کہ جس سے کسی طرح سے اونکو کچھہ تعلق نہین ہے نہ اوس ملک مین کہ جہان کی یہہ زبان ہے اونکو جانی کا اتفاق ہوا اس زبان و بحر مین مضامین بہاکو بہر دیا جو سمجھہ اور فہم سے باہر ہین۔ مزا اور خوبی اس زبان کی وہ ہی خوب سمجھہ سکتا ہے جو اس زبان کے مذاق سے واقف ہے لیکن جو کوئی اس زبان کو اچھی طرح نہین سمجھہ سکتا اوسپر بھی ایسا اثر پڑتا ہے کہ جو سنے اور پڑھے وہ سمجھے اور جانے اور ظاہر مین قصہ اور کہانی زبان بہاشا مین لکھی ہین مگر حقیقت مین تمام کتاب مضامین عشق الٰہی سے بھری ہوئی ہے اور علم تصوف کی ایک نہایت عمدہ کتاب اور مقبول بارگاہ خداوندی ہے ؂

در مطبع جوالا پرکاش میرٹھ باہتمام لالہ نتھمل واس کے
چھاپا گیا

محمد فضلو

سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون

الحمد للہ کہ اندنوں تازہ افادات اکمل العلماء
افضل الفضلاء اوحد زمن مولانا احمد حسن عم فیضہم الغنی
رسالہ نافعہ و عجالہ رائعہ مسمّی بہ

تنزیہ الرحمٰن عن شائبۃ الکذب والنقصان

حسب فرمایش جناب حافظ امیر الدین
صاحب بحسن اہتمام ادنیٰ عزیز منشی عبد العزیز صاحب تاجر
آخر محرم الحرام ۱۳۰۷ ہجریہ کو

مطبع عزیزی میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا	مقدور ہمین کب ترے وصفونکے رقم کا

حمد بیحد اوس جامع صفات کمالیہ کو سزا ہے جسکی ذات شائبہ امکان کذب سے
منزہ اور تمام عیوب ونقص سے مبرا ہے - اور صفات ناقصہ سے پاک ہونا صرف
اوسکے وجوب کا مقتضا ہے - اور نعت لاتعد اوس نبی صادق و مصدوق کو
زیبا ہے جسنے چراغ ہدایت ہم گمراہون کے راستے مین رکھا - اور اوسکی نبوت کی
گواہی نے لاحقین کو خیر امم سابقین سے ملقب کیا - تمام انبیا کے کمالات کا
ظہور اوسکے نور کا جلوہ ہے - سب موجودات سے پردۂ عدم کا دور ہونا اوسکے
فیض کا کرشمہ ہے - اس ہیچمیرز کو کیا یارا کہ اوس ممدوح باری کی توصیف کا ذکر
زبان پر لائے - اور آپکی تعریف کے لائق ایک کلمہ بھی بیان کرسکے - بعد از
خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کا خلعت فاخرہ اس قامت زیبا پر راست - اور خاتم الرسل
ہونیکا کسوت گران بہا اسی عنصر لطیف پر درست ہے علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ

افضل الصلوٰۃ والتسلیم - آنجناب کے مددگار حضرت ابوبکر یار غار وحضرت عمرؓ
معدلت شعار حضرت عثمان ذی النورین جان نثار وحضرت علی میدان علم کے
شہسوار۔ یہ ہر چہار اصحاب عمارت دین کے چار رکن رکین ہین - انکے دوستدار
مستحق درجات اعلی علیین ہین - بعد حمد ونعت کے خادم طلبہ مسکین امیر الدین
طالبان حق اور منتظر ہین قادر مطلق کیخدمت بابرکت مین عرض رسا ہے - کہ اس
زمان پر آشوب مین یہ نوبت پونہچی کہ ہمارے علماے دین بجاے ہدایت خلق
ایسے مسئلون مین بحث کرنے لگے جو عوام کی گمراہی کا باعث ہون اور مخالف
دین کی موجب طعن وضحکہ اوسپر طرہ یہ ہے کہ نہ علماے محققین کے اقوال ملاحظہ
کرتے ہین نہ اہل حق کا کہنا مانتے ہین بلکہ ایسے خوفناک امر کی اشاعت کے لیے
مجلسین منعقد کرتے ہین اور اہل حق کے چھیڑنے کے لیے دور دور تک استفتے
بھیجے جاتے ہین والی اللہ المشتکی چنانچہ انہون نے اس قسم کا ایک استفتا دیوبند
سے حضرت استاذی افضل الفضلا اکمل الکملا سلطان المحققین فخر المدققین البحر القمقام
النحریر الفہام جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول محط رحال کرام مرجع
خواص وعوام فخر زمن مولانا حافظ احمد حسن عم فیضہ کی خدمت سراپا برکت مین
اس مضمون کا آیا کہ امکان کذب باری مذہب اہل سنت وجماعت ہی یا نہین اور
اسکا قائل حق پر ہے یا امتناع کذب کا معتقد راہ راست پر ہر چند حضرت محتشم الیہ
کو عدیم الفرصتی مانع وقت - اور کثرت اسباق سے تحریر جواب فتوی ہذا کی مہلت

تھی مگر سائل کی خاطر شکنی کے لحاظ سے بطریق ارتجال تقاضائی استعجال سے استفتاء مذکور کا جواب تحریر فرمایا جسمین امکان کذب باری تعالی کا استحالہ اور امتناع کذب باری کو بدلائل قطعیہ یقینیہ ثابت کیا۔ اگرچہ عدیم الفرصتی کی وجہ سے جناب ممدوح الصدر نے مختصر الکھا۔ لیکن چونکہ اصل ثبوت دعوی کے لیے دلیل کافی اور رد زعم امکان کذب جلشانہ کے لیے برہان وافی تھی اسلیے منصفین نے جب بہ نظر انصاف دیکھا بہت پسند کیا اور جا بجا سے اوس فتوی کی طلب مین اسقدر خطوط آئے جنکی تعمیل دشوار تھی لہذا اس خاکسار ذرہ بمقدار نے کمر ہمت چست کر کے یہ ارادہ مصمم کیا کہ یہ جواب بطور کتاب چند اوراق مین درج کر کے مطبوع کرا دیا جاوے تاکہ احقاق حق سب پر ظاہر ہو جاوے۔ راقم کو صرف عوام کی نفع رسانی مد نظر ہے۔ اب یہان سے صفحات تالیات مین جواب کے کلمات طیبات اصل سوال کی نقل کرنے کے بعد درج کیے جاتے ہین و اللہ ولی الافادۃ والاستفادۃ وبیدہ ازمۃ الحفاظۃ عن المغالطۃ۔ ❖

سوال

نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم اما بعد کیا فرماتے ہین حامیان شرع احمدی اس مسئلہ مین کہ زید یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ امکان کذب باری تعالی یعنی باریتعالی کا متصف بکذب ہونا ممکن ہے اور عقیدہ اہل سنت وجماعت اسکو جانتا ہے اور یہ دلیل بیان کرتا ہے کہ ردالمحتار مین آیا ہے کہ ھل یجوز الخلف فی الوعید فظاہر

ما فی المواقف و المقاصد ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ لانہ لا یعد نقصاً
بل جوداً و کرماً اور نیز یہ بھی کہتا ہے کہ اگرچہ مصرح الفاظ مین خلف فی الوعید ہے
مگر جبکہ امکان کذب فرع خلف فی الوعید ہے لہذا عبارت مواقف و مقاصد
ضرور بالضرور مستلزم کذب باری تعالیٰ کو ہوگی اور عمرو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ صادق
حقیقی کذب سے منزہ و مبرا ہے ذات باری کو یہ دہبہ نقصان لگانا ہے اعوذ
باللہ و تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیراً اور ہرگز ہرگز امکان کذب کو فرع
خلف فی الوعید کی نہین مانتا اب ان دونون عقیدون مین کون حق اور کون
ناحق ہے اور عبارت مواقف و مقاصد کا کیا مطلب ہے آیا زید معنی حق سمجھا ہے
یا عمرو یا اور کوئی معنی ہین اوسکی تفصیل مرقوم ضرور بالضرور ہوا اور معتقدین مین سے
ایک کو دوسرے کے مقابلے مین کیا کہنا چاہیے زیادہ تر زبان درازی اس
امر مین کیسی ہے بالتفصیل ارقام فرمائیگا۔

الجواب

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم و الصلوۃ و السلام
علی نبیک الکریم و صحبہ و اھل بیتہ و ازواجہ و اتباعہ اجمعین
اقول مستعینا بملھم الصدق و الصواب صورت مسئولہ مین عمرو کا عقیدہ
بہت درست اور صحیح ہے بلاشک و شبہ سبحانہ تعالی امکان کذب سے منزہ و مبرا ہے اور یہی اعتقاد اہل
سنت و الجماعۃ کثرہم اللہ تعالی کا ہے البتہ فرقہ ضالہ مرزائیہ امکان کذب باری تعالی کا قائل ہے اس دعوی کے

ناظرین اہل انصاف ملاحظہ کریں بیان مین اوزون صاحب کیسا بیگانہ

ثبوت مین اولاً اقوال مفسرین اور ثانیاً عبارات متکلمین اور ثالثاً نصوص اصولیین وغیرہم
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ذیل مین درج کئے جاتے ہین اقوال مفسرین رحمہم اللہ
تعالیٰ مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری مین فرماتے ہین وَمَنْ اَصْدَقُ
مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا قولہ ہذہ الجملۃ بمنزلۃ التعلیل لقولہ لاریب فیہ فان اخبارہ
تعالیٰ لا یحتمل تطرق الکذب الیہ بوجہ من الوجوہ لانہ نقص مستحیل علی اللہ تعالیٰ
فما ثبت بقولہ تعالیٰ فھو حق لاریب فیہ اور قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر
مین بیان فرمایا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا انکار ان تکون احد اکثر صدقا منہ
فانہ لا یتطرق الکذب الی خبرہ بوجہ لانہ نقص وھو علی اللہ تعالیٰ محال اور صاحب
تفسیر حقانی جلد اول مین یون نص کرتے ہین لاریب فیہ وھو ان لم یثبتہ الی
حد الایجاب لکن اوجبہ اخبار اللہ تعالیٰ عنہ لانہ (من اصدق من اللہ حدیثا)
لانہ عبارۃ کلامہ الازلی الذی لا دخل للکذب فیہ لانہ نقص والغیر وان
دلت الدلائل علی صدقہ فکذبہ ممکن اذا لم ینظر الیہا تفسیر مدارک مطبوعہ مصر مین
درج ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا تمیز وھو استفہام بمعنی النفی ای لا احد
اصدق منہ فی اخبارہ ووعدہ ووعیدہ لاستحالۃ الکذب علیہ تعالیٰ بقبحہ لکونہ
اخبارا عن الشیء بخلاف ما ھو علیہ اور تفسیر خازن مین ہے فَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ
حَدِیْثًا یعنی لا احد اصدق من اللہ تعالیٰ فانہ لا یخلف المیعاد ولا یجوز علیہ
الکذب اور امام المفسرین وفخر المتکلمین فخر الدین رازی تفسیر کبیر کی جلد سوم مین کس

تصریح سے اس مطلب کو ادا فرماتے ہین المسئلة السادسة قوله (ومن اصدق من الله حدیثًا) استفهام علی سبیل الانکار والمقصود منه بیان انه یجب کونه تعالی صادقا وان الکذب والخلف فی قوله تعم محال واما المعتزلة فقد بنوا ذلک علی اصولهم الخ واما اصحابنا فدلیلهم آه اور نیز وہی سطاع العلماء سند الفضلا تفسیر نیشاپوری کی جلد سوم مین زبان صدق ترجمان سے اس مسئلہ کے بارہ مین ارشاد کرتے ہین فقد جوز الکذب علی الله تعالی وهذا خطاء عظیم بل یقرب من ان یکون کفرا فان العقلاء اجمعوا علی انه تعالی منزہ عن الکذب تفسیر ابوسعود مین ہے (ومن اصدق من الله حدیثًا) انکار لان یکون احد اصدق منه تعالی فی وعده وسائر اخباره وبیان الاستحالة کیف لا والکذب محال علیه سبحانه دون غیره یہ عبارات ونصوص حضرات مفسرین کے جو یہانتک نقل کیے گئے استحالہ امکان کذب باری تعالی پر بلا شک وشبہ حجج ساطعہ وبراہین قاطعہ ہین اور یہ مدعا اقوال مفسرین سے ایک اور طریقہ پر بھی ثابت ہو سکتا ہے جسکے لیے تفصیل ذیل درکار ہے کہ اشاعرہ رحمہم اللہ تکلیف مالا یطاق کو جائز رکھتے ہین اور اپنے دعوی کے ثبوت مین ان آیات سے استشہاد لاتے ہین جنمین خداوند کریم نے اشخاص بعینہ کے ایمان نہ لانے کی خبر دی ہے اور استشہاد کی تقریر اسطور پر کرتے ہین کہ ایمان ابولہب وغیرہ محال اور غیر ممکن ہے حالانکہ وہ ایمان کے مکلف ہین اگر تکلیف مالا یطاق جائز نہوتی تو ان کفار کو ایمانکی تکلیف نہ دیجاتی اور انکے ایمان کا

محال ہونا ظاہر ہے اسلیے کہ اگر ان اشخاص کا ایمان لانا ممکن ہوتا تو اسکے وقوع
سے محال لازم آتا کیونکہ امکان کا مقتضا یہی ہے حالانکہ صورت ہذا مین بر تقدیر
وقوع ایمان اشخاص معلومہ کے کذب باری تعالیٰ لازم آتا ہے اور وہ محال ہے والمستلزم
للمحال محال - اب مین کہتا ہون کہ اگر اشاعرہ کے نزدیک خدا کے کلام لفظی مین
کذب ممکن ہو تو اُنکے اس استدلال کے کچھہ معنی نہین ہو سکتے اسلیے کہ جب انکے
نزدیک خدا کا کذب ممکن ہے تو ابو لہب کا ایمان غیر ممکن اور محال کیونکر ہوا اسواسطے
کہ اس ایمان کے محال ہونے کی صرف یہی وجہ تھی کہ اگر یہ ایمان واقع ہوگا تو واجب
جل مجدہ کا جھوٹ لازم آئیگا اور خدا کا کذب جب محال نہ مانا گیا تو انلوگون کے ایمان
لانے مین پھر کوئی قباحت نہین وہذا خلف پس معلوم ہوا کہ اشاعرہ کے نزدیک خدا
تعالیٰ کا کذب ممکن نہین چنانچہ تفسیر بیضاوی مین ہے والایۃ مما احتج بہ من جوز
تکلیف مالایطاق فانہ سبحانہ وتعالیٰ اخبر عنھم بانھم لایومنون فیجتمع الضدان
اہ اور فاضل لاہوری اسکی تقریر اسطرح کرتے ہین وذہب بعض الاشعریۃ الی
وقوع التکلیف بالممتنع لذاتہ واستدلوا بہذہ فی المراد بالجواز الجواز الوقوعی و
بما لایطاق الممتنع لذاتہ والا فالجواز مطلقا ووقوع التکلیف بما لیس بممتنع
لذاتہ متفق علیہ بینھم وحاصل الاستدلال انہ سبحانہ وتعالیٰ اخبر
بانہم لایؤمنون وامرھم بالایمان وھو ممتنع اذ لو کان ممکنا لما لزم من فرض وقوعہ
محال لکنہ لازم اذ لو امنوا انقلب خبرہ تعالیٰ کذبا وشمل ایمانھم الایمان بانھم

لا یومنون لکونہ مما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وایمانہم بانہم لا یومنون
فرع اتصافہم بعدم الایمان فیلزم اتصافہم بالایمان وعدم الایمان فیجتمع
الضدان وکلا الامرین من انقلاب خبرہ تعالی کذبا واجتماع الضدین محال
وما یستلزم المحال محال اور علامہ ابو سعود فرماتے ہیں والآیۃ الکریمۃ مما استدل
بہ علی جواز التکلیف بما لا یطاق فانہ تعالی قد اخبر عنہم بانہم لا یومنون
فظہر استحالۃ ایمانہم لاستلزامہ المستحیل الذی ہو عدم مطابقۃ اخبارہ تعالی
للواقع مع کونہم مامورین بالایمان باقین علی التکلیف آہ اور امام فخر الدین رازی
اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں المسئلۃ الثانیۃ احتج اہل السنۃ بہذہ وکل ما
اشبہہا من قولہ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وقولہ ذَرْنِیْ وَمَنْ
خَلَقْتُ وَحِیْدًا الی قولہ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا وقولہ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ علی تکلیف
ما لا یطاق وتقریرہ انہ تعالی اخبر عن شخص معین انہ لا یومن قط فلو صدر منہ
الایمان لزم انقلاب خبر اللہ تعالی الصادق کذبا والکذب عند الخصم قبیح
وفعل القبیح یستلزم اما الجہل واما الحاجۃ وہما محالان علی اللہ تعالی والمفضی
الی المحال محال فصدور الایمان والتکلیف بہ تکلیف بالمحال وقد یذکر ہذا
فی صورۃ العلم وہو انہ تعالی لما علم منہ انہ لا یومن فکان صدور الایمان
منہ یستلزم انقلاب علم اللہ جہلا وذلک محال ومستلزم المحال محال
اور تکلیف ما لا یطاق کے مانعین یعنی ماتریدیہ وغیرہ اس استدلال کا جواب اسطور

بیان فرماتے ہین کہ متنازع فیہ جواز تکلیف مالایطاق غیر ممکن لذاتہ اور ممتنع بنفسہ
کا ہے اور وہ بیان لازم نہین آتا بلکہ ممتنع لغیرہ کی تکلیف کا جائز ہونا لازم آتا ہے اور
وہ متنازع فیہ نہین ہے بلکہ سب کا متفق علیہ ہے اور ہم یہ نہین تسلیم کرتے کہ ممکن بالذات
ممتنع بالغیر سے محال بالذات لازم نہین آتا دیکھو کہ عدم معلول اول ممکن بالذات
ممتنع بالغیر ہے اور اس سے محال بالذات یعنی عدم واجب لازم آتا ہے والالیلزم
تخلف المعلول عن علتہ التامۃ وھو محال ہان اگر ممکن بالذات کی حیثیت امتناع
بالغیر پر نظر نہ کیجاے تو بیشک اس سے محال بالذات لازم نہ آئیگا پس ما نحن فیہ جبکہ ابولہب
وغیرہ کا ایمان بسبب خبر دینے اور علم باری کے ممتنع بالغیر ہو گیا ہے تو اگر بر تقدیر وقوع
کے محال بالذات یعنی کذب اور جہل باری کو مستلزم ہو تو اوسکے امکان ذاتی کی منافی
نہین اب اہل انصاف کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ اگر ماتریدیہ وغیرہ کے نزدیک
خدا تعالیٰ کا کذب ممکن بالذات ہوتا تو اس تطویل لاطائل کی کیا حاجت تھی صرف
اتنا ہی جواب کافی تھا کہ باریتعالیٰ کا کذب کلام لفظی مین ممکن بالذات ہے پس خدا کے
خبر دینے سے یہ ایمان غیر ممکن بالذات نہین ہوسکتا کیونکہ بر تقدیر وقوع ایمان کی کوئی
قباحت لازم نہین آتی غایۃ ما فی الباب کذب باری لازم آئیگا اور وہ محال بالذات
نہین پس ایمان ابولہب کیونکر محال بالذات ہوا پس معلوم ہوا کہ مشائخ ماتریدیہ کا بھی وہی
مذہب ہے جو اشاعرہ کا مشرب ہے یعنے خدا کے کلام لفظی کا بھی کاذب ہونا ممتنع بالذات
وغیر ممکن ہے اب ملاحظہ کیجیے کہ حضرات علماے مفسرین استدلال مذکور کا کیا جواب

دیتے ہین مگر ہین بلحاظ اختصار بعض مفسرین کے اقوال پر اکتفا کرتا ہون علامہ بیضاوی
اور ابو سعود لکھتے ہین والاخبار بوقوع الشئی او عدمہ لا ینفی القدرۃ علیہ کاخبارہ
تعالی عما یفعلہ ہو والعبد باختیارہ فاضل لاہوری اسکی تقریر اسطرح کرتے ہین
قولہ والاخبار اہ جواب عن الاستدلال المذکور وحاصلہ ان ایمانہم لیس من الممتنع
فیہ لانہ امر ممکن فی نفسہ وباخبارہ تعالی بعدم الایمان لا یخرج من الامکان غایتہ
انہ یصیر ممتنعا بالغیر واستلزم وقوعہ الکذب او اجتماع الضدین بالنظر الی ذلک
لان اخبارہ تعالی بوقوع الشئی او عدم وقوعہ لا ینفی قدرتہ علیہ ولا یخرجہ من
الامکان الذاتی لامتناع الانقلاب وانما ینفی عدم وقوعہ او وقوعہ فیصیر
ممتنعا واللازم للممکن ان لا یلزم من فرض وقوعہ نظرا الی ذاتہ محال واما بالنظر الی
الامتناع فقد یستلزم الممتنع بالذات کاستلزام عدم المعلول الاول عدم الواجب
انتہی عبارات حضرات متکلمین رضی اللہ تعالی عنہم خلاصۂ آل عبا سند العلماء سید سند علیہ
الرحمۃ شرح مواقف مین نص کرتے ہین تفریع علی ثبوت الکلام للہ تعالی وہو انہ
یمتنع علیہ الکذب اتفاقا اما عند المعتزلۃ فلوجہین الاول انہ الخ والثانی انہ مناف
لمصلحۃ العالم لانہ اذا جاز وقوع الکذب فی کلامہ ارتفع الوثوق عن اخبارہ بالثواب
والعقاب وسائر ما اخبر بہ من احوال الآخرۃ والاولی اہ اما امتناع الکذب علیہ
تعالی عندنا فلثلثۃ اوجہ الاول انہ نقص والنقص علی اللہ تعالی محال اجماعا الخ اور
امام المحققین جلال الدین دوانی شرح عقائد جلالی مین دربارۂ تنزیہات باری عز اسمہ

یون نص فرماتے ہین ولا یصح علیہ الحرکۃ والانتقال ولا الجھل ولا الکذب
لانہما نقص والنقص علی اللہ تعالی محال اور دوسرے مقام مین عضد الملۃ والدین
صاحب عضدیہ فرماتے ہین وھو منزہ عن جمیع صفات النقص کما سبق من اجماع
العقلاء علی ذلک اور صاحب مواقف نے بعد رد کرنے فرق باطلہ کے لکھا ہے واما
الفرق الناجیۃ فھم الاشاعرۃ والسلف من المحدثین اہل السنۃ والجماعۃ وقد اجمعوا ان لیس
فی حیز ولا جھۃ ولا یصح علیہ الحرکۃ ولا الانتقال ولا الجھل ولا الکذب ولا شئ من
صفات النقص اھ اور صاحب حاشیۂ خیالی شرح عقاید کے قول کیف وھو تبدیل
کے ذیل مین کہتے ہین بل کذب منتف بالاجماع ایک اور استدلال اقوال متکلمین سے
طالبین حق کے پیش نظر کرتا ہون کہ دراصل مشائخ کرام ماتریدیہ کثرہم اللہ اور معتزلہ
ہداہم اللہ کے نزدیک اشیا کا حسن و قبح عقلی ہے اور اشاعرہ رحمہم اللہ کے نزدیک شرعی
ہے چنانچہ اسکی تفصیل بفضلہ تعالی بیان کیجائیگی معتزلہ نے اشیا کے حسن و قبح عقلی
ہونے کے چند وجوہ بیان کی ہین جیسا کہ سلم الثبوت و شرح مواقف مین مذکور ہے منجملہ
ان وجوہات کے دو طریق الزامی بیان کیے ہین جنمین سے ایک کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر
حسن و قبح عقلی نہ ہوتا تو خدا کا جھوٹ بولنا کیونکر محال ہوتا وھو باطل بالاجماع اشاعرہ
اس کا جواب یون دیتے ہین کہ ہمارے نزدیک خدا کے کذب کا محال ہونا قبح عقلی پر
مبنی نہین تا کہ اسکی انتفاء سے کذب باری کا امتناع ثابت نہ ہو سکے بلکہ جائز ہے کہ
اسکی وجہ کوئی اور ہو ناظرین اہل انصاف اس سے بخوبی معلوم کر سکتے ہین کہ اہل سنت

والجماعت کا مذہب یہی ہے کہ امکان کذب باری محال ہے صرف استدلال کی تعیین
طرق مین کلام ہے شرح مواقف کی عبارت جو ذیل مین درج کیجاتی ہے اسپر شاہد ہے
واما الطریقان الالزامیان فاحدہما لو حسن من اللہ کل شئی کما اقتضاہ مذہبکم
من ان القبح انما ہو لاجل النہی الذی لا یتصور فی فعالہ لحسن ای لم یمتنع منہ
الکذب و فی ذلک ابطال للشرائع و بعثۃ الرسول بالکلیۃ لانہ قد یکون فی تصدیقہ
للنبی بالمعجزۃ کاذبا فلا یمکن حینئذ تمییز النبی عن المتنبی فلا یثبت الاحکام
الشرعیۃ و ینتفی فائدۃ البعثۃ وانہ باطل بالاجماع و لحسن منہ ایضا خلق المعجزۃ
علی ید الکاذب و عادا لمحذور الذی ہو سد باب النبوۃ والجواب ان مدرک
امتناع الکذب منہ تعالی عندنا لیس ہو قبحہ العقلی حتی یلزم من انتفائہ ان
لا یعلم امتناعہ اذ یجوز ان یکون لہ مدرک اٰخر و قد تقدم ہذا فی مباحث کونہ
تعالی متکلما آہ اور اسکی تحقیق انشاء اللہ تعالی آگے آئیگی اور علامہ تفتازانی
نے شرح عقاید میں دربارہ امتناع جواز تکلیف مالا یطاق نص کیا ہے و قد یستدل
بقولہ تعالی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا علی نفی الجواز و تقریرہ انہ لو کان جائزا
لما لزم من فرض وقوعہ محال ضرورۃ ان استحالۃ اللازم یوجب استحالۃ الملزوم
تحقیقا لمعنی اللزوم لکنہ لو وقع لزم کذب اللہ تعالی و ہو محال و ہذہ نکتۃ فی
بیان استحالۃ کل ما یتعلق علم اللہ او ارادتہ او اخبارہ بعدم وقوعہ وحلہا انا لا
نسلم ان کل ما یکون ممکنا فی نفسہ لا یلزم من فرض وقوعہ محال وانما یجب

ذلك لو لم يعرض له الامتناع بالغير والا انجاز ان يكون لزوم المحال بناء على الامتناع
بالغير الا ترى ان الله تعالى لما اوجد العالم بقدرته واختياره فعدمه ممكن فى نفسه
مع انه يلزم من فرض وقوعه تخلف المعلول عن علته التامة وهو محال والحاصل
ان الممكن لا يلزم من فرض وقوعه محال بالنظر الى ذاته اما بالنظر الى امر زائد على نفسه
فلا نسلم انه لا يستلزم المحال نصوص علماء اصول رضوان الله عليهم اجمعين استاذ
اساتذة الهند ملا نظام الدين سہالوی شرح مسلم الثبوت کی اس مقام مین فرماتے
ہین وثانيا انساى الحكم عقلا لولاه يمتنع الكذب منه تعالى والتالى باطل لان
الكذب منه لو كان جائزا فلا يمتنع اظهار المعجزة على يد الكاذب فانه من شعب
الكذب واذ قد جاز فالاكاذب كلها سواسية فينسد باب النبوة وهو مفتوح
البتة اور مولانا عبد العلی بحر العلوم فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین لکھتے ہین
لاستحالة الكذب هناك اور صدر الشريعة توضيح مين يون تنقيح كرتے ہين وانما
عدل عن الامر الى الاخبار لان المخبر به ان لم يوجد فى الاخبار يلزم كذب الشارع
اور علامه سعد الملة والدين اسی قول پر تلویح مین بیان فرماتے ہین لانه اذا حكم
بثبوت شئ لشئ او نفيه عنه فان لم يتحقق ذلك لزم كذب الشارع وهو
محال یہانتک تو اقوال و تصریحات علمای کرام و فضلاء عظام واسطے ثبوت مدعاکے
مذکور بالا کے نقل کیے گئے اب اُسی مدعا پر ایک دلیل عقلی قایم کیجاتی ہی جسکے
مقدمات علماء کلام کے اقوال سے مستنبط ہین وہ یہ ہے کہ بی شک اضداد

صفات کمالیہ نقائص ہین اور ذات باریتعالی صفات ناقصہ سے مبرا ہے قال
فی شرح العقائد النسفیۃ علی ان اضدادہا نقائص یجب تنزیہہ تعالی عنہا اور
رفع احد المتناقضین ثبوت دوسرے کو مستلزم ہے قال ابو الحسن الشہید فی حاشیتہ
علی ذلک الشرح فی توضیح العبارۃ المذکورۃ للبداھۃ العقلیۃ بان رفع الحیوۃ
ورفع القدرۃ ونحوہ نقائص یجب تنزیہ اللہ تعالیٰ بالاجماع وارتفاع احد
المتنافیین یستلزم ثبوت الآخر ضرورۃ اور چونکہ خدا کا متکلم ہونا بکلام صادق ومطابق
واقع ظاہر وباہر ہے لہذا اسکی نقیض جسکا محصل کذب ہے واجب الرفع ہوگی
وہو المدعی اب جو شکوک وشبہات جو براہین قاطعہ مذکورہ بالا پر بادی النظر مین مخطور
بالبال ہوسکتی ہین بہ دفعات ذیل مین درج کیجاتی ہین - اگر یہ کہا جاسے کہ خدا
تعالی کا جمیع نقائص سے کہ منجملہ انکے کذب بھی ہے مبرا ہونا کیونکر متفق علیہ عقلا ہوسکتا
ہے حالانکہ بعض اکابر عقلا یعنی اشاعرہ کے نزدیک تمام اشیاء کا حسن وقبح شرعی ہے
فما راہ الشرع حسنا فھو حسن وما قال انہ قبیح فھو قبیح اور عقاید عضدیہ مین منصوص
ہے ولا حاکم سواہ فلیس للعقل حکم فی حسن الاشیاء وقبحہا وفی کون الفعل سببا
للثواب والعقاب تو اسکا جواب یہ ہے کہ حسن وقبح کے تین معنی ہین دو اونمین سے
اتفاقا عقلی ہین اور ایک متنازع فیہ اور فیما نحن فیہ مین قبح بمعنی نقصان عقلی قرار
دیا ہے اور وہ اتفاقا عقلی ہے کما قال الدوانی قالوا الحسن والقبح یطلق علی ثلثۃ
معان الاول صفۃ الکمال والنقص والثانی ملائمۃ الغرض ومنافرتہ وقد یعبر عنہما

بالمصلحة والمفسدة ولا نزاع فی ان ھذین المعنیین ثابتان للصفات فی نفسہا
وان ماخذ ھما العقل والثالث المدح والذم عاجلا والثواب والعقاب اجلا وھو
محل الخلاف اور ایسا ہی مسلم الثبوت اور تلویح وغیرہ مین مذکور ہے اور صاحب
مسلم الثبوت نے رد امکان کذب باری تعالیٰ مین اسطرح پر ذکر کیا ہے والجواب انہ
نقص وقد علم انہ لانزاع فیہ ومافی المواقف ان النقص فی الافعال یرجع الی القبح
العقلی فممنوع لان ماینافی الوجوب الذاتی کیفا کان او فعلا من الاستحالات
العقلیۃ ولذلک ثبتہ الحکماء لکن یلزم علی الاشاعرۃ امتناع تعذیب الطایع
کما ھو مذھبنا ومذھب المعتزلۃ فانہ نقص مستحیل علیہ تعالیٰ شانہ اور اگر
کوئی یون وہم کرے کہ جب کذب باری تعالیٰ بالنظر الی الذات محال ہے توان براہین
قطعیہ کے کیا معنی ہونگے اسلیے کہ برتقدیر انکی محالیت اوسکی معلل ومثبت بالغیر ہوگی
تو اسکا جواب یہ ہے کہ براہین واسطہ فی الاثبات ہین نہ واسطہ فی الثبوت اور
استحالہ بالذات کی منافی واسطہ فی الثبوت ہوتا ہے نہ واسطہ فی الاثبات غایۃ
مافی الباب یہ ہے کہ محالیت اوسکی نظری ہوگی جیسے کہ وجوب بالذات براہین سے
مثبت ہے اور یہ منافی اوسکی ذاتیت کی نہین ہے اور تحقیق واسطہ فی الاثبات
اور واسطہ فی الثبوت کے مولانا بحر العلوم قدس سرہ کے حواشی سے بخوبی ہوسکتی
ہے۔ اور اگر یون کہا جاوے کہ جمیع عبارات دال امتناع کذب باری تعالے
سے امتناع بالغیر مراد ہے۔ اور یہ امکان بالذات کی منافی نہین اسکا جواب یہ ہے

کہ جب لفظ استحالہ اور امتناع مطلق واقع ہوتے ہین تو اُسکا فرد کامل یعنی امتناع بالذات
مراد ہوتا ہے جیسا کہ جب وجوب اور امکان مطلق استعمال کیئے جاتے ہین تو وجوب بالذات
اور امکان بالذات مراد ہوتا ہے کما لایخفی علی الماہر ماسوا اسکے عبارات مستندہ مین
فقط لفظ امتناع واستحالہ نہین تاکہ عذر مذکور کی گنجائش ہو بلکہ۔ لایجوز۔ ولایحتمل۔ ولایتطرق
ولایدخل۔ وغیرہ الفاظ جو امکان کے مساوق اور مرادف ہین وہ بھی مصرح ہین اور
یہان بھی احتمال بالغیر کا نکالنا بلاضرورت حقیقت سے مجاز کیطرف عدول کرنا ہی وہو
ظاہر البطلان چنانچہ کتب عقاید واصول مین موجود ہے یجب حمل النصوص علی ظواہرہا حتی
الامکان والایأول اب بعد فراغ استدلالات امتناع کذب باریتعالی زید کے استدلال کیطرف
توجہ کیجاتی ہے جو اُسنے عبارت شامی وغیرہ سے کیا ہے وہ استدلال بچند وجوہ مخدوش
ہے اول یہ کہ خلف فی الوعید جسکو مستند و دلیل ٹھہرایا ہے وہ قول محققین نہین پھر
فرع اوسکی کیسے قابل اعتبار اور سزاوار اعتقاد ہوگی خود علامہ شامی نے بعد نقل کرنے
عبارت مستشہد زید کے نقل کیا ہے وصرح التفتازانی وغیرہ بان المحققین علی عدم جواز
وصرح النسفی بانہ الصحیح لاستحالتہ علیہ تعالی لقولہ تعالی وقد قدمت الیکم بالوعید ما
یبدل القول لدی وقولہ تعالی ولن یخلف اللہ وعدہ ای وعیدہ وانما یمدح بالعفو
خاصۃ اور نیز اوسکی چند سطرون کے بعد نقل کیا ہے لکنہ مبنی علی جواز العفو
عن الشرک عقلا وعلیہ یبتنی القول بجواز الخلف فی الوعید وقد علمت ان الصحیح
خلافہ اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفیہ مین تصریح

کی ہے - عبارتہ ہکذا زعم بعضھم ان الخلف فی الوعید کرم فیجوز من اللہ تعالی و
المحققون علی خلافہ وکیف و ھو تبدیل القول وقد قال اللہ تعالی ما یبدل القول لدی
اور محقق دوانی نے اسی مطلب کو شرح عقاید جلالی مین یون بیان فرمایا ہے وقیل
ان المحققین علی خلافہ کیف وھو تبدیل للقول وقد قال اللہ تعالی ما یبدل القول
لدی - اور جو کہ واحدی نے دربارہ جواز خلف فی الوعید اپنی تفسیر بسیط مین یون بیان
کیا ہے والثانی ان قولہ فجزاءہ جھنم معناہ الاستقبال ای انہ سیجزی بجھنم
ھذا وعید قال وخلف الوعید کرم او سکا رد امام المتکلمین فخر الدین رازی نے
تفسیر کبیر مین اسطرح کیا ہے واما الوجہ الثانی من الوجھین اللذین اختارھما فھو
فی غایۃ الفساد لان الوعید من اقسام الخبر فاذا جوز علی اللہ الخلف فیہ فقد
جوز الکذب علی اللہ وھذا خطاء عظیم بل یقرب من ان یکون کفرا فان العقلاء
اجمعوا علی انہ تعالی منزہ عن الکذب ولانہ اذا جوز الکذب علی اللہ فی الوعید -
لاجل ما قال ان الخلف فی الوعید کرم فلم لا یجوز الخلف فی وعید الکفار ایضاً
فاذا جاز الخلف فی الوعید لغرض الکرم فلم لا یجوز فی القصص و الاخبار لغرض المصلحۃ
ومعلوم ان فتح ھذا الباب یفضی الی الطعن فی القرآن وکل الشریعۃ ونیز اسی تفسیر مین ہے
ولما کان منزھا عن النقائص والآفات کان منزھا عن الخلف والکذب وکل ما
وعد بہ فلا بد وان یقع ھذا اذا قلنا انہ تعالی لا یراعی مصالح العباد واما
اذا قلنا انہ یراعیھا فنقول الکذب انما یصدر عن العاقل اما للعجز او للجھل او للحاجۃ

ولما كان الحق سبحانه منزهاً عن الكل كان الكذب عليه محالاً فلما اخبر عن نزول العذاب بهؤلاء الكفار وبحصول الحشر والنشر وجب القطع بوقوعه الخ وفی المسلم ولا يخرج العفو لان الخلف فی الوعيد جائز دون الوعد ورد بان ايعاد الله تعالى خبر فهو صادق قطعاً وقال بحر العلوم فی شرح قوله فهو صادق آه لا استحالة الكذب هناك اور بعض محققين گو جواز خلف فی الوعيد کے قائل و معتقد ہین مگر جواز کذب باریتعالی کے ہرگز ہرگز معتقد نہین ہین چنانچہ مناظرہ اونکا جو تفسیر کبیر مین مذکور ہے شاہد عادل ہے وذكر الواحدى فی البسيط طريقة اخرى فقال لم لا يجوز ان يحمل هذا على ميعاد الاولياء دون وعيد الاعداء لان خلف الوعيد كرم عند العرب قال والدليل عليه انهم يمدحون بذلك قال الشاعر ؎ اذا وعد السراء انجز وعده + وان اوعد الضراء فالعفو مانعه وروى المناظرة التى دارت بين ابى عمرو بن العلاء وبين عمرو بن عبيد قال ابو عمرو بن العلاء لعمرو بن عبيد ما تقول فی اصحاب الكبائر قال اقول ان الله وعد وعدا واوعد ايعادا فهو منجز ايعاده كما هو منجز وعده فقال ابو عمرو بن العلاء انك رجل اعجم لا اقول اعجم اللسان ولكن اعجم القلب ان العرب تعد الرجوع عن الوعد لؤما وعن الايعاد كرما وانشد ؎ وانى وان اوعدته او وعدته + لمكذب ايعادى ومنجز موعدى + واعلم ان المعتزلة حكوا ان ابا عمرو بن العلاء

لما قال هذا الكلام قال له عمرو بن عبيد یا ابا عمرو فهل يسمى الله يكذب نفسه فقال لا فقال عمرو بن عبيد فقد سقطت حجتك قالوا فانقطع ابو عمرو بن العلاء وعندی انہ کان لابی عمرو بن العلاء ان یجیب عن ہذا السوال فیقول انک قست الوعید علی الوعد وانا انما ذکرت ہذا البیان للفرق بین البابین وذلک لان الوعد حق علیہ فی الوعید حق لہ ومن اسقط حق نفسہ فقد اتی بالجود والکرم ومن اسقط حق غیرہ فذلک ہو اللؤم فظہر الفرق بین الوعد والوعید وبطل قیاسک وانما ذکرت ہذا الشعر لایضاح ہذا الفرق فاما قولک لو لم یفعل لصار کاذبا ومکذبا نفسہ فجوابہ ان ہذا انما یلزم لو کان الوعید ثابتا جزما من غیر شرط وعندی جمیع الوعیدات مشروطۃ بعدم العفو فلا یلزم من ترکہ دخول الکذب فی کلام اللہ تعالی فہذا ما یتعلق بہذہ الحکایۃ واللہ اعلم انتہی اس مناظرہ سے خوب واضح ہوگیا کہ مجوزین خلف فی الوعید مجوز امکان کذب باری عز اسمہ کے ہرگز نہین ہین ورنہ بند ہوتے اور کلمۂ لا کے کیا معنے ہونگے و نیز تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اثبات تنزیہات باریتعالی کا مدار نقص و قبح پر ہے اور صفات ثبوتیہ کا مناط کمال و حسن پر ہے کما لا یخفی علی الفطن الذکی۔ لہذا جمیع علمائے کرام دلائل تنزیہات مین اس مقدمہ کو اخذ کرتے ہین لانہ نقص والنقص علیہ تعالی محال اور اسکے ثبوت مین اجماع اہل حق سے استشہاد کرتے ہین جیسا کہ حسن شہید خیالی و شرح مواقف و جلالی و نسفی مین مذکور ہے اور براہین اثبات صفات ثبوتیہ مین جابجا اس قضیہ کو

مد نظر رکھتے ہین لانہ کمال وھو جامع للکمالات ولھذا قالوا الوجوب منبعہ کل نقص وموجب
کل کمال و نقلوا علیہ الاجماع جیسا کہ حسن شہید مؤلف حاشیہ شرح عقاید نسفی و جلالی نے
مسطور کیا ہے اور اسیوجہ سے مجوزین نے خلف فی الوعید کے اثبات مین اس
مقدمہ کو پیش نظر رکھا ہے لان الخلف فی الوعید لیس بنقص بل ھو کمال و کرم اور
خلف فی الوعد کے امتناع مین یون کہا ہے لان الخلف فی الوعد نقص الخ بعد
تمہید ہذا کے جاننا چاہیے کہ بالضرور کذب صفت نقصان ہوگی یا صفت کمال
بر تقدیر اول خلف فی الوعید کے مجوزین مجوز کذب نہونگے کیونکہ تجویز خلف فی الوعید
کا مدار صرف کمال پر تھا اور وہ یہان مفقود ہے بلکہ کذب مثل باقی صفات ناقصہ
کے شان خدا تعالی مین محال ہوگا اور خلف فی الوعید دوسرے صفات
کمالیہ کیطرح باعث کمال اور ضروری الثبوت ہوگا پس معلوم ہوا کہ تجویز خلف
فی الوعید سے امکان کذب پر استشہاد لانا صحیح نہین اور تقدیر ثانی پر کذب بھی کمال
ہونیکی جہت سے ضروری الثبوت ہوگا ولا یقول بہ عاقل فضلا عن فاضل و یابی عن التزامہ
الفطرة الانسانیہ اور اگر کہا جاے کہ کذب بیشک نقصان اور محال ہے مگر امکان کذب
ایسا نہین تو یہ بعینہ ایسی بات ہے کہ کوئی کہے کہ جہل و عجز وغیرہ صفات ردیہ تو محال
ہین مگر انکا امکان محال نہین اور یہ بدیہی البطلان ہے علاوہ اسکے عقلائے نزدیک
یہ مقدمہ مبرہن ہے کہ امکان المحال محال اور اگر یون وہم جاے کہ بیشک بنظر
دلائل بالا و لزوم استحالات فاحشہ خلف فی الوعید سے امکان کذب کا اعتقاد

نکرنا چاہیے مگر جواز خلف فی الوعید سے لازم آتا ہے کہ کذب باری عزاسمہ ممکن ہو اسلیئے
کہ جب وعیدات اخبار ہین پھر انکے معانی مقصودہ کے خلاف وقوع مین آنا یہی کذب
ہے لان الکذب عبارۃ عن عدم المطابقۃ لما یحکی عنہ جواب اسکا اولاً یہ ہے کہ
یہ لزوم ممنوع ہے چنانچہ محقق دوانی نے شرح عقاید جلالی مین نص کیا ہے عبارتہ
ہکذا اما الکذب فقد قیل ان جوز الخلف فی الوعید بناءً علی انہ مکرمۃ من
اللہ تعالی یلزم تجویز الکذب علیہ تعالی وبعضہم منع ذلک زعما منہ ان الکذب
لایکون الا فی الماضی والخلف فی المستقبل الخ وفسادہ ظاہر لان الکذب ہو الخبر
الغیر المطابق للواقع سواء کان فی الماضی او فی المستقبل ومن ثم کذب اللہ تعالی
الخ والوجہ فی دفعہ ان آیات الوعید مشروطۃ بشروط معلومۃ من الآیات الأخر
والاحادیث منہا الاصرار وعدم التوبۃ ومنہا عدم عفوہ تعالی فیکون فی قوۃ الشرطیۃ
فلا یلزم الکذب اصلا ویمکن ان یقال المراد ہہنا انشاء الوعید والتہدید لا حقیقۃ
الاخبار فلا یتصف بالکذب اور ثانیاً یہ کہ یہ امر زید کو مفید نہین اسلیے کہ اسکی غرض
یہ بھی کہ امکان کذب کو اپنا معتقد ٹھہرالے اور تجویز خلف فی الوعید کو سند پکڑے اور
حاصل اعتراض یہ ہوا کہ مجوزین خلف فی الوعید گو معتقد امکان کذب باری تعالی
نہین ہین مگر لازم بے التزام آتا ہے پس زید کو کیونکر مفید ہو سکتا ہے غایۃ ما فی الباب
یہ لازم آیا کہ خلف فی الوعید ایسے امر کو مستلزم ہے جسکا استحالہ ثابت ہو چکا ہے
یہی وجہ ہے کہ مجوزین خلف فی الوعید کے اقوال مین علما دو گروہ ہین ایک گروہ بسبب لزوم

الزام زید

[illegible]

کذب کے اس تجویز کو رد کرتے ہین اور دوسرا گروہ تاویل کہ آیات وعید انشاءات
ہین اور بر تقدیر اخبار مشروط بشرائط معلومۃ الصدد بہر کیف امکان کذب لازم نہین آتا
کیونکہ یہ حقیقۃً خلف نہین کما نص علیہ العلامۃ الدوانی قیل ان المحققین علی
خلافہ فکیف وھو تبدیل للقول وقد قال اللہ تعالی ما یبدل القول لدی وما انا بظلام
للعبید قلت ان حمل آیات الوعید علی انشاء التھدید فلا خلف لانہ حینئذ لیس بخبر
بحسب المعنی وان حمل علی الاخبار کما ھو الظاہر فیمکن ان یقال بتخصیص المذنب المغفور
عن عمومات الوعید بالدلائل المنفصلۃ اولا فلا خلف علی ھذا التقدیر ایضا فلا یلزم
تبدیل القول واما اذا لم یعقل باحد ھذین الوجھین فیشکل التفصی عن لزوم التبدیل
والکذب اللھم الا ان یحمل آیات الوعید علی استحقاق ما اوعد بہ لا علی وقوعہا
بالفعل علاوہ اسکے مجوزین خلف فی الوعید وقوع خلف کے بھی قائل ہین چنانچہ
اونکے دلائل سے ظاہر ہے حیث قالوا لانہ لیس بنقص بل ھو کمال وانت تعلم
ان الوجوب موجب لکل کمال والوعید حق علی العباد وقال لا تفعلوا کذا فاعذبکم
ففعلوا فان شاء عفا وان شاء اخذ لانہ حقہ واولھما العفو الکرم انہ غفور حلیم
(جلالی) اور محققین کا رد بھی دال ہے کہ وہ لوگ وقوع کے قائل ہین کیف وھو تبدیل
للقول الخ تبدیل قول جب لازم آتی ہے کہ اوسکا وقوع ہوا اور جبکہ سند امکان کذب کی
تجویز خلف فی الوعید ہے تو امکان کذب کیا اسکے وقوع کا قائل ہونا پڑیگا وھو
باطل بالاجماع پس ضرور ہوا کہ اس لزوم کی وجہ سے اونکے قول کی تاویل کیجاوے

جیساکہ ایسے لزومات باطلہ کے موقعو نپر کیجاتی ہے نہ یہ کہ ایسے لازم باطل کا التزام
کرلیں مثلاً طائفہ متکلمین زیادتی علم اور وجود وغیرہ صفات کے قائل ہیں حکما اسکے جواب
مین ادنپر استحالات قایم کرتے ہین پھر کیا ہم ان امور الزامیہ کو اپنا معتقد
بناوینگے ہرگز ہرگز نہین اور زید کے استدلال کا مخدوش ہونا دوسرے عنوان
سے بھی ہوسکتا ہی مگر بعد تمہید مقدمہ جلیہ کے اور وہ یہ ہے صدق الخبر مطابقتہ
لما قصد بہ لا لظاہر مدلولات الالفاظ کما فی المطول ظاہر ہے کہ اگر صدق خبر کا مدار
یہ ہوتا کہ ظاہر مدلولات الفاظ کے مطابق ہو تو تمام مجازات کاذب ہوتے کیونکہ
زیداً اسدٌ و انما الاعمال بالنیات وغیرہ اپنی مدلول ظاہری کے مطابق نہین والتالی
باطل فالمقدم مثلہ بعد اس تمہید کے معلوم کرنا چاہیئے کہ جولوگ خلف فی الوعید
کے جواز بلکہ وقوع کے قائل ہین چنانچہ اونکے اقوال وعبارات سے صاف ظاہر ہے
اگر انکی یہ غرض ہے کہ اُن وعیدات سے جو ظاہری معنی ہین وہی مقصود حاکی ہین اس
تقدیر پر صرف امکان پر کفایت نہین ہوگی بلکہ فعلیۃ کذب لازم آئیگی کیونکہ یہ قضایا
مطلقہ عامہ ہین اور صدق وکذب مطلقہ عامہ کا دائما ہوتا ہے نہ وقت مخصوص مین
چنانچہ شروح سلم مین مصرح ہے گو کذب کا بالفعل علم نہو ولا یخفی بطلانہ علی احد
کیونکہ اس صورت مین حضرات مجوزین خلف فی الوعید کذبنی ابن آدم ولا ینبغی لہ
اور فقد کذبوا بالحق لما جاءھم الآیہ و دیگر آیات تکذیب کے مورد و مصداق
بنتے ہین اعاذنا اللہ و جمیع المسلمین اور اگر انکا یہ مطلب ہے کہ جو ظاہر معنی ان وعیدات

سے مفہوم ہوتے ہین اوسکے خلاف ارادۂ ازلی سے سرزد ہوگا اور الفاظ وعیدہ سے مقصود یہ ہے کہ یہ عقوبات بشرط عدم توبہ اور معاف نکرنے وغیرہ قیودات کے ہین اور وہ لوگ اسکو خلاف فی الوعید کہتے ہین تو اس صورت مین کذب کا وہم بھی نہین چنانچہ مقدمۂ ممہدہ بالا سے بخوبی ظاہر ہے اور اگر کہا جاے کہ جب خلف فی الوعید باعث لزوم امر باطل کے باطل ہوا پس عبارات اشاعرہ کی جو دربارۂ خلف فی الوعید مواقف و مقاصد مین مذکور ہین کیا معنی ہونگے تو جواب اسکا اگرچہ ضمناً عبارات بالا سے مستفاد ہوگیا ہے مگر واسطے تنبیہ اذہان قاصرہ کے تصریح کیجاتی ہے فمراد الاشاعرة بقولہم ان الخلف فی الوعید کرم وجود ان الکریم اذا اخبر بالوعید فاللائق بشانہ ومقتضی کرمہ ان یبنی اخبارہ علی المشیة فجمیع العمومات الواردة فی الوعید متعلقة بالمشیة وانلم یصرح بہا زجرًا للعاصین ومنعا لہم فلا یلزم الکذب والتبدیل کذا فی الخیالی وحواشیہ اور اگر یہ وہم ہو کہ یہ عدول حقیقت سے طرف مجاز کے ہے اور نیز یہ تقیید آیات واحادیث وعد مین بھی جاری ہوگی پس جواز تعذیب موعود الجنة بغیر حساب کا جواز وقوعی لازم آیگا وھو باطل عند الکل تو جواب اسکا شرح مسلم الثبوت مولانا بحر العلوم مین مذکور ہے عبارتہ ہکذا فلا بد ان یقال فی العذر ان الایعاد فی کلامہ تعالی مقید بعدم العفو فلا خلف ولا ایراد ولك ان تقلب علیہ بان التقیید عدول عن الحقیقة بلا موجب ومثلہ یجری فی الوعد ایضا فیلزم جواز تعذیب الموعود بالجنة بغیر حساب جوازا وقوعیا والحق ان الموجب للعدول متحقق وھو

ثبوت جواز العفو لاهل الکبائر الغیر المشرک ثبوتاً قطعیاً جلیاً مثل الشمس علی نصف النهار
فلا بد من العدول عن الظاهر فی الوعیدات التی لغیر الکفرة فاما بالتقیید او بجعله
لانشاء التخویف واما الوعد فلا موجب فیه فیبقی علی الحقیقة انتهی اب وہ عبارات
وشبہات جو بظاہر زید کو مفید ہین مع جوابات پیش کرتا ہون تاکہ تحقیق حق کما ینبغی ہوجاے
اور طالب حق کو کچھ تردد باقی نرہے اول یہ کہ اگر کوئی زید کی طرف سے رد المحتار کی
اس عبارت سے جو صفحہ ۳ مین ہے استدلال کرے عبارتہ ہکذا والاشبہ ترجح
جواز الخلف فی الوعید فی حق المسلمین دون الکفار توفیقاً بین ادلة المانعین المقدمة
وادلة المثبتین الخ تو اسکا جواب خود شامی کے اُس قول سے جو محصل قول سابق ہے
معلوم ہوتا ہے وحاصل هذا القول جواز التخصیص لما دل علیه اللفظ بوضعه اللغوی
من العموم فی نصوص الوعید ولا ینافی النصوص الصحیحة المصرحة بان من المؤمنین
من یدخل النار ویعاقب فیها علی ذنوبه الخ اس بیان سے صاف ظاہر ہی کہ مسلمین
کے حق مین خلف فی الوعید نہین بلکہ عمومات نصوص سے خارج اور مخصوص ہین جب
مسلمین خارج ہوے تو انکے حق مین خلف فی الوعید برای نام ہے دوم یہ کہ اگر
سید سند کے اُس سوال وجواب سے استدلال لایا جاے جو اونھون نے شرح مواقف
مین کیا ہے وہو هذا لا یقال انه یستلزم جوازهما وهو ایضاً محال لانا نقول استحالته
ممنوع عنه کیف وهو من الممکنات التی یشملها قدرته انتهی تو اسکا جواب کئی طرح
پر ہوسکتا ہے اولاً سید صاحب نے اس قول کو کسیکی طرف منسوب نہین کیا بلکہ ہر

شبہات مع جوابات
پہلا شبہ
جواب
دوسرا شبہ
جواب اول

یہ معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب نے یہ الزامی جواب دیا ہے چونکہ بعض معتزلہ کذب باری
کو ممکن کہتے ہین اور قدرت کے تحت مین داخل کرتے ہین اسلیئے معتزلہ کے جواب مین
ایسا کہا گیا اور اسکی تائید سید صاحب کے اُس قول سے ہوتی ہے جو اونھون نے فرقہ
مزداریہ کے بیان مین لکھا ہے وھو ھذا المزداریۃ ھو ابو موسی عیسی بن صبیح المزدار
وھو تلمیذ بشر اخذ العلم عنہ وتزھد حتی سمی راھب المعتزلۃ قال اللہ قادر علی ان یکذب
ویظلم ولو فعل لکان الھا کاذبا ظالما تعالی اللہ عما قالہ علوا کبیرا انتہی یہان ابو موسی
معتزلی کا یہ قول بیان کیا گیا کہ اللہ قادر علی ان یکذب ویظلم اور اسی قول سے سید
صاحب خدا تعالے کی کمال بری و تنزیہ بیان کرتے ہین اور کہتے ہین تعالی اللہ عما
قالہ علوا کبیرا شرح مواقف کی اس عبارت سے دونون امر ظاہر ہو گئے یعنی یہ کہ
کذب باری تعالی کو ممکن کہنا بعض معتزلہ کا مذہب ہے اور سید صاحب کا یہ قول نہین اور
جب سید صاحب کا نفسہ قول نہوا تو ثابت ہو گیا کہ جواب مذکور مین وہ قول الزاما کہا ہے ایسے ہی
سید صاحب کے اوس قول سے بھی میرے مدعا کی تائید ہوتی ہے جو اونھون نے
کتب منطقیہ مین لکھا ہے وہ قول یہ ہے فلا یرد ان خبر اللہ تعالی والرسول لا یحتمل
الکذب انتہی یہان سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سید صاحب کے نزدیک باریتعالے
کے کلام مین کذب کا امکان نہین پس شرح مواقف کا جواب مذکور بالضرور الزام پر
حمل کیا جائیگا ورنہ دونون کلامون مین تعارض لازم آئیگا جسکی وجہ سے بلا ضرورت
دونون کو ساقط ماننا پڑیگا وہو کما تری سید صاحب کے اسے الزامی قول سے مدعیان

امکان کذب باریتعالی سے نے دہوکا کھایا ہے افسوس اگران صاحبون کی نظر وسیع ہوتی تو اس دہوکے مین نپڑتے ثانیاً بالفرض اگر سید صاحب ہی کا یہ قول ہو تو جمہور اہل حق کے مقابلہ مین کب لائق قبول اور قابل تمسک ہو سکتا ہے ثالثاً جن محققین نے سید صاحب کے قول مذکور کے الزامی ہونے کی طرف خیال نہین کیا اونھون نے اوسے مردود ٹھہرایا ہے چنانچہ محقق دوانی شرح عقائد جلالی مین کہتے ہین قلت الکذب نقص و النقص علیہ تعالی محال فلا یکون من الممکنات و لا یشملہ القدرۃ کما لا یشتمل القدرۃ سائر وجوہ النقص علیہ تعالی کالجہل و العجز و نفی صفات الکمال اور بعض اخبار یہ کا یہ گمان کہ محقق دوانی کا رد سید سند پر وارد نہین ہوتا کیونکہ سید شریف بحث کلام مین تصریح کر چکے ہین کہ قبح فی الفعل جس سے معتزلہ اُسکے امتناع پر استدلال کرتے ہین اور نقص فی الفعل مین کچھ فرق نہین تو نقص فی الفعل سے اہل سنت کا اوسکو امتناع پر استدلال کرنا اصول اہل سنت کے خلاف ہی (ضمیمہ اخبار نظام الملک مراد آباد مطبوعہ ۱۲- اگست ۱۸۹۶ء صفحہ ۳ ملاحظہ ہو) اسکا حاصل یہ ہی کہ خداوند تعالی کو نقص سے منزہ بتانا اہل سنت کا مذہب نہین بلکہ معتزلہ کا مذہب ہے اب اسکو اہل حق خود ہی ملاحظہ کرین کہ اہل سنت پر کیسا الزام لگایا جاتا ہے جب نقص سے منزہ بتانا اہل سنت کا مذہب نہوا تو لا محالہ منزہ نہ ماننا اونکا مذہب ٹھہریگا افسوس ایسی فہم پر۔ اب مفصلاً بچند وجوہ اسکا جواب ملاحظہ کیجیے۔ اول یہ کہ یہ قول سید شریف کا نہین ہے اور کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ سید صاحب حنفی

حنفی ہین اور مختار احناف حسن و قبح اشیاء عقلی ہے چنانچہ مسلم الثبوت و توضیح
و تلویح مین مصرح ہے البتہ یہ قول عضد الملۃ والدین صاحب مواقف شافعی کا ہے
اور وہ بھی بطور اذعان و جزم نہین فرماتے ہین بلکہ بطور لا علمی و استفسار کہتے ہین چنانچہ
عبارت اونکی دال ہے ولم یظہر لی فرق بین النقص فی الفعل و بین القبح العقلی فیہ
فان النقص فی الافعال ہو القبح العقلی بعینہ فیہا و انما تختلف العبارۃ پھر مدعی کو
حنفی ہو کر شافعیہ کے قول سے تمسک کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اور دوسرے یہ کہ مسلم الثبوت
وغیرہ مین قول صاحب مواقف کو رد کیا ہے والجواب انہ نقص و قد مر انہ لا نزاع
فیہ و ما فی المواقف ان النقص فی الافعال یرجع الی القبح العقلی فممنوع لان ما ینافی
الوجوب الذاتی کیفما کان او فعلا من الاستحالات العقلیۃ الخ (مسلم الثبوت)
اور تیسرے یہ کہ خود سید شریف نے محالیت نقص کو اجماعی قرار دیا ہے چنانچہ
لکھا ہے والنقص علیہ محال اجماعا (شرح مواقف صفحہ ۲۳۲) چوتھی یہ کہ خود صاحب مواقف
نے نص کیا ہے کہ حسن و قبح بمعنی صفت کمال و نقصان و بمعنی مصلحۃ و مفسدۃ اتفاقا
عقلی ہین عبارتہ ہذا و لا بد من تحریر محل النزاع فنقول الحسن والقبح یقال لمعان
ثلثۃ الاول صفۃ الکمال والنقص یقال العلم حسن والجہل قبیح و لا نزاع ان مدرکہ
العقل الثانی ملائمۃ الغرض و منافرتہ و قد یعبر عنہما بالمصلحۃ والمفسدۃ
و ہو ایضا عقلی اور امام المتکلمین فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر کی جلد اول

ف جواب ثانی

ف جواب ثالث

ف جواب رابع

کے صفحہ ۵۸۲ مین اسطرح نقل فرماتے ہین المسئلة الرابعة قوله تعالی فلن
یخلف الله عهده یدل علی انه سبحانه منزه عن الکذب فی وعده ووعیده قال اصحابنا
لان الکذب صفة نقص والنقص علی الله محال اور جلد چہارم کے صفحہ ۱۹۶ مین تحریر کرتے
ہین الصفة الثانیة من صفات کلمات الله کونها صدقا والدلیل علیه ان الکذب
نقص والنقص علی الله محال ولا یجوز اثبات ان الکذب علی الله محال بالدلائل السمعیة
لان صحة الدلائل السمعیة موقوفة علی ان الکذب علی الله محال فلو اثبتنا امتناع
الکذب علی الله بالدلائل السمعیة لزم الدور وهو باطل واعلم ان هذا الکلام کما
یدل علی ان الخلف فی وعد الله تعالی محال فهو ایضا یدل علی ان الخلف فی وعیده
محال آه جب یہ اکابر اسطرح تصریح کرتے ہین تو کذب اور خلف فی الوعید کو صفت
نقصان قرار دیکر محال کہنا کیونکر خلاف اہل سنت وجماعت ہوگا۔ اس تقریر سے
واضح ہوگیا کہ صاحب مواقف نے جو معتزلہ کی الزامی دلیل کا رد اسطرح کیا ہے
کہ امتناع کذب باریتعالی کی دلیل ہمارے نزدیک یہ نہین ہے کہ وہ قبیح ہے تاکہ
اُسکے شرعی ہونے کی وجہ سے اُسکا امتناع ثابت نہو بلکہ ممکن ہے کہ اسکے لئے دوسری
دلیل ہو یہ رد تطویل لاطائل ہے بلکہ جواب عمدہ اوسکا وہ ہے جو مسلم الثبوت مین
مذکور ہے کہ باتفاق عقلا کذب صفت نقصان ہے اور باری عز اسمہ صفات ناقصہ
سے مبرا ہے هذا ما وعدنا فیما قبل اور محقق دوانی اور سید سند کے کلام مین اسطرح
تطبیق دینا بھی خیال خام ہے کہ محقق دوانی کا قول کلام نفسی پر محمول ہو اور سید سند بعض

کا کلام لفظی پر جیسا کہ اخباری صاحب نے لکھا ہے (ضمیمہ اخبار مذکور صفحہ ۴) یہ کیسی بنا
ہوگا کہ ایک شخص دوسرے کے کلام کو رد کرے اور اُس رد کرنے والے کی مراد ایسی بیان
کیجائے جو اس رد کو غلط ٹھہرائے توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ اسیکو کہتے ہین جسکے
بطلان پر اہل عقل کا اتفاق ہے اخباری صاحب کو یہ خبر نہین کہ تطبیق کا یہ محل نہین
ہے بلکہ تطبیق وہان ہوسکتی ہے کہ ہر ایک کا قول علیحدہ طور سے اپنے اپنے محل پر ہو
اسکے علاوہ اس تطبیق کی بنا اسپر ہے کہ کلام لفظی اور کلام نفسی کے درمیان امتناع
کذب اور صدق مین اختلاف ہو وہو باطل کما سیاتی عنقریب یہان سے اخباریہ
صاحب کا وہ خیال بھی غلط ہو گیا جو اخبار مذکور کے صفحہ ۴ مین ہے کہ کذب کا محال
عقلی ہونا ممتنع ہے بلکہ وہ محال شرعی ہے اور محال شرعی کے امکان کو عقلی کہنا
عاقل کا کام نہین انتہی امام فخر الدین رازی صاحب نے تصریح کردی کہ کذب کا محال
شرعی ہونا غلط ہے بلکہ وہ محال عقلی ہے مولانا اخباریہ یہ بھی خیال نہین کرتے کہ تمام
عقلاء کے نزدیک باریتعالی کے لیئے کذب ویسا ہی ممتنع الثبوت ہے جیسے اور صفات
ناقصہ مثل جہل و عجز وغیرہما کے اوس ذات پاک سے کذب کا ممتنع ہونا جسطرح
شریعت الٰہی کے ماننے والے تسلیم کرتے ہین اوسیطرح منکرین شریعت الٰہی یعنی حکما
وغیرہ بھی اوسے مانتے ہین اگر اسکا استحالہ موقوف علی الشرع ہوتا تو منکرین شریعت
اوسے کیون مانتے اور اگر شرعی کہنے سے مقصود ماورد بہ الشرع ہو تو یہ عقلی ہونیکی منافی
نہین ہے بہت سے امور عقلیہ شریعت مین بیان کیئے گئے ہین مثلاً علم باری توحید باری

وغیرہما پھر کیا یہ امور شریعت مین مذکور ہونیکی وجہ سے امور عقلیہ سے خارج ہوجاینگے
سوم یہ کہ اگر زید اپنے اثبات دعوی مین یہ تمسک پیش کرے کہ خدا کے افعال اختیاری
ہین اور متکلمین کے نزدیک اختیاریۃ افعال کے یہ معنی ہین ان شاء فعل وان شاء
لم یفعل وقیل ان لم یشاء لم یفعل جیسا کہ سلم الثبوت وغیرہ مین مذکور ہے پس منکرین اور
مطیعین کو دوزخ وجنت مین لیجانا بھی اختیاری ہوگا چاہے لیجاے یا نہ لیجاے اور
ممکن ہوگا کہ مطیع کو دوزخ مین ڈالدے اور منکر کو جنت مین اور اسکا امکان کذب
باری اور خلف فی الوعید کے امکان کو مستلزم ہے وہو المدعا اقول اسکا
جواب بچند وجوہ ہے اولا نقضا بجہل الباری تعالی جسکی تقریر یہ ہے کہ بالاتفاق
جہل باری تعالی محال وغیر ممکن ہے چنانچہ محقق دوانی نے شرح قول عضد الدین
ولا یصح الجہل ولا الکذب مین لکھا ہے اور جواز فعل مستلزم ہے جہل کو چنانچہ
مسلم الثبوت مین مسئلہ امکان وامتناع تکلیف بالمحال مین اسکا تعرض ہے وما قیل
جواز الفعل یستلزم جواز الجہل فممنوع الخ اور ثانیا نقضا بخلف الوعد اسلیے کہ
امکان خلف وعد کا کوئی بھی قائل نہین لما انہم نصوا انہ نقص والنقص علیہ تعالی
محال قطعا اجماعا اور ثالثا حلا تقریر اوسکی یہ ہے کہ جب ادلہ قطعیہ اور براہین یقینیہ
سے امتناع امکان کذب باریتعالی ثابت ہوچکا چنانچہ مفصلا گذرا اور حجج قویمہ اور
بینات مستقیمہ سے امتناع امکان جہل باریتعالی بھی مقرر ہوچکا پس جواز فعل بلحاظ
ذات مستلزم جواز وامکان کذب باریتعالی وجہل خدا تعالی کو نہوگا بلکہ ان دونون

نقض شبہ سوم
جواب اول
جواب دوم
جواب سوم

کا ممتنع بالذات ہونا اس امر کو مستلزم ہوگا کہ انعام مطیع اور تعذیب منکر واجب بالغیر
اور اسکا خلاف ممتنع بالغیر ہو چنانچہ وجوب بالذات وجود باریتعالی مستلزم وجوب بالغیر
وجود معلول اول ہے۔ ۔ امکان عدم بالذات معلول اول مستلزم امکان عدم
بالغیر باریتعالی ہے جیسا کہ کتب معقول مین بدلائل عقلیہ ثابت ہے اور مسلم الثبوت
مین مصرح ہے لکن الاشاعرۃ یلزمھم امتناع تعذیب الطایع کما ھو مذاھب اد
مذھب المعتزلۃ کما مرمفصلا اور یہی جواب مانعین تکلیف ممتنع لذاتہ کا جو اثبار
اقوال مفسرین مین گذر چکا یہان بھی جاری ہوگا فتذکر ما مر تحقیق بالا سے اوس
دلیل کا جواب بھی بخوبی ظاہر ہو گیا جو اخبار مذکور کے صفحہ ٣ مین مندرج ہے اور وہ
یہ ہے دوسری دلیل یہ تھی کہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ
بہٖ اب ہم پوچھتے ہین کہ حق تعالی کو اسکے خلاف پر قدرت ہے کہ نہین مشرک کو
بخش سکتا ہے جناب میان صاحب نے فرمایا ہان بخش سکتا ہے تو مولانا نے کہا یہی
امکان کذب ہے۔ اگرچہ بلحاظ تقریر گذشتہ اس دلیل کے دفع کی تشریح کی حاجت نہین ہے
مگر واسطے افادہ عوام کے شرح کرتا ہون اول یہ کہ مستدل کے نزدیک کلام نفسی کا
متصف بکذب ہونا ممتنع بالذات ہے اور اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ ممکن ہو
کیونکہ یہ دلیل بعینہ اوسمین جاری ہے اسلیے کہ بر تقدیر مغفرت کفار جیسا کہ خلاف
کلام لفظی وقوع مین آئیگا جسے کذب کہتے ہین ویسا ہی مخالف کلام نفسی کے ہوگا
اور یہی عدم مطابقت وتبدیل کلام الہی ہے نہ خلف اور دوسرے یہ کہ منقوض ہے

ساتھ علم بارتیعالی کے اسلیئے کہ بر تقدیر وقوع مغفرت مشرکین تبدل علم بجہل لازم
آئیگا چنانچہ تقریر اوسکی اثناءی اقوال مفسرین مین گذر چکی اور تیسرے یہ کہ ممکن بالذات
محال بالغیر محال بالذات کو مستلزم ہوتا ہے مگر بلحاظ امتناع بالغیر کے نہ بلحاظ اپنے امکان
ذاتی کے چنانکہ تفصیلاً گذر چکا پس امکان مغفرت کفار دلیل امکان کذب بارتیعالی
نہین ہوسکتی جیسا کہ امکان عدم معلول اول سند امکان عدم واجب بالذات نہین
ہوسکتی ہے اور چوتھے یہ کہ تقریب ناتمام ہے مدعا مین امتناع بالذات کذب کلام نفسی
بھی تھا اور دلیل مین اصلاً تعرض نہین ہے اور پانچوین یہ کہ بحث مذہب اہل سنت
وجماعت مین ہے نہ کہنے مجتہدون کے اجتہاد مین پس مستدل کے ذمہ لازم و ضرور ہے
کہ اہل مذہب سے کلام نفسی وکلام لفظی کے درمیان تفرقہ نقل کرین ودونہ خرط القتاد
عجب ہے مجوزین امکان کذب بارتیعالی سے کہ باوجود ادعاء مذہب اہل سنت وجماعت کے
کوئی نص اہل مذہب سے پیش نہین کرتے ہین محض استنباطات پر اکتفا کرتے ہین چہارم
یہ کہ اگر زید کو دل مین یہ شبہ گذرے اور اسکو اپنے ثبوت عقیدے کی سند مقرر کرے کہ صفات
واجب تعالی متکلمین کے نزدیک زائد ہین اور جب زائد ہوئین تو بیشک ممکن بالذات
ہونگی ورنہ تعدد وجبا لازم آتا ہے واستحالتہ ظاهرة وفی کتب الکلامیة مصرحة
اور صدق وکذب کلام کی صفت اولاً و بالذات ہے اور متکلم کی ثانیاً و بالعرض ظاہر ہے
کہ ممکن بالذات کی صفت بطریق اولی ممکن ہوگی پس کذب باری تعالی بھی ممکن ہوگا
جواب سکا یہ ہے کہ اس باب کا کھولنا محالات غیر عدیدہ کی طرف منجر ہوگا اسلیئے کہ

جہل کی نقیض علم ہے اور عجز کی ضد قدرت اور ممات کے مقابل حیات ہے اور عدم
کی نقیض وجود و علیٰ ہذا القیاس فی البواقی یہ سب بھی ممکن بالذات ہونگی کیونکہ امکان
احد النقیضین امکان نقیض آخر کو مستلزم ہے ورنہ امکان اجتماع النقیضین بر تقدیر وجوب
نقیض آخر کی یا امکان ارتفاع النقیضین بصورت امتناع نقیض آخر لازم آئیگا و امکان
المحال محال کما لا یخفی علی الماہر اور مسلم الثبوت وغیرہ مین اسکی نص بھی ہے اور امکان
عدم واجب و عدم حیات وغیرہما کا استحالہ مسلم عند الکل ہے اور کیونکر نہو کہ جب واجب کا وجود
و حیات بھی ممکن ہون تو واجب بالذات کیا چیز ہوگی علاوہ اسکے اگر ان محالات
کو تسلیم بھی کر لیا جاے تاہم زید کا مدعا ثابت نہین ہوتا کیونکہ یہ ضرور نہین کہ ممکن بالذات
کی صفت بھی ممکن بالذات ہو مثلاً کل و جزء ممکنات سے ہین حالانکہ جزء کی اعظمیت اور
کل کی انقصیت محالات سے ہین علیٰ ہذا القیاس کلام باری ممکن ہو مگر کذب اسکا
محال فکلامہ تعالیٰ عند وجودہ یکون صادقا لا محالۃ و عند عدمہ لا یکون کاذبا و لا
صادقا کالانشاءات و الالفاظ المفردۃ و لا یلزم ارتفاع النقیضین لان نقیض الصدق
عدمہ و الکذب اخص منہ فافہم مین امید کرتا ہون کہ ناظرین با انصاف بعد اذعان
و استماع تقریر ہذا کے بخوبی جان سکتے ہین کہ بعض متوہمین کی وہ دلیل بھی ہباءً
منثورا ہو گئی جسپر اونھین بڑا ناز اور فخر ہے اور بڑے دعوے سے کہا ہے کہ میری دلیل
کے کسی مقدمہ کو اگر کوئی باطل کرے تو مین اپنی دلیل سے دست بردار ہو جاؤنگا اور
وہ دلیل یہ ہے کہ ہم کہہ چکے ہین کہ کلام نفسی مین کذب ممتنع بالذات ہے لیکن کلام لفظی مین

ممکن بالذات ہے کیونکہ کلام لفظی وہ ہے جو مرکب الفاظ سے ہو اور جو مرکب الفاظ
سے ہو وہ حادث ہے اور جو حادث ہے وہ ممکن اور جو ممکن وہ بحکم آیت اِنَّ اللّٰہَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ داخل تحت قدرت تو کلام لفظی باقسامہ داخل تحت قدرت انتہی۔
اگرچہ جواب اس دلیل کا تقریر سابق سے واضح ہوگیا ہے مگر واسطے تنبیہ اذہان قاصرہ
کے کچھ تفصیل کیا چاہتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ مدعی کہانتک اپنے قول میں صادق
اور اپنے وعدے کے وفا کرنے والے ہیں یا صرف امکان کذب ہی پر قناعت کر بیٹھے
ہیں۔ واضح ہو کہ یہ دلیل تین طور سے مجروح و مردود ہے اول تو اسکے
کل مقدمات مخدوش ہیں بجز ایک مقدمہ مشہورہ کے جسکا ثبوت مدعی
کے کسیطرح مفید مدعا نہیں ہے دوم یہ کہ مستلزم مدعا نہیں یعنی امکان کذب باری
ثابت نہیں ہوتا تیسرے یہ کہ برتقدیر ثبوت اُس مدعا کے مستدل کا دوسرا مدعا یا یوں کہیے
کہ مدعا کا دوسرا جز غلط ٹھہرتا ہے امر اول کا ثبوت یعنی ہر ایک مقدمہ کا مخدوش ہونا۔
پہلا مقدمہ کلام لفظی وہ ہے جو مرکب ہو الفاظ سے اقول بعض کلام ایسے ہیں
جنمیں ایک ہی لفظ ہے مثلاً ق و ط و ل پس جب بعض کلام الفاظ سے مرکب
نہیں ہے تو تعریف جامع نہوئی اور اگر الفاظ حکمیہ یعنی ضمائر مستترہ کا اعتبار کرکے کہا
ہے تو مقدمہ ثانی یعنی جو مرکب الفاظ سے ہو وہ حادث ہے ممنوع ہے اسلیے کہ دلیل
حدوث ترتب الفاظ ہے کیونکہ اسی ترتب سے تقدم و تاخر زمانی ہوتا ہے جسکی وجہ سے
اوسے حادث کہہ سکتے ہیں اور یہ تقدم و تاخر الفاظ حقیقیہ و حکمیہ کی ترکیب میں مفقود
ہے پس جب تقدم و تاخر ثابت نہوا تو حدوث کا ثبوت نہوگا دوسرا مقدمہ یعنی جو

مرکب الفاظ سے ہو وہ حادث ہے **اقول** صاحب موافق نے ایک مستقل رسالہ تحقیق
کلام الہی مین تصنیف کیا ہے اوسمین لکھا ہے کہ رئیس الاشاعرہ شیخ ابو الحسن اشعری
کلام نفسی اور کلام لفظی دونون کے قدم کے قائل ہین اور سید سند نے اوس رسالہ
کو پسند کیا ہے اس تحقیق کے بموجب ہر کلام لفظی حادث نہو گا بلکہ صرف مخلوقات کا
کلام لفظی حادث ہوگا اور وہ بحث سے خارج ہے لہذا یہ مقدمہ بھی صحیح نہین ہے اور
جس دلیل سے حدوث ثابت کیا جاتا ہے اوسکا شافی جواب اوس رسالہ مین مذکور ہے
جسکا خلاصہ سید سند شرح مواقف مین اسطرح لکھتے ہین واعلم ان المصنف مقالۃ
مفردۃ فی تحقیق کلام اللہ تعالی علی وفق ما اشار الیہ فی خطبۃ الکتاب ومحصولہا
ان لفظ المعنی یطلق تارۃ علی مدلول اللفظ واخری علی الامر القایم بالغیر فالشیخ الاشعری
لما قال الکلام ھو المعنی النفسی فھم الاصحاب منہ ان مرادہ مدلول اللفظ وحدہ وھو
القدیم عندہ واما العبارات فانما تسمی کلاما مجازا لدلالتہا علی ما ھو کلام حقیقی حتی
صرحوا بان الالفاظ حادثۃ علی مذھبہ ایضا لکنہا لیست کلامہ حقیقۃ وھذا الذی
فھموہ من کلام الشیخ لہ لوازم کثیرۃ فاسدۃ کعدم اکفار من انکر کلامیۃ ما بین دفتی
المصحف مع انہ علم من الدین ضرورۃ کونہ کلام اللہ تعالی حقیقۃ وکعدم المعارضۃ
والتحدی بکلام اللہ الحقیقی وکعدم کون المقرؤ والمحفوظ کلامہ حقیقۃ الی غیر
ذلک مما لا یخفی علی المتفطن فی الاحکام الدینیۃ فوجب حمل کلام الشیخ علی
انہ اراد بہ المعنی الثانی فیکون الکلام النفسی عندہ امرا شاملا للفظ والمعنی جمیعا

قائماً بذات اللہ تعالی وهو مکتوب فی المصاحف مقرو بالالسن محفوظ فی الصدور
وهو غیر الکتابة والقراءة والحفظ الحادثة وما یقال من ان الحروف والالفاظ مترتبة
متعاقبة فجوابه ان ذلك الترتب انما هو فی التلفظ بسبب عدم مساعدة الآلة
فالتلفظ حادث والادلة الدالة علی الحدوث یجب حملها علی حدوثه دون حدوث
الملفوظ جمعاً بین الادلة وهذا الذی ذکرناه وان کان مخالفا لما علیه متاخرو اصحابنا
الا انه بعد التامل تعرف حقیته ثم کلامه وهذا المحمل لکلام الشیخ مما اختاره الشیخ
محمد الشهرستانی فی کتابه المسمی بنهایة الاقدام ولا شبهة فی انه اقرب الی الاحکام الظاهرة
المنسوبة الی قواعد الملة انتهی اور اسیکا ملخص علامه تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں اطرح
کیاہے وذهب بعض المحققین الی ان المعنی فی قول مشائخنا کلام اللہ تعالی معنی
قدیم لیس فی مقابلة اللفظ حتی یراد به مدلول اللفظ ومفهومه بل فی مقابلة العین
والمراد به ما لا یقوم بذاته کسائر الصفات ومرادهم ان القران اسم للفظ والمعنی شامل
لهما وهو قدیم لا کما زعمت الحنابلة من قدم نظم المؤلف المرتب الاجزاء فانه
بدیهی الاستحالة للقطع بانه لا یمکن التلفظ بالسین من بسم اللہ الا بعد التلفظ
بالباء بل المعنی ان اللفظ القایم بالنفس لیس مرتب الاجزاء فی نفسه کالقائم بنفس الحافظ
من غیر ترتب الاجزاء وتقدم البعض علی البعض والترتب انما یحصل فی اللفظ والقراءة
لعدم مساعدة الآلة وهذا معنی قولهم المقرو قدیم والقراءة حادثة واما القایم بذات
اللہ تعالی فلا ترتب فیه حتی ان من سمع کلام اللہ سمعه غیر مرتب الاجزاء لعدم

احتیاجہ الی الآلۃ وھذا حاصل کلامہ چوتھا مقدمہ اعنی جو ممکن وہ داخل تحت قدرت ہے اقول متکلمین کے مذہب کی رو سے یہ مقدمہ صحیح نہین ہے اسلیئے کہ منجملہ ممکنات کے صفات باری تعالی بھی ہین چنانچہ شرح عقاید مین منصوص ہے ویکون ھذا مراد من قال الواجب الوجود لذاتہ ھو اللہ تعالی وصفاتہ یعنی انھا واجبۃ لذات الواجب تعالی وتقدس واما فی نفسھا فھی ممکنۃ ولا استحالۃ فی قدم الممکن اذا کان قائما بذات القدیم واجبا لہ غیر منفصل عنہ الخ اور صفات باریتعالی مقدور باریتعالی نہین ہین ورنہ حدوث اونکا لازم آئیگا اور یہ امر باوجود بداہۃ باطل ہونیکے منصوص نفی ہے چنانچہ ماہر پر مخفی نہین ہے جب مقدمات دلیل کا حال معلوم ہوا تو نتیجہ کا حال بھی ظاہر ہو گیا النتیجۃ تنبئ عن الثمرۃ مثل مشہور ہے۔ امر دوم کا اثبات یعنی اگر جمیع مقدمات تسلیم بھی کر لیئے جائین تو بھی مستدل کی غرض حاصل نہین ہوتی اسلیئے کہ مقصود اونکا یہ تھا کہ کذب باریتعالی ممکن ہے اور نتیجہ یہ نکلا کہ کلام لفظی مقدور و مخلوق ہے اس سے یہ ثابت ہوگا کہ خود کلام لفظی ممکن ہے اور اوپر مبرہن ہو چکا ہے کہ امکان شئی کو امکان صفت شئے لازم نہین ہے بلکہ ممکن ہے کہ شئے بنفسہ ممکن ہو اور اوسکی صفت ممتنع ہو چنانچہ انقصیت کل کی اور اعظمیت جز کی ممتنع ہے اور خود کل وجز ممکن ہے امر سوم کا ثبوت یعنی اگر کلام لفظی مین کذب کا امکان تسلیم کیا جائے تو کلام نفسی مین بھی کذب کا ماننا پڑیگا اسواسطے کہ امکان کذب کلام لفظی مستلزم ہے امکان کذب کلام نفسی کو اسلیئے کہ الفاظ بالذات صادق وکاذب نہین ہوتے بلکہ بدولت اپنے مدلولات کے ہونے

ہین چنانکہ معانی صدق وکذب کے اسپر شاہد صادق ہین پس اگر کذب کلام لفظی بدون
کذب کلام نفسی پایا جاوے تو تحقق ما بالعرض کا بدون ما بالذات کے لازم آئیگا وھو
باطل وھذا خلف وسیجی تفصیلہ اگر یہ خلجان قلب مین خطور کرے کہ ہم تسلیم کرتے
ہین کہ کلام نفسی کہ صفت باریتعالی ہے بلا ریب وشک شائبہ کذب وامکان عدم مطابقت
سے مبرا ومنزہ ہے اور براہین مذکورہ بالا بیشک اوسمین جاری ہین مگر کلام لفظی کہ حادث
ومخلوق ہے اور قایم بذات باریتعالی نہین ہے وہ امکان کذب سے معری نہین ہے
چنانچہ صاحب مواقف وسید سند بعد ہر دو دلیل امتناع کذب باریتعالی کے نص کرتے
ہین کہ اونسے امتناع کذب باریتعالی کلام نفسی مین ثابت ہوتا ہے نہ کلام لفظی مین و
عبارتہ ہکذا واما امتناع الکذب علیہ عندنا فلثلثۃ اوجہ الاول انہ نقص والنقص
علی اللہ تعالی محال اجماعا وایضا فیلزم علی تقدیر ان یقع الکذب فی کلامہ ان
نکون نحن اکمل منہ فی بعض الاوقات اعنی وقت صدقنا فی کلامنا وھذا الوجہ انما
یدل علی ان الکلام النفسی الذی ھو صفۃ قائمۃ بذاتہ تعالی یکون صادقا و
الا لزم النقصان فی صفتہ تعالی مع کمال صفتنا ولا یدل علی صدق فی الحروف
والکلمات التی یخلقہا فی جسم دالۃ علی معان مقصودۃ ولما کان لقائل ان یقول
خلق الکاذب ایضا نقص فی فعلہ فیعود المحذور بعینہ اشار الی دفعہ بقولہ
واعلم انہ لم یظہر لی فرق بین النقص فی الفعل وبین القبح العقلی فیہ فان النقص
فی الافعال ھو القبح العقلی بعینہ فیہا وانما تختلف العبارۃ دون المعنی واصحابنا المنکرون

للقبح العقلی کیف یتمسکون فی دفع الکذب عن الکلام اللفظی بلزوم النقص فی افعالہ
تعالی الثانی انہ لو اتصف بالکذب لکان کذبہ قدیما اذ لا یقوم الحادث بذاتہ تعالی
فیلزم ان یمتنع علیہ الصدق المقابل لذلک الکذب والا جاز زوال ذلک الکذب و
ھو باطل فان ما ثبت قدمہ امتنع عدمہ واللازم وھو امتناع الصدق علیہ باطل
فانا نعلم بالضرورۃ ان من علم شیئا امکن لہ ان یخبر عنہ علی ما ھو علیہ و ھذا الوجہ
الثانی ایضا انما یدل علی کون الکلام النفسی صدقا لانہ القدیم واما ھذہ العبارات
الدالۃ علی الکلام النفسی فلا دلالۃ علی صدقہا لانہا حادثۃ فیجوز زوالہا بحدوث
الصدق الذی یقابلہا مع ان الاھم عندنا ھو بیان صدقہا جواب اسکا بچند وجوہ
دیا جاتا ہے اول یہ کہ مناط اس تفرقہ کا یہ ہے کہ کلام لفظی باری تعالی سے قایم نہو اور
بموجب تحقیق عضد الملۃ و الدین و اختیار سید سند یہ امر صحیح نہین بلکہ کلام لفظی بھی
اوسکی ذات پاک سے قایم ہے چنانکہ اوپر گذرا پس مناط جریان براہین ہر دو کلام نفسی
و لفظی مین موجود ہے لہذا منوط اعنی امتناع کذب بارتیعالی بھی موجود ہو گا اور سید سند
کا صاحب مواقف کے رسالہ مستقلہ کو اسکے بعد نقل کرنا شیر اسی اعتراض کے دفع
کی طرف معلوم ہوتا ہے چنانکہ عادت مولفین ہے کہ امر محقق کو بعد بیان کرتے ہین
ورنہ یہان کیا موقع بیان کا تھا یہان تو تحقیق امتناع کذب بارتیعالی ہے نہ تحقیق کلام
نفسی و لفظی بلکہ تحقیق کلام نفسی و لفظی اول گذر چکی اگر محض تحقیق کلام نفسی و لفظی منظور
و مد نظر ہوتی تو اسکو اول تفریع امتناع کذب بارتیعالی کے بعد نزاع کلام نفسی و لفظی کے

فاما حول

بیان کرتا پس اثنا، ادلہ امتناع کذب باریتعالی مین جو اعتراض کیا گیا وہ جمہور متاخرین

پر ہے اور اپنی تحقیق سے مشائخ باسلف سے اعتراض دفع کردیا اور دوسرے یہ کہ مذہب

جواب دوم

شئ دیگر ہے اور دلیل ہے اوسکا ثابت ہونا امر دیگر۔ اگر ایک مدعا کسی خاص دلیل سے

ثابت نہو تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ واقع مین وہ ثابت نہین یا مستدل کا وہ مذہب

نہین البتہ ورود اعتراض کیوجہ سے دلیل قاصر سمجھی جائیگی اس مقام پر سید صاحب کی غرض

یہی ہے کہ دو دلیلین امتناع کذب کی جو یہان بیان کیگئی ہین وہ ثبوت مدعا سے

قاصر ہین یعنی مدعا تو یہ تھا کہ کلام نفسی اور کلام لفظی دونون مین کذب ممتنع ہے اور ان

دونون دلیلون سے صرف کلام نفسی مین امتناع کذب ثابت ہوا اسیواسطے سید سند نے

بعد اعتراض صریح کردیا ہے کہ مقصود اہم بیان صدق کلام لفظی ہے پس معلوم ہوا

کہ دعوی امتناع کذب کلام باریتعالی مین امر مہم امتناع کذب کلام لفظی ہے اور کیونکر نہ ہو

امتناع کذب باریتعالی کو اتفاقی قرار دیا ہے باوجودیکہ معتزلہ منکر کلام نفسی کے ہین پس

اگر کلام لفظی مد نظر نہ رکھا جاے تو اتفاق کیونکر متصور ہوگا۔ تیسرے یہ کہ منجملہ دلائل

جواب سوم

نشتی کے اگر صاحب مواقف کی دو دلیلین قاصر ہوئین تو مدعا مین خلل نہین آسکتا تیسری

دلیل سے اونکا مدعا کامل طور سے ثابت ہے اسیواسطے خود صاحب مواقف دلیل ثالث

کے حقمین فرماتے ہین وعلیہ الاعتماد اور سید سند اسکی وجہ تحریر کرتے ہین لصحتہ ودلالتہ

علی الصدق فی الکلام النفسی واللفظی معًا اس سے معلوم ہوا کہ سنت والجماعت کا

مذہب تو یہی ہے کہ باریتعالی کے کلام نفسی ولفظی دونون مین کذب ممتنع ہے اور صدق

ضروری ہے مگر دلیلین ایسی بیان کی ہین کہ بعض مثبت کل مدعا ہین اور بعض جز مدعا ولاحرج فیہ بعد وضوح المقصود اور چوتھے یہ کہ میرا استناد محض انہ اصحاب توقف نہین ہے تاکہ قصور اونکا میرے دعوی مین فتور لاوے بلکہ مستشہدات میرے اقوال مفسرین بھی تھے جنکا موضوع و مبحوث عنہ بجز کلام لفظی کے دوسرا امر نہین ہے کما لا یخفی علی الماہرین وعلی ہذا القیاس اقوال علمای اصول کہ اونکو بھی بجز کلام لفظی کے کلام نفسی سے سروکار نہین ہے اور پانچوین یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ کلام لفظی و کلام نفسی مین نسبت دال و مدلول کی ہے لہذا یہ نہین ہوسکتا کہ ایک صادق ہو اور دوسرا کاذب کلام لفظی یعنی دال کو صادق یا کاذب کہنے کے یہی معنی ہین کہ اوسکا مدلول یعنی کلام نفسی مطابق واقع کے ہے یا نہین ہے اگر مطابق واقع کے ہے تو صادق ہے ورنہ کاذب کیا فقط الفاظ کو جو صوت محض ہین مطابق اعیان خارجیہ کے کہہ سکتے ہین ہرگز نہین بلکہ مطابق اور غیر مطابق حقیقۃً و بالذات مدلولات ہونگی اور بالعرض اونکے الفاظ پس جب یہ امر ثابت ہوگیا تو ظاہر ہوگیا کہ جن دلیلون سے کلام نفسی مین کذب کا ممتنع ہونا ثابت ہوگا اونسے کلام لفظی مین بھی ہوگا بھلا کون عاقل کہہ سکتا ہے کہ لفظ العدم موجود تو کاذب ہے اور مدلول اسکا صادق اب مین وہ عبارات نقل کرتا ہون جس سے واضح ہو کہ یہ کلمات الٰہی تعبیر اُن کلمات ازلیہ سے ہین یعنی کلمات دال ہین اور معنی قایم بذاتہ تعالی مدلول والکلام ہو صفۃ ازلیۃ عبر عنہا بالنظم المسمی بالقرآن المرکب من الحروف (شرح عقاید نسفی) وتحقیقہ ان للشئ وجوداً فی الاعیان ووجوداً فی

الاذہان ووجوداً فی العبارۃ ووجوداً فی الکتابۃ فالکتابۃ تدل علی العبارۃ
والعبارۃ تدل علی ما فی الاذہان وہو ما فی الاعیان آہ (شرح عقاید نسفی) وہمچنین
یک کلام بسیط ست کہ از ازل تا ابد بہمان کلام گویاست اگر امرست از ہمان جا
ناشی ست و اگر نہی ست ہم از انجا اگر اعلام ست ہم از انجا ماخوذ و اگر استعلام ست ہم از انجا
اگر تمنی ست ہم از انجا مستفاد ست اگر ترجی ست ہم از انجا جمیع کتب منزلہ و صحف مرسلہ
ورقیست از ان کلام بسیط اگر توریت ست از انجا انتساخ یافتہ ست اگر انجیل ست
ہم از انجا صورت لفظی گرفتہ ست اگر زبور ست ہم از انجا مسطور گشتہ اگر قران ست ہم از انجا
منزل فرمودہ ع واللہ کلام حق کہ علی الحق یکیست ﴿ پس و پیش در نزول مختلف آمد
آمدہ + (مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ) اب نظار با انصاف اس عقیدہ کو
ملاحظہ کرین جو اخبار مذکور مین مطبوع ہے وہو ہذا باری عز اسمہ کا متصف بکذب ہونا
ممتنع بالذات ہے اور کلام لفظی کا متصف بکذب ہونا ممکن بالذات ممتنع بالغیر اور
کلام نفسی کا اتصاف بکذب ممتنع بالذات ہے انتہیٰ اس عقیدے کا بیجا اور غلط ہونا
میری تقریر سابق سے اظہر من الشمس ہے کیونکہ اول تو مناط اس عقیدے کا تفرقہ
پر ہے درمیان کلام نفسی و کلام لفظی کے وقد علمت بطلانہ دوسرے یہ کہ ممکن بالذات
اگرچہ ممتنع بالغیر و واجب بالغیر ہو سکتا ہے مگر ممتنع بالذات اور واجب بالذات ہرگز
ہرگز ممکن بالغیر نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ ممکن بالغیر کوئی چیز ہی نہین ہے اسیواسطے
قید بالذات کو ممکن کے ساتھ محض واسطے تقابل وغیرہ کے بیان کرتے ہین اور قید

ف ... نظام الملک ... ۱۲ اگست ... ۱۲

احترازی ہے احتراز بخلاف واجب بالذات وممتنع بالذات کے کہ اسمین قید احترازی
ہے چنانکہ واقف پر مخفی نہین ہے اور شرح مواقف وغیرہ مین منصوص بھی ہے لیکن جب
کلام لفظی اور نفسی مین ایسا علاقہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایک کا صدق اور کذب دوسرے
کے صدق اور کذب کو مستلزم ہے اور کلام کا صدق وکذب متکلم کے صدق وکذب
کو توثابت ہوا کہ برتقدیر امکان کذب کلام لفظی کے یہ نہین ہو سکتا ہے کہ کلام
نفسی یا ذات واجب تعالی مین کذب ممتنع بالذات ہو ورنہ اجتماع ممتنع بالذات اور
ممکن بالذات کا لازم آئیگا ہذا خلف **تنبیہ** جو صاحب باریتعالی کے کلام لفظی
مین امکان کذب کے قائل ہوتے ہین غالبًا اونھین اس خیال نے یہ جرأت دلائی ہے
کہ کلام لفظی اُس ذات مقدس سے قایم نہین ہے اسوجہ سے اوسکا کذب واجب
تعالی کی ذات کیطرف رجوع نہین کرسکتا مگر یہ خیال محض خام ہے کیونکہ اولًا تو اسکی بنیاد
خلاف تحقیق پر ہے صاحب مواقف نے یہ امر محقق کردیا ہے کہ کلام لفظی اور کلام نفسی
دونون واجب تعالی کی ذات سے قایم ہین کما مر ثانیًا یہ امر بھی ثابت ہوگیا کہ اتصاف
صدق وکذب کا مدار معانی اور مدلولات الفاظ ہین اور الفاظ کا اس وصف سے متصف
ہونا معانی کی بدولت ہے لہذا الفاظ کا اوسکی ذات سے قایم ہونا اور نہ قایم ہونا
یکسان ہے جب الفاظ کو متصف بکذب مانا جائیگا تو بالضرور اُنکے معانی یعنی کلام
نفسی کو اور اس ذات پاک کو جس سے وہ کلام نفسی قایم ہے متصف ماننا پڑیگا وہذا خلف
خیال کرنا چاہیے کہ نقوش الفاظ بالاتفاق کاتب اور متکلم سے قایم نہین ہین مگر جو

شخص جھوٹی دستاویز بناوے وہ بلاشبہ جھوٹا اور جعلساز ٹھہریگا اگرچہ اس مضمون کا اُسنے تکلم بھی نکیا ہو اور اُس دستاویز کو جعلی کہینگے پھر اسکی کیا وجہ ہے کہ اس جھوٹی دستاویز کی وجہ سے اوسکا بنانے والا جھوٹا اور جعلساز ٹھہرا حالانکہ اُسنے صرف نقوش ہی بنائے ہین جو کسیطرح اوسکی ذات سے قایم نہین ہین اسکی وجہ یہی ہے کہ ان نقوش وغیرہا کو جو متصف بکذب کیا ہے تو اس مضمون کی وجہ سے کیا ہے جو اُس بنانے والیکی ذات سے قایم ہے یہی حال الفاظ کا سمجھنا چاہیے ثالثاً یہ کہ جب کلام لفظی کا کذب اس ذات مقدس کیطرف متوجہ نہوا تو صدق بھی نہوگا کیونکہ علت مشترک ہے اور جب صدق بھی اوسطرف رجوع نہوا تو آیات مسطور الذیل کے کیا معنے ہونگے (۱) وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا (۲) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا (۳) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا (۴) وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ان آیتون مین قول وحدیث سے کلام لفظی مقصود ہے چنانچہ مفسرین نے اسکی تصریح کی ہے تفسیر کبیر وغیرہ ملاحظہ ہو۔ اور اس تقدیر پر یہ بھی لازم آئیگا کہ کلام لفظی حقیقۃً کلام آلٰہی نہو اور اسکا منکر کلام الٰہی کا منکر نہ قرار دیا جاے غرض کہ اسکے سبب سے مفاسد عدیدہ لازم آتے ہین کما لایخفے علی الفطن اللبیب اُس تقدیر بیان کے بعد چند شبہات اور بھی مخطور و مسموع ہوے اونکا دفع کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ مدعیان کذب کو حوصلہ باقی نرہے (شبہہ ۱) مخبر صادق نے خبر دی ہی حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انھم قد کذبوا جاءھم نصرنا الآیۃ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیا علیہم السلام کو باریتعالی کیطرف کذب کا ظن ہوا اگر کذب باری ممکن نہوتا تو انبیاکے

پارہ ۱۳

کرام جو علم الٰہی مین اعلم الناس ہین کیون ایسا ظن کرتے جواب اول تو اس آیت مین اسکی تصریح نہین کہ ظن کرنے والے انبیا تھے بلکہ ہم کہتے ہین کہ ظن کرنے والے وہ لوگ تھے جنکی طرف وہ انبیا بھیجے گئے تھے اور اونھون نے بھی خدا کی طرف کذب کا گمان نہین کیا بلکہ رسولون کی طرف کیا معالم التنزیل مین ہے معناہ حتی اذا استیأس الرسل من ایمان قومهم وظنوا ای ظن قومهم ان الرسل قد کذبهم فی وعید العذاب انتهی اور اگر انبیا علیہم السلام ہی کو ظان قرار دین تو آیت کے یہ معنی ہین کہ اونھین اپنی امید و رجا وغیرہ کیطرف کذب کا گمان ہوا نہ خدا کی طرف جیسا کہ تفسیر ابو سعود مین ہے کذبتهم انفسهم حین حدثتهم بانهم ینصرون علیهم او کذبهم رجاؤهم فانه یوصف بالصدق والکذب انتهی جو معنی یہان بیان کیے گئے اون سے ظاہر ہے کہ آیت مذکورہ سے اسبات کا وہم بھی نہین پیدا ہوتا کہ انبیا نے کذب باری کا گمان کیا اور بھلا انبیا سے ایسا گمان کیونکر ہو سکتا ہے اونسے تو یہ خیال محال ہے ایسا گمان تو کسی ایماندار سے بھی نہین ہو سکتا اور اگر کرے تو ایماندار نہین رہ سکتا چنانچہ امام فخر الدین رازی حضرت ابن عباسؓ کی روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہین الا انہ بعید لان المؤمن لا یجوز ان یظن باللہ الکذب بل یخرج بذلک عن الایمان فکیف یجوز مثلہ علی الرسل علیهم الصلوٰة انتهی اور ایسا ہی تفسیر ابو سعود مین ہے مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے روبرو جب قصہ ظن مرسلین پیش کیا گیا تو فرمایا کہ معاذ اللہ واللہ ما وعد اللہ رسولہ من شئ الا علم انہ کائن قبل ان یموت انتهی اس روایت

سے اکثر استدلالات امکان کذب کا رد نکل سکتا ہے کما لا یخفی علی الفطین **تبصرۃ**

ولیعلم انہ قد القی الی الکتاب لاستفسار امکان کذب رب الارباب وکان فیہ باللسان

الھندی الخطاب فحررت علی طبقہ الجواب وبعد ختمہ بالصواب قد ارسل الی بعض الاحباب

برسالۃ مرقومۃ فیھا بعض الشکوک والاضطراب فقصدت تتمیم الکلام وتوضیح المرام

بحیث ینقطع عروق الشبہات والاوھام وتتبدی وجوہ خرائد مقصورات الخیام

لکن لا بحیث یکون فتنۃ للعوام وبلیۃ لجمھور الانام ومضحکۃ لاعداء الاسلام

ومطعنا للذوامل ملام اللئام فاوردت الحجج المستخرجۃ من فحواء احسن الکلام وابلغ النظام

والدلائل المستنبطۃ من احادیث خیر الانام وسید الکرام علیہ الصلوۃ والسلام

ما تعاقب اللیالی والایام بلسان سکان دار السلام وبالمحاورۃ المرضیۃ لافضل العظام

علیہ الصلوۃ والسلام علی التوالی والدوام فاحسنوا التعموا بہا الاخوان الکرام لکیلا

تستنو اسنن الد الخصام فی طعان سنان اللسان علی تغیر العنوان وضراب سیوف الشتام

علی تبدیل سیاق الکلام وما فعلت ھذا الا لوقایۃ کلام الرب عن الشتم والسب

وصیانۃ احادیث خیر الاخیار عن نظر الاغیار الکفار **الشبھۃ الثانیۃ**

فان قلت لو لم یمکن الکذب فی اخبار اللہ تعالی وقد اخبر اللہ الکریم تشریف نبیہ

الکریم صلی اللہ علیہ وسلم فی کتابہ الکریم (لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک

وما تاخر) لما امر نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم بھذا القول (قل ما کنت بدعا من الرسل

وما ادری ما یفعل بی ولا بکم) الآنہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان مغفور اللہ جمیع

ذنوبہ لو کان بحسب الاخبار والکذب فی اخبارہ تعالی محال بزعمکم فما معنی عدم
درایتہ صلے اللہ علیہ وسلم بما یفعل بہ صلے اللہ علیہ وسلم قلت جوابہ بوجوہ
اما اولا فھذا لا یفید الخصم فانہ قائل بالامتناع بالغیر والممتنع بالذات والممتنع
بالغیر سواء فی عدم التحقق فما ھو جوابہ فھو جوابنا واما ثانیا فھذا محمول علی احوال الدنیا
ای لا ادری ما یصیر الیہ امری وامرکم ومن الغالب ومن المغلوب او لا ادری ما تؤمرون
بہ ولا ما اؤمر بہ فی باب التکالیف والشرائع او لا ادری ما یفعل بی فی الدنیا اموت ام اقتل
کما قتل الانبیاء قبلی علیہم الصلوٰۃ والتسلیم وھو لا ینافی المغفوریۃ واستحالۃ
خلف الوعد کما لا یخفی واما ثالثا فھو محمل علی احوال الاٰخرۃ تفصیلا ای ما ادری ما
یفعل بی ولا بکم فی الاٰخرۃ تفصیلا فانہ شان خالق القوی والقدر وھذا لا ینافی العلم
الاجمالی بالمغفرۃ القطعیۃ فلا ینافی استحالۃ الکذب علیہ تعالی فی اخبارہ ووعدہ
ووعیدہ واما رابعا فکان ھذا الامر قبل نزول (انا فتحنا لک فتحا) الاٰیۃ المشتملۃ علی تکریم
النبی علیہ وعلی اٰلہ الصلوٰۃ والتسلیم بالمغفرۃ المطلقۃ فلا خلف ایضا وھذا مع کونہ
ظاھرا لان قولہ تعالی وما ادری ما یفعل بی الاٰیۃ فی سورۃ الاحقاف وھی مکیۃ وبشارۃ
المغفرۃ المطلقۃ فی سورۃ الفتح وھی مدنیۃ فلا خفاء فی تقدم عدم الدرایۃ بما یفعل بہ
وغیرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علی علم المغفرۃ المطلقۃ منصوص عن حبر الامۃ عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہ ھذا والامام فخر الدین الرازی استبعد القول بکون النبی
صلے اللہ علیہ وسلم شاکا فی مغفوریتہ وردہ بوجوہ ثلثۃ ان شئت فارجع الی

تفسیرہ ھذا ملخص التفاسیر من البیضاوی وابی السعود والکبیر وغیرہا

الشبهة الثالثة فان توهم انه لو کان الکذب علیه تعالی محالا فما معنی لقوله تعالی (لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ) مع ان ان تدخل علی امر علی خطر الوجود فاذا کان شرك الانبیاء علیهم الصلوة والسلام علی خطر الوجود کان حبط عملهم المبنی علیه ایضا علی خطر الوجود فما معنی المغفوریة المطلقة القطعیة لنبینا علیه الصلوة والسلام وان هذا الا امکان الکذب وهذا خلف **قلت** ج ابرو بوجوه عدیدة اما اولا فلا منافاة بین القضیة الحملیة الضروریة ای نبینا صلی الله علیه وسلم مغفور مطلقا قطعا وبین الشرطیة ای ان اشرك حبط عمله لان الشرطیة لا تقتضی وجود المقدم ولا وجود التالی بل یجوز ان یکون کلاهما ممتنعین کما یظهر من التامل فی هذین القولین النبی لا عابد لولد الله و(قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعَابِدِیْنَ) وکما لا منافاة بین قولنا لا شئ من الخمسة بمنقسمة بمتساویین وبین قولنا لو کانت الخمسة زوجا کانت منقسمة بمتساویین فاذا لم یکن بین الحملیة والشرطیة تناف فلا توهم لامکان الکذب

قال امام المفسرین فخر الدین الرازی **السؤال الثالث** کیف صح هذا الکلام مع علم الله تعالی ان رسله لا یشرکون ولا تحبط اعمالهم **والجواب** ان قوله لئن اشرکت لیحبطن عملك قضیة شرطیة والشرطیة لا یلزم من صدقها صدق جزئیها الا تری ان قولك لو کانت الخمسة زوجا لکانت منقسمة بمتساویین قضیة صادقة مع ان کل واحد من طرفیها غیر صادق قال الله تعالی (لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا) ولم یلزم من

هذا صدق القول بان فيهما الهة وبانهما قد فسدتا انتهى وقال ابو السعود لئن اشركت
الآية كلام وارد على طريقة الفرض لتهييج الرسل واقناط الكفرة والايذان بغاية شناعة
الاشراك وقبحه وكونه بحيث ينهى عنه من لا يكاد يمكن ان يباشره فكيف بمن عداه آه
انتهى وقس على هذا قوله تعالى ولو تقول علينا بعض الاقاويل لاخذنا منه باليمين آه
وقوله تعالى اذا لاذقناك ضعف الحيوة وضعف الممات آه واما ثانيا فلا نسلم ان
كلمة ان لا تستعمل الا فى امر متردد الوجود وان كان اصله هذا كما نص عليه العلامة
التفتازانى فى المطول وغيره فى غيره الا ترى الى قوله تعالى (قل ان كان للرحمن ولد فانا
اول العابدين) فهل نرى امكان الولد لله تعالى مع دخول كلمة ان عليه فكذا ههنا
قال العلامة ابو السعود فان مضمون الشرطية انما هو تعليق شئ بشئ من غير تعرض
لامكان شئ منهما كيف لا وقد يكون كلاهما ممتنعا كقوله عز وجل (قل ان كان للرحمن
ولد فانا اول العابدين) وقوله تعالى (لئن اشركت ليحبطن عملك) ونظائرهما انتهى -
واما ثالثا فالخطاب وان كان فى الظاهر للنبى عليه السلام لكن المراد غيره فلا مجال لتوهم
امكان الكذب قال الامام الهمام فى تفسيره ان الخطاب مع النبى عليه الصلوة والسلام
فى الظاهر والمراد غيره كقوله تعالى (يا ايها النبى اتق الله ولا تطع الكافرين والمنافقين)
وكقوله تعالى (لئن اشركت ليحبطن عملك) ومن الامثلة المشهورة اياك اعنى
واسمع يا جارة آه وقال القاضى ابو الفضل عياض فى الشفاء وقوله تعالى (لئن اشركت
ليحبطن عملك) وما اشبهه فالمراد غيره وان هذا حال من اشرك والنبى عليه الصلوة

والسلام لایجوز علیه هذا **الشبهة الرابعة** فان اختلج فی قلبک انه
لوکان کذب الباری محالا فما معنی هذه الآیة (فان کنت فی شک مما انزلنا) الآیة
لان خبر الله تعالی لما کان حقا لایحتمل ان یتطرق الکذب علیه فکیف یتصور من النبی
علیه الصلوٰة والسلام الشک والارتیاب فلیس هو الابناءً علی امکان الکذب فاذحه
بما مر من ان الشرطیة لاتقتضی امکان وجود المقدم او التالی او المراد عنه غیر النبی علیه
الصلوٰة والسلام تعریضا ولذا قال الامام الهمام فی تفسیره والذی یدل علی صحة ما
ذکرنا وجوه الاول قوله تعالی فی اخر السورة (یا ایها الناس ان کنتم فی شک من دینی)
بین ان المذکورفی اول الآیة علی سبیل الرمزهم المذکورون فی هذه الآیة علی سبیل التصریح
الثانی ان الرسول لوکان شاکا فی نبوة نفسه لکان شک غیره فی نبوته اولی وهذا یوجب
سقوط الشریعة بالکلیة والثالث ان بتقدیران یکون شاکا فی نبوة نفسه فکیف
یزول الشک باخبار اهل الکتاب نبوته مع انهم فی الاکثر کفار وان حصل فیهم من کان
مومنا الا ان قوله لیس بحجة لاسیما وقد تقرران مافی ایدیهم من التوریة والانجیل
فالکل مصحف فثبت ان الحق هو ان هذا الخطاب وان کان فی الظاهر مع الرسول
صلی الله علیه وسلم الا ان المراد هو الامة ثم قال واقول تمام التقریر فی هذا الباب
ان قوله فان کنت فی شک فافعل کذا وکذا قضیة شرطیة والقضیة الشرطیة
لااشعار فیها البتة بان الشرط وقع اولم یقع ولا بان الجزاء وقع اولم یقع آه وقال القاضی
عیاض فی شفاه اعلم منحنا الله وایاک توفیقه ان ما تعلق منه بطریق التوحید والعلم

باالله تعالی وصفاته والایمان به وبما اوحی الله الیه فعلی غایة المعرفة ووضوح العلم
والیقین والانتفاء عن الجهل لشیٔ من ذلک او الشک والریب فیه والعصمة من کل
ما یضاد المعرفة بذلک الیقین هذا ما وقع اجماع المسلمین علیه ولا یصح بالبراهین
الواضحة ان یکون فی عقود الانبیاء سواه انتهی

الشبهة الخامسة

فان قلت قال الله تعالی (انک لا تخلف المیعاد) (ان الله لا یخلف المیعاد) (ومن اوفی
بعهده من الله) انا لننصر رسلنا آه وقد قلت ان الخلف فی المیعاد مستحیل فما معنی لقوله
تعالی (حتی یقول الرسول والذین امنوا معه متی نصر الله الا ان نصر الله قریب) فانه لو لم
یمکن الخلف فی المیعاد لما کان لاستبعاد النصر معنی قلت قد کفی عنا المؤنة امام المفسرین
فی تفسیر هذه الآیة جزاه الله عنا خیر الجزاء (المسئلة الخامسة فی الآیة اشکال وهو
انه کیف یلیق بالرسول القاطع بصحة وعد الله ووعیده ان یقول علی سبیل الاستبعاد
متی نصر الله والجواب عنه من وجوه احدها ان کونه رسولا لا یمنع من ان یتاذی من
کید الاعداء قال تعالی (ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون) وقال تعالی (
لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مؤمنین) وقال تعالی (حتی اذا استیأس الرسل وظنوا
انهم قد کذبوا جاءهم نصرنا فنجی) وعلی هذا فاذا ضاق قلبه وقلت حیلته وکان
قد سمع من الله تعالی انه ینصره الا انه ما عین له الوقت فی ذلک قال عند ضیق قلبه
متی نصر الله حتی انه ان علم قرب الوقت زال همه وغمه وطاب قلبه والذی
یدل علی صحته ذلک انه قال فی الجواب الا ان نصر الله قریب فلما کان الجواب بذکر

القرب دل على ان السؤال كان واقعا عن القرب ولو كان السؤال وقع عن انه هل يوجد
النصادم لا لما كان هذا الجواب مطابقا لذلك السؤال وهذا هو الجواب المعتمد)
الشبهة السادسة فان قلت قد جاء فى الحديث الصحيح المروى
فى البخارى والمسلم وغيرهما عن عائشة رضـ زوج النبى صلى الله عليه وسلم انها قالت
ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مستجمعا ضاحكا حتى ارى منه لهواته
انما كان يتبسم قالت وكان اذا راى غيما او ريحا عرف ذلك فى وجهه فقالت يا رسول الله
صلى الله عليه وسلم ارى الناس اذا راوا الغيم فرحوا رجاء ان يكون فيه المطر واراك
اذا رأيته عرفت فى وجهك الكراهية قالت فقال يا عائشة رضـ ما يؤمننى ان يكون فيه
عذاب قد عذب قوم بالريح وقد راى قوم العذاب فقالوا هذا عارض ممطرنا وقد كان
مغفورا مطلقا فلو لم يمكن الخلف فى الوعيد لما كان هذا الخوف والاقبال والادبار كما
جاء فى حديث آخر لمسلم وغيره قلت اولا ما كان هذا الخوف لاجل نفسه الشريفة
صلى الله عليه وسلم حتى يحصل التوهم المذكور بل لاجل الامة كما نص فى العينى
والقسطلانى وقال النووى كان خوفه صلى الله عليه وسلم ان يعاقبوا بعصيان العصاة
وسروره لزوال سبب الخوف انتهى وقد جاء النص بهذا فى حديث رواه مسلم فى صحيحه
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم الريح والغيم عرف ذلك فى وجهه
واقبل وادبر فاذا امطرت سر به وذهب عنه ذلك قالت عائشة فسألته فقال انى
خشيت ان يكون عذابا سلط على امتى ويقول اذا رأى المطر رحمة انتهى وثانيا يحتمل

ان یکون ھذا قبل البشارۃ فانہ ما حصل الا فی اٰخر عمرہ کما لا یخفی علی الماھر و ھذا لیس
ببعید و بدع فانھم اجابوا بمثل ھذا فی امثال ھذا کما سیجئ من النووی فی الخدشۃ
الاٰتیۃ و ایضًا قالوا فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا ینبغی لاحد ان یقول انا خیر من
یونس بن متی مع انہ افضل الرسل اجماعا و قطعا انہ قبل علمہ صلی اللہ علیہ وسلم
بافضلیتہ المطلقۃ کما نص علیہ شراح البخاری والنووی والقاضی عیاض وغیرھم
وثالثًا المغفوریۃ المطلقۃ لا تنافی الابتلاء بمصائب الدنیا وعذابھا وشدائدھا بل
اشد البلاء الانبیاء فالامثل فالامثل کما ھو المقرر المنصوص فی الصحاح فاذا ثبت
ھذا فلا مجال لامکان خلف المیعاد وبھذا یندفع ما یتوھم انہ لو لم یمکن الخلف فی الوعد
لما کان لقولہ تعالی (قل ارئیتم ان اھلکنی اللہ ومن معی او رحمنا الاٰیۃ معنی وجہ الدفع
انہ لیس المراد من الاھلاک ھھنا الا الاماتۃ فی الحال کما نص علیہ ارباب التفاسیر
وانت تعلم ان المغفوریۃ المطلقۃ لا تنافی الاماتۃ الدنیویۃ لقولہ تعالی (کل نفس ذائقۃ
الموت) (وقولہ تعالی (انک میت وانھم میتون) وایض لا یفید الخصم کما مر غیر مرۃ۔

الشبھۃ السابعۃ فان غلب علیک جنود الوھم بانہ قد ورد
فی الخبر قال خسفت الشمس فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام فزعا یخشی ان تکون
الساعۃ حتی اتی المسجد الحدیث رواہ المسلم فی صحیحہ وقد اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بانہ لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا وما لم تتقدم اشراط الساعۃ غیرھا؟
فلو لم یکن الخلف والکذب فی الاخبار ممکنا لما حصل الفزع الکذائی فاذ مھا بعساکر

الفكر بان لعل هذا كان قبل اعلام النبي صلى الله عليه وسلم بهذه الامور او لعله
خشي ان يكون بعض مقدمات الساعة وبان ظن الراوي ليس بحجة فان كنت في
مرية من هذا فاستمع ما نص النووي وهو هذا قد يستشكل من حيث ان الساعة
لها مقدمات كثيرة لا بد من وقوعها ولم تكن وقعت كطلوع الشمس من مغربها و
خروج الدابة والنار والدجال وقتال الترك واشياء اخر لا بد من وقوعها قبل الساعة
كفتوح الشام والعراق ومصر وغيرهما وانفاق كنوز كسرى في سبيل الله تعالى وقتل الخوارج
وغير ذلك من الامور المشهورة في الاحاديث الصحيحة ويجاب عنه باجوبة احدها
لعل هذا الكسوف كان قبل اعلام النبي صلى الله عليه وسلم بهذه الامور الثاني لعله
خشي ان تكون بعض مقدماتها الثالث ان الراوي ظن النبي صلى الله عليه وسلم يخشى
ان تكون الساعة وليس يلزم من ظنه ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم خشي ذلك
حقيقة بل خرج النبي صلى الله عليه وسلم مستعجلا مهتما بالصلوة وغيرها من امر
الكسوف مبادرا الى ذلك وربما خاف ان يكون نوع عقوبة كما كان صلى الله عليه
وسلم عند هبوب الريح تعرف الكراهية في وجهه ويخاف ان يكون عذابا كما سبق
في اخر كتاب الاستسقاء فظن الراوي خلاف ذلك ولا اعتبار بظنه انتهى وايضا لا يفيد
الخصم كما مر تقريره وما قال بعض الكملاء في بيان امكان كذبه تعالى انه ممكن وان لم
يقع لان الكذب وجودا لا عدم واقتدار لا عجز وهو في حد ذاته من جهة الوجود والقدرة
حسن لا قبيح والقبح الذي عرض له فهو من جهة نهي الخالق والنهي انما يتصور بلحاظ العباد

المخلوقين لا بالنسبة الى الخالق المالك تعالى شانه فهو من حيث الاكتساب الممنوع
قبيح لا من حيث خلق الخالق فالقبح انما يعرض له فى حق العبد الكاسب لا فى حق
المالك الخالق وهو انما هو من جهة ضرر احد بنحو اتلاف حقه او اذيته او خدعه
فلو كان فى الكذب نفع احد من حيث المال او النفس صار حسنا بل فرضا فى بعض الاوقات
مثلاً لو كان فى الصدق قتل مسلم وفى الكذب نجاته لكان الصدق حراما والكذب فرضا
فظهر ان قبحه عارض لاجل نهى الخالق وليس هو فى حد ذاته التى هى وجود واقتدار فالاتكال
لهذا والتامل فيه لا يليق بشان العلماء لان كسب الشر قبيح وهو بالنسبة الى المخلوق
لا خلقه وهو بالنسبة الى الخالق هذا الدليل عقلى اجمالاً والدليل النقلى هذا ان نبينا و
سيدنا صلى الله عليه وسلم كان مغفوراً لقوله تعالى ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك
وما تاخر فلو كان الخلف فى الوعد ممتنعا لما كان يخشى صلى الله عليه وسلم ولما امر بقوله
تعالى (قل ان اهلكني الله ومن معي) وبقوله تعالى (لئن اشركت ليحبطن عملك) وغيرها
من الآيات وكلمة إن انما تدخل على الممكن لا الممتنع وعلى المعدوم المخطور الوجود لا ممتنع
الوجود كما هو مسلم عند علماء العربية والخشية انما يكون من الممكن لا من المحال ما سمعنا
ولا رئينا احدا يخشى الشريك المستحيل انما الخشية من الله الموجود والآيات الكثيرة
والاحاديث العديدة تدل على امكان كذب البارى تعالى وحقق شارح المواقف
وشارح المقاصد وغيرهما من المحققين امكان الكذب وهذا العبد مقلد ولما قال
اهل الكلام بامكان الكذب فالعبد ايضاً يعتقد امكانه لا افقهه حق التفقه

اما اولاً فلان هذا المذکور مبنی علی مذهب الاشاعرة القائلین بشرعیة الحسن و القبح
اعنی لا شئ فی حد ذاته مع قطع النظر عن امر الشارع و نهیه حسن و قبیح بمعنی ما
یمدح به او یذم عاجلاً و یستحق به الثواب و العقاب اٰجلاً بل ما امر به حسن و ما نهی
عنه قبیح و لو انعکس الامر انعکس الامر حتی ان الایمان و الکفر و الصلوٰۃ و الصوم و الزنا و السرقة
فی مرتبة الذات قبل ورود الشرع سواسیة لا تفاوت بینها فی الحسن و القبح بالمعنی
المتنازع فیه بخلاف معتقد مشائخنا الماتریدیة کثرهم الله تعالیٰ القائلین
بعدم توقف حسن الاشیاء و قبحها علی الشرع بل الاشیاء فی حد ذاتها بعضها
حسنة و بعضها قبیحة و هذا کله مصرح فی التلویح و المسلم و غیرهما و الیه یشیر
قوله تعالیٰ (قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ الآیة) فکیف یصح التمسک للحنفی المتبع للمشائخ
الماتریدیة بما ذهب الیه الاشاعرة الذین اتبعهم الشوافع و الّا فَاَیْنَ التقلید و اما
ثانیاً فلان القبح بمعنی صفة النقصان عقلی بالاتفاق کما مر غیر مرة فکیف یسلم ان
قبح الکذب عارض لاجل النهی بل الکذب صفة نقصان باتفاق العقلاء و الله
تعالیٰ منزه عن النقائص بالاجماع و ان لم یکن قبحه بمعنی ما یستحق به العقاب عقلیاً
بالاتفاق لکن هذا لا یضرنا فان القبح بهذا المعنی لا یتصور فی حقه تعالیٰ و امّا ثالثاً
فلان فیه تلفیقاً بین المذهبین لان الاشاعرة کما قالوا بعروض القبح للاشیاء لاجل النهی
کذلک نصوا بعروض الحسن لاجل الامر فما معنی لکون الکذب حسناً فی حد
ذاته قبیحاً لاجل النهی فمع قطع النظر عن الشرع کما لا قبح فیه کذلک لا حسن فیه

عندهم انما يتصور الحسن الذاتی فی مذهب غيرهم لاکن فی هذا المثال الجزی
ليس الحسن ثابتاً عندهم ايضاً بل الثابت القبح الذاتی عندهم و اما رابعاً فلان قوله
قبح الکذب لاجل الضرر والاذية اه هذا مناف لما سبق من ان قبح الکذب لاجل النهی
لان مناط القبح لما کان نهی الخالق فما دام النهی موجوداً وجد القبح وان لم يوجد الضرر
والاذية والخداع وغيرها نعم اذا رفع النهی وجاء الامر مقامه وجد الحسن مقام
القبح هذا عند الاشاعرة واما مشائخنا الماتريدية فقالوا الکذب لا يصير حسناً
بالذات وان صار واجباً بل هو باقٍ علی قبحه الذاتی کما هو منصوص فی المسلم وغيره
عبارته هکذا وقالوا لو کان ذاتياً لم يتخلف وقد تخلف فان الکذب مثلاً يجب
لعصمة نبی وانقاذ بری من سفاكٍ والجواب ان هناك ارتکاب اقل القبيحين
لا ان الکذب صار حسناً قيل يرد عليه ان هذا الکذب واجب فيدخل فی الحسن
اقول الحسن لغيره لا ينافی القبح لذاته وهذا معنی قولهم الضرورات تبيح المحظورات الخ
فاندفع ما قال بعض الکملاء من ان الکذب ان کان فيه نفع لاحدٍ يصير حسناً بل
فرضاً اه کما لا يخفی و اما خامساً فلان قوله ان الکذب وجودی لا عدمی وافتدار لا
عجز وهو فی حد ذاته من جهة الوجود والقدرة حسن لا قبيح ماذا اراد به ان اراد ان
الکذب عين الوجود والقدرة فهو ظاهر البطلان لان المصادر لا تتحد الا بترادفها
او جزئياتها وظاهر ان الکذب ليس بمرادف للوجود والقدرة ولا جزئياً لهما ولا عکس
ايضاً وان اراد ان الکذب موجود ومقدور فان اراد ان کذب الباری موجود ومقدور

فهو اول المسئلة وجاء المصادرة على المطلوب فان المطلوب ما كان الا ان كذب
الباري ممكن وصار حاصل الدليل هكذا كذب الباري ممكن لان كذبہ موجود ومقدور
وان هو الا جعل المدعى جزء الدليل وايضا مناف لقوله وانلم يقع فان فيه اعتراف
بالوجود وان اراد ان كذب الممكن والمخلوق موجود ومقدور وهو من جهة الوجود و
القدرة حسن فلا يفيد المطلوب لان الكلام كان فی امکان کذب الباری وخرج
من الدليل امکان کذب المخلوق ولا كلام فيه بل العالم مشحون من الكذب بلا
ارتياب واما سادسا فهو منقوض بظلم الباري (تعالى الله عن ذلك علوا كبيرا)
فان مقدمات الدليل جارية فيه مع تخلف المدعى فانہ لم يقل بہ احد من اهل
السنة والجماعة وان قال بہ الفرقة الباطلة المزدارية واما سابعا فلان ليس
الكلام الا فی امکان اتصاف الكذب وكسبه لا فی خلقہ كيف وان الكذب شائع
ذائع فی العالم وليس خالق الاشياء عند اهل الحق الا الله فعلى تقدير تجويز كذب الباري
يلزم كسب الكذب لا خلقہ فی محل آخر وكسب الشر قبيح عند المستدل ايضا
كما نص فی آخر الدليل فيلزم القباحة والشناعة هذا خلف وما قال فی الدليل النقلی
من ان الخلف فی الوعد لو كان ممتنعا مع كونہ صلى الله عليه وسلم موعودا
بالمغفرة لجميع ما تقدم من ذنبه وما تاخر لما كان لخشيته صلى الله عليه وسلم
معنى فجوابه ظاهر فانہ صلى الله عليه وسلم ما خشی لاجل نفسه النفيسة
من العذاب الاخروی بل لاجل الامة او لاداء الشكر واظهار الخشوع والخضوع

فی الحضرة الالهية وغيرها كما قال القاضی عياض وعبارته هكذا وايضا
فيقال لهم فانكم ومن وافقكم تقولون بغفران الصغائر باجتناب الكبائر ولا خلاف
بعصمة الانبياء من الكبائر فما جوزتم من وقوع الصغائر عليهم فهی مغفورة
على هذا فما معنى المواخذة بها اذا عندكم وخوف الانبياء وتوبتهم منها وهي مغفورة
لو كانت فما اجابوا به فهو جوابنا عن المواخذة بافعال السهو والتاويل وقد قيل ان
كثرة استغفار النبی وتوبته وغيره من الانبياء عليهم السلام على وجه ملازمة
الخضوع والعبودية والاعتراف بالتقصير شكرا لله على نعمه كما قال عليه الصلوة
والسلام وقد امن من المواخذة بما تقدم وما تاخر افلا اكون عبدا شكورا وقال انی
اخشاكم لله واعلمكم بما اتقی قال الحارث بن اسد خوف الملائكة والانبياء خوف
اعظام وتعبد لله لانهم امنون وقيل فعلوا ذلك ليقتدی بهم ويستن بها اممهم
كما قال لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا انتهى وايضا قال فی موضع
آخر نقلا عن النبی والثقة كنزی والحزن رفيقی واليقين قوتی وغم الاجل امتی انتهى ومن
ادعى الخشية لاجل عدم وثوق النبی بمواعده تعالى فعليه البيان بالبرهان بل هذا
مخالف لقوله تعالى (ولا تحسبن الله مخلف وعده رسله) والا يلزم عدم امتثاله
بنهی الله تعالى عن حسبان الاخلاف فی مواعيد الرسل وهو صريح البطلان والا
فاين عصمة الانبياء المقرر عنه المحققين صلوات الله تعالى عليهم اجمعين ومناقض
لقول عائشة رضی الله تعالى عنها المذكور فيما سبق من قولها معاذ الله ما وعد الله

آه وايضا نص القاضی عیاض بقوله لا انه شك فی وعد الله وايضا نظهر لمن تتبع
سير الانبياء عليهم الصلوة والسلام انهم على كمال وثوق واعتماد بمواعيد الله
تعالى لا يتطرق وهم امكان خلف المواعيد فی قلوبهم الا ترى الى قول موسى عليه
وعلى نبينا الصلوٰة والسلام (كلا ان معی ربی سيهدين) بعد ما قال له قومه ما قال
(فلما ترائ الجمعٰن قال اصحاب موسى انا لمدركون) والى قول نبينا صلى الله عليه
وسلم لرفيقه فی الغار (لا تحزن ان الله معنا) وقد روی عن عائشة رضی الله
تعالى عنها قالت كان النبی صلى الله عليه وسلم يحرس حتى نزلت هذه الآية (والله
يعصمك من الناس) فاخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه من القبة وقال لهم
يا ايها الناس انصرفوا فقد عصمنی ربی عز وجل وقيل كان عليه الصلوة والسلام
يخاف قريشا فلما نزلت هذه الآية ای (يا ايها الذين آمنوا اذكروا نعمت الله عليكم
اذ هم الآية) استلقى ثم قال من شاء فليخذلنی انتهى (شفا قاضی عياض) وما قال
بعض الكملاء لو كان الخلف فی الوعد ممتنعا لما امر النبی بقوله تعالى (قل ان اهلكنی
الله ومن معی الآية) وبقوله تعالى لئن اشركت ليحبطن عملك الآية وغيرها من الآيات
الاخر فقد مر جوابه فيما سبق مفصلا فلا نعيده وايضا هذا خرق للاجماع فان الخلف
فی الوعيد وان جوز لكن الخلف فی الوعد قد عد ممتنعا بالاجماع كما مر وما قال ان
شارح المواقف والمقاصد وغيرهما من المحققين قد جوزوا الكذب عليه تعالى فقد
علمت فيما سبق ان التحقيق خلافه فلا حاجة الى الاعادة والله ولی الافادة والهداية

یهدی من یشاء الی صراط مستقیم خلاصہ مرام یہ ہے کہ اہل حق کے نزدیک کذب باری تعالی ہرگز ہرگز ممکن نہین نہ کلام نفسی نہ کلام لفظی مین بلکہ یہ عقیدہ فرقہ زائغہ مزداریہ کا ہے اور مجوزین خلف فی الوعید ہرگز معتقد جواز کذب باری تعالی نہین بلکہ اونکو کذب باری تعالی اور تبدیل قول الہی کا الزام لگایا جاتا ہے اور وہ مدفوع ہے اور محققین خلف فی الوعید کو جائز نہین رکھتے اگر قول شاذ ہو تو وہ بمقابلہ نصوص قاطعہ مردود یا مأول ہوگا پھر ایسے اقوال شاذہ سے عقیدہ کا ثبوت کیونکر ہوسکتا ہے اثبات عقیدہ کے لیئے دلیل قطعی ہونا چاہیے اور زبان درازی اس امر مین موجب نقصان دین اور باعث مضحکہ دشمنان شرع متین ہے اللہ تعالی اہل اسلام کو اس سے بچاوے واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ حررہ افقر عباد ذی المنن عبدہ احمد حسن عصمہ اللہ عن آفات یوم المحن بفضلہ الخفی والعلن المقیم فی بلدۃ کانفور صانہ اللہ عن الشرور والمدرس فی دار العلوم فی آخر عشرۃ ذی الحجۃ سنہ ۱۳۰۶ ہجریہ

اب وہ تقریظین نقل کیجاتی ہین جو علمائے کرام نے اس عمدہ اور نادر رسالہ پر کی ہین ؛

صورۃ ما قرظہ فخر العلماء الکرام صدر الفضلاء العظام استاذ اساتذۃ الھند والشام محط رحال الفخام آیۃ من آیات اللہ الحضرۃ مولانا محمد لطف اللہ دامت برکاتھم و عمت

فیوضاتهم ولقد اجاد فیما افاد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی هو اصدق قیلا والصلوة والسلام علی من بعث مرشدا ودلیلا وعلی اله واصحابه الذین کانوا لیغزهون الله عما لایلیق بجنابه وبعد فیقول العبد الضعیف المعتصم بحبل الله المتین **محمد لطف الله** تجاوز الله عن سیاته یوم الدین انی طالعت هذا الکتاب الذی رصفه اخلص الاحباب مالک ازمة التحقیقات الشرعیة والتدقیقات الفلسفیة النحریر الکامل الحبر الفاضل الذی یفتخر بوجوده الزمن المولوی **احمد حسن** حرس الله ذاته واسعد اوقاته فوجدته صحیح المعانی سدید المبانی حریا بان یکتبه علماء الزمان علی صفائح الیواقیت بمیاه العقیان وقمینا بان تتخذه الغید عقد الجید محتویا علی تحقیقات بدیعة تطرب الاسماع ومشتملا علی تدقیقات منیعة تمیل الیها الطباع جزی الله مرصفه جزاء موفورا وجعل سعیه مشکورا واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی طه الامین

صورة ما قرظه الحبر الکامل والنحریر الفاضل جامع العلوم العقلیة والنقلیة مصدر الکمالات البهیة الادیب الاریب الفطین اللبیب بهجة الادباء

اوحد النبلاء الالمعی اللوذعی مولانا محمد عبد اللہ التونکی احد اعیان مدرسۃ بیت العلوم فی بلدۃ لاہور حفظہا اللہ من الحور بعد الکور ولقد احسن المقال وابدع فیما قال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین وبعد فہذہ رسالۃ رشیقۃ بارعۃ ومقالۃ انیقۃ فارعۃ فی توضیح تقدس الباری عن امکان الکذب والمین وتقریر تنزہہ من جواز النقص والشین تطرب اولی الابصار بافاضتہا الرائعۃ السائغۃ وتطرب ذوی الاخیار بافاضتہا الرابعۃ السابغۃ تنشرح بہا صدور العقلاء الانزال وتنقبض عنہا قلوب الجہلاء الانذال تفرح بہا نفوس ارباب اللب والسداد وتترح منہا عیون اصحاب الخبث والفساد مقاصدہا محلاۃ بالبراہین القاہرۃ ومطالبہا موشاۃ بالسلاطین الداحرۃ ذوابل دلائلہا فالقۃ لاکباد مشارب الغواۃ الزائغین عن سبیل الرشاد ونواحل شواہدہا خارقۃ لاکتاد مذاہب العصاۃ الناکبین الی طریق العناد مطارق بیانہا الصافی قاصمۃ لرؤس ساطیر القائلین بالجواز والامکان ومقارع تبیانہا الضافی قاصمۃ لظہور اضابیر اصحاب الکذب والبہتان کیف لا وقد نطق بہا الحبر السامی والبحر الطامی الفاضل البصیر والفاضل الخبیر ذو العقل الصائب والفہم الثاقب والذہن النقیق والفکر الحصیف والرای الرزین والحدس الرصین

الحبیب الاکرم، والشفیق الافخم والرفیق الاقدم، والصدیق الاعظم مولانا المولوی
الحافظ احمد حسن سلمہ اللہ عن مصائب الزمن وحوادث الفتن، المالک الازمۃ
العلوم النقلیۃ کلہا بلانزاع، والقائد لاعنۃ الفنون العقلیۃ جلہا من غیر دفاع
الذی یقتبس عن ضیاء فضائلہ الدانی والقاصی، ویجتنی من ثمار رجائلہ العاری و
الکاسی، سہام تقریرہ صائبۃ الی قلوب صفوات القوم الذین رشیدہم غوی
وصحہ وفہیمہم مائق، ورماح تحریرہ نائبۃ علی صدور سقطات النفر الذین خلیلہم
خلیل وامینہم خائن فبدد شمل باطیلہم وشرد جمع خزعبیلہم وسوّد وجوہ
مقالاتہم وبیّض عیون ضلالاتہم وشتّت جنود وساوس نظارہم وفتت فؤوج
ہواجس افکارہم واقام علیہم یوم القیام وامطر علیہم مطر الحمام کما قد فعلت بہم
ذلک مرۃ بعد الاولی وکرۃ غب الاخری بالمشاہدۃ والمشافہۃ والمعارضۃ والمعاینۃ
حین تکردسوا وازدحموا ببلدۃ لاہور التی ہی کالشارق والساہور فی الضیاء والنور
سلمنی اللہ وایاہا من شرور الدہور وصولۃ الحبور، فانبتوا وانبثوا وانخرموا
وانہزموا وانسلوا وانفلوا کانہم جراد منتشر او ذر منتشر وبالجملۃ فقطع
دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

کتبہ العبد المذنب المفتی

محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

صورة ما قرظه افضل المحققين اشرف المدققين اكمل المناظرين اجل المعارضين انجل المعارضين انبل الفاضلين ابلغ البلغا افصح الفصحا افقه الفقها انجب النجبا اشرف الشرفا اعلم العلما مولانا وبالفضل اولنا المولوی محمد علی حفظه بكنف عالم الخفی والجلی المتوطن ببلدة كانفور صانها الله عن الشرور

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان الذی احب تنزيهه عن وصم النقصان * حتی جعل كلمة سبحان الله نصف الميزان * علی لسان نبيه عليه الصلوة والسلام الاتمان * وشطرها من كلمتان ثقيلتان فی الميزان حبيبتان الی الرحمن * والصلوة والسلام علی اشرف المقدسين المسبحين للمنان * الذی بين ثمرة شجرة قول السبحان * تهافت الذنوب فی العصيان * كتساقط اوراق الاغصان * عند حلول الشمس فی الميزان * وعلی آله وصحبه الذين جلوا من اورادهم بتسابيح الجنان * من كل نقيصة وما شان * اما بعد فيقول العبد الضعيف النحيف المفتاق المشتاق * الی مولاه الغنی المتجلی فی الانفس والآفاق * محمد علی تجاوز الله عن ذنبه الخفی والجلی انی امعنت النظر واجلت الفكر فی هذه العجالة السائغة * والعلالة الرائعة * فاذا هی نهر ثجاج * وبحر عجاج * تقريرها اخذة عجاب * ورقية ضبان * مقاصدها قلائد العقيان * علی نحور النسوان * ومطالبها عقد الجمان فی جيد غلمان

فی الامر حديث صحيح ... كلمتان خفيفتان علی اللسان ثقيلتان فی الميزان حبيبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم ۱۲ منه

الجنان ۞ قواضب حججها القويمة قواصم لصدور هواجس الشيطان ۞ وعواضب
بينّاتها المستقيمة فواصم لظهور وساوس شقيق الولهان ۞ والفيت رياحين
مضامينها تزري بالربيع الزاهر ۞ وصادفت تغريد الفاظها يغني عن رنات المزاهر ۞
براهينها اضوء من الشمس البازغة وسواطعها ابهر من البدر اللامعة ۞ دعاويها الطف
من نسيم الاسحار ۞ وفتاويها اعبق من روائح الازهار ۞ تحقيقاتها اشهى من مسك
اذفر ۞ تدقيقاتها الذ من خلوق اعطر ۞ تبيانها الوافي يضاهي بانوارها النجوم الزواهر ۞ وبيانها
الكافي يباهي بفرائدها عقود الجواهر ۞ نفائسها الغالية حاكت الاغياد لطافة ورشاقة ۞
ولطائفها العالية ضاهت النواهد الغيد اقتدار و نقاوة ۞ وقت نور تحريرها اشذى
من زهو الاقحوان ۞ وزهر تقريرها اجلى من شقائق النعمان ۞ كيف لا وهذبها الحبر اللوذعي ۞
وشذبها البحر اليلمعي ۞ رصفها القلهذم الهمقام ۞ صنفها القلذم الطمطام ۞ جامع العلوم ۞ كاشف
اسرار المكتوم ۞ نبراس العلماء ۞ مصباح الفضلاء ۞ الذي برع على اقرانه بالفضل والكمال ۞
والفاق على امثاله بالافادة والاكمال ۞ الذي سدته مكب لطالب الفرائد ومنزله محط
الرحال العمائد اللبق الشهير الاوحد الكبير الخليل الجليل الصديق النبيل مولٰنا الحافظ
الحاج **احمد حسن** صانه الله عن جميع الفتن و نوائب الزمن ومكاره المحن واخر
دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين
وازواجه وذريته وصحبه اجمعين الى يوم الدين برحمتك يا ارحم

الراحمين

صورة ما نمقه العالم الجليل والفاضل النبيل المتلميذ الرشيد الفهام للمصنف العلام اعنى المولوى محمد عبد الحى السورتى صانه الله عن شرور الغى

بسم الله الرحمن الرحيم

تنوير الاسفار وترصيعها بحمد من تقدس من شوائب امكان الاكاذيب الباطلة، و
توشيح الاوراق وتصقيلها بتحية من تنزه عن معائب النقائص العاطلة، وتجلية الصحائف
وتحليتها بالصلوة على من اعشوشب حمائم العلوم البارعة، ونورجه انق الفهوم
الفارعة، وعلى آله وصحبه المنتظمة فى سلك الافاويق الساطعة، المنجلية من مصابيح
النبوة اللامعة، ما تهدرت حمائم البراعة، فى ترصيف البراعة، وبعد فيقول من لا بضاعة
له الا الاستكانة ولا راس ماله الا المسكنة محمد عبد الحى السورتى صانه الله عن شوائب
الغواية والعمى انه كادت ان تنجح ظلمات الجهالة موامى العقول، وتسدل غواشى الغول
مهامه فهوم الفحول، وعسى ان يكون الناس بها فى الصحارى (فلوات ١٢) كالحيارى، يهيمون (مفازات بعيده ١٢)
وغارت مياه المعارف السمحاء فهم فى نضوبها يتململون وتختلس بوارق الضلالة
ابصارهم فهم لا يبصرون، اذ بزغ بدر الرشاد، وطلعت شمس السداد، من مطالع
الهداية، ومشارق الدراية، فتلألأت صفحات البرية عن الظلماء، وتزحزحت غواشى
الفحشاء، ونبع عين العلم، ونبغ نهر الحلم، وتولى عليه من يجلو لديه افهام اولى

سلائق ذكية وتغترف من انهار فيوضة المقدسة ذو الطبائع السوية وهبت نسيمة سحرية من رياض عوارف معارفه البهية فتنورت ازهار الزنبق وازهرت ميطان السمسق واكتست جنة الآكام حلل الاخضراء من وبل رغائبه الثراء الذي هو مجمع البحرين بينهما برزخ لا يبغيان من العلمين المعقول والمنقول الذين دارت كؤس تعاطيهما في الملوين واضاء من المعارف الجلية سراجا وهاجا يستضئ به من اضل شرعة ومنهاجا وافاض نهرا من لبن وعسل وخمر لذة للشاربين من العلوم الحقيقية والفنون اليقينية بها يشفي صدور قوم مومنين استاذي ومطاعي الفائض بالخير في السر والعلن المولوي احمد حسن حرسه الله من تباريح الشجن ونوائب المحن الذي لما تمكنت عقدة قد انعقدت في مسئلة امكان كذب الباري تعالى وامتناعه وترجرجت دونها اقدام العقول بايقاعه واستراعه فالناس في تفتيحها كباسط كفيه الى الماء ليبلغ فاه وما هو ببالغه فشمر عن ساق الجد في انحلالها وانفتاحها برسالة قدسية غراء ونسيمة سحرية خضراء التي مبانيها ومعانيها بحران (يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان) وفرائد دقائق مخدورة في ما بينهما ما مسها ايدي الافكار وخرائد نكات تحير عين فواسنادها ما رنتها ابصار الانظار او رافها ترى الورقاء في الجلاء والنور وشذب الغغور فهل يستوي الظلمات والنور او الظل والحرور لا عزو فانه كتاب لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه وينطق عليكم بالحق كيف لا وفيها تنزيه الله عن تجويز الاكاذيب الاباطيل وثبوت

وجوب الصدق) قد انشدت هذه القصيدة بفضل المفضل المنعام، في جلسة واحدة في يوم العاشر من المحرم الحرام، مقرظا على رسالة مدللة في امتناع كذب الملك العلام للاستاذ الهمام القمقام وهو اعظم واهم عقائد الاسلام

سبحانك اللهم ذو الآلاء ... تجويز كذب فيك شر هراء

انظن فيك جوازه وسبحانك ... عن كل نقصان وجل هواء

ارئيت ان وجوب صدق شانه ... فمن المحال جواز كذب كذاء

واليك نشكو من ذويه بقولهم ... انت العزيز ذو انتقام عداء

لاحول من احكامك فنقولها ... وانا م ابلغوه من علماء

الله يبقى من يقول مجاهرا ... تجويز كذب فيه شر هراء

ويبق شح الاسغار في بطلانه ... ويزحزح الاظلام من اضواء

كالالئ لو سيتهوا بكلامه ... فنفق لهم متعنت به هاء

وهو الذي يجلو الديد عقول من ... ظلمت بكل جهالة سوداء

ويغوص في بحر العلوم فيمتلي ... ذيل العقول مسائلا بضياء

لما رائيت معلما في مسنده ... كدرى انسلكت بخيط سواء

اى على
استادنا ومطاعنا احمد حسن ... متلألأ في العلم والآراء

الله يعصمه ويعيم حافظا ... من شر خناس وسوء عداء

ثم الصلوة على النبي محمد ... والآل والاصحاب والعلماء

كتبه محمد عبد الحى الحسنى عفى عنه

تقریظ دلپذیر نتیجۂ فکر غواص بحر معانی نقاد گہر نکتہ دانی منشی بی بدیل فاضل نبیل مقبول بارگاہ صمد جناب مولوی نور محمد صاحب پنجابی گوردا سپوری

شاگرد رشید حضرت مصنف سلمہ اللہ الی الابد

گوہر شاہوار حمد مجید - و جوہر آبدار ثنای لاتعد - کہ ترازوی زبان و معیار بیان از سنجیدن وبمیو دنش قاصر - و عقل ذکاوت فطرتان و درک فطانت طبیعتان از قوہ بفعل آوردنش فاتر - ایثار بارگاہ کبریای متعال و نثار درگاہ حضرت ذو الجلال باد آنکہ آیت صدق بشارت و مَن اَصدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیلاً از مدینہ کمال صداقتش رواقی - و مضمون باہر آیت حق اشارت ما یبدل القول لدی لا آیۂ از سبع طباق تنزیہش اطاقی - و نعوت بیرون از احصای و احاطۂ قیاس - و رحموت افزون از اندازۂ خرد دقیقہ شناس - تحفہ حضرت سید الکونین رسول الثقلین - خاتم المرسلین - ممدوح ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین - قدوہ انبیا محمد مصطفی صلعم - و اصحابہ الطیبین و آلہ الطاہرین برحمتک یا ارحم الراحمین - اما بعد این سرگردان توجیہ ہیچ نشناسی - ضرب خوردہ لطمۂ نارسائی - اضعف عباد ربہ الصمد نور محمد - عنان خوشخرام خامہ را بعرصہ مدعا طرازی معطوف میسازد - و گوہر مطلب قلبی را بدستیاری غواص بیان از عمان جنان برآوردہ نثار محفل اولی الالباب مینماید - کہ درین زمان سفاہت اقتران نقد گران بہای ہنر و علم جیان جنس کاسد شدہ کہ خریدارش بجز جہرہ نمیخرند - و جوہر جان بہا فضل و فہم حیان متاع خامہ گشتہ کہ انبارش بجوی نمیگیرند - برگ شجر فنون عقلی از تاراج خزان

جہل و نادانی فرو ریختہ - و ثمر درخت علوم نقلی را ملخ ظہور سفہای لایعنی پاک گسیختہ تحقیق مقاصد
از خاطر زمرۂ علماء و بقرار نہاد - و تدقیق مآرب بطائفۂ عالیۂ فضلا پشت داد - در اینچنین
توزیع حال و تشتت بال کدام شاہد دلربا مست شراب جلوہ گری ہست کہ چشم تماشائیان ہمہ تن
بر شاہراہ انتظار اوست - و کدام دلدار عشوہ پرداز مخمور صہبای محفل افروزی است کہ خاطر
جہانیان محو تمنای دیدار او - جہاز زیبا غارتگری است کہ تا حجاب از چہرۂ عالم آرائی خود
گشادہ - عالمی را بادای شیفتہ طرۂ سمن سای خود کردہ - و خمار عنا سروی است کہ تا پا بحجلۂ نعمت
جلوہ گستری نہاد - آمد آمد موسم بہار مژدۂ طرب و نشاط بگوش چمن آرایان روزگار در داد -
باستقبال خیر مقدمش عرصۂ جہان بشگفتگی گلہای الوان رشک فرادیس تمام گشت - و فضای
گیتی از کثرت لالہ و ارغوان غیرت دہ کان بدخشان - از ہر سو صدای الآن حصحص الحق
بگوش می آید - و از ہر کوی نوای لقد ظہر الصدق شنیدہ میشود ؎ جہان شد بزم عیش
و کامرانی ٭ بجام آمد شراب ارغوانی ٭ برون از سینہ شد یکسر غم و درد ٭ نشاط تازہ در دلہا
وطن کرد ٭ ہمانا این حجلہ نشین زیبائی نہ محبوبی است زیبا کہ کو نظران دین و گمگردگان مراحل
یقین نازش خرد بل نگاری است رعنا کہ متعطشان زلال تحقیق از راح ریحانی جمالش
اقداح تدقیق نوشند - شاہد دلفریب خلوتکدۂ احقاق حق است و صنم بتکدۂ تقدیس داور مطلق
و فتیکہ مشاطہ ہر ہفت آرای تسوید بر منصۂ ظہورش آراستہ عقل خردہ بین باسم با مسمی
تنزیہ الرحمن عن شائبۃ الکذب والنقصان موسومش ساخت الحق نادر صحیفہ ایست
مشتمل بر رد امکان کذب باری - و شگرف مجموعہ ایست متضمن بر امتناع دروغگوئی حضرت

لمہ یزلی - ہر چند گلدستہ ایست موجز اما منیقہ ایست معجز - دلستہ بدیع معانی و تشبیہ مبانی بحریست کافی
و محیطی است وافی خزانۂ غنی است کہ طوق خیر الکلام قل و دل در گلوئیش شایان - و دلبری است کہ سیماہی
ابطال ملت باطل از پیشانی او درخشان حقا کما حقہ عروس نعوت دعاویش بحلی تحقیق آراستہ و
شاہد لا مثلش کما ینبغی بر منصۂ تدقیق نشستہ اگرچہ شانہ افکار متقدمین زلف گرہ گیر لیلای این مقصد
فخیم الشان را مشاطگی کردہ - و گلگونہ انظار متاخرین عارض سیمین لقای این مطلب عظیم المکان را بنقوش
ادا سازی آراستگی نمودہ - اما این گلی است کہ تا گلزار ہستی از جوی ظہور سیرابی یافتہ ہیچ غنچہ بدین تازگی
در خیابانش قلم شگفتگی نیفراختہ و رعنا طنازی است کہ تا گلرخان معانی صحن چمن دنیا ر قلمی را پیراستہ
نظیرش در چشم فلک نگذشتہ ؎ آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام + بسیار خوبان دیدہ ام اما تو چیزی
دیگری - در راستی کہ ہر لفظش معدنی است از درر خریدہ مشحون - و مضمونش عشوہ گریست کہ بر بالایش قبای
این شعر موزون ؎ ای خوش ادا بحسب مضمونی کہ در تصویر آن + خامہ ہمچون خامۂ نقاش شد رنگین نویس جنین نیست
کہ راقم بعلاقۂ ارادت و رابطۂ عقیدت انہمہ لا فیدہ و بیان خلاف واقع بر زبان راندہ - بلکہ این عجالہ
نقدی است عیار کہ برای تنقیدش صیرفی عقل سلیم شاہدی است صدق شعار - فرق توصیفش
از مشاطگی فکر ما خام مغزان مبرا - و خد تعریفش از غازۂ نثر ناکم فہمان مصفا - زہی گلشنی است تازہ
کہ در جنب ضیای ازہار معانیش چراغان گلزار سپہر بیتاب مینماید - و گلبنی است نوبادہ کہ بہ پہلوی
تازگی مضامینش انوار بہار آب بنظر می نماید - سوادش مانند سیاہی مردم در دیدۂ اہل بینش جا گرفتہ
و بیاضش مثل مہر انور سینۂ حق پژوہان را منور ساختہ - چگونہ نباشد آخر نخلبند این بوستان بہار
آئین کیست - استادی - زبدۂ ہداۃ انام - قدوۂ علمای عالیمقام - سلکی از یکہ کمال تزئین و سادہ

افضال. سیاح بحر معقول. شهاب ثاقب سمای منقول. مبصر ضیای تدقیق. مهر برغایات
تحقیق. محی آئین شریعت. مقنن قوانین فضیلت. وسیلهٔ انجاح مآرب طلاب. ذریعهٔ انکشاف
معضلات اولی الالباب. فخر زمن مولانا مفتی احمد حسن صاحب مدرس اول مدرسهٔ دار العلوم که نطاق
جهد بر کمر همت والا نهمت چست بسته در تنقیح و توضیح دلائل هر یه حضرت ارباب العزت سعی موفور بهم رسانیده و هر
گلی این گلدستهٔ چمنستان مقاصد گزین از بوستانی فراهم آوردند تا آنکه بتوفیق و تصحیح قلزم معانی
تیر بیشهٔ نکته دانی رائض مضمار تحقیق شهسوار عرصهٔ تدقیق پیشوای ارباب فهم مقتدای اصحاب
علم ناصب عوامل شهرستان تحریر نجم ثاقب آسمان تقریر صوفی با صفا خلاصهٔ آل عبا معدن فنون
عقلی و نقلی مخزن شیون رموز خفی و جلی جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب مجلی گشته زینت
محفل ارباب بصیرت دقیقه رس گردید و از هر جانب صدای شکر الله سعیهم بسمع شریف سامعین
در سید الحمد لله تعالی این نوباوهٔ باغ تحقیق را از انهار شهرت و رواج سیراب کند و باغبانش و حدیقه آرای
تصحیحش را از ثمرات مقاصد دارین کامیاب دارد. چونکه برای نظارگی منظر زیبای این دلدار معانی خاطر
اقاصی و ادانی میل تمام داشت. بنابران بدستیاری مشاطهٔ کلک گوهر سلک و سواد قلم
جادو رقم خوشنویس بی عدیل خطاط بی بدیل سر آمدهٔ جادو نگاران زمان خواجه عبد الواحد سلمه المنان
از خد و خال غازهٔ تحریر و نقاشی گلگونهٔ تسطیر هر هفت آراست. و بر منصهٔ لوح مطبع مهر العزیز تاجر با تمیز
جناب منشی عبد العزیز بفر بالش خیر خواه طالبین جناب مولوی امیر الدین جلالپوری جلوه ظهور داده
و متعطشان بادیهٔ تجسس احقاق حق را از زلال انجاح محظوظ البال شیرین کام نموده. و
انا العبد الضعیف نور محمد الجورداسپوری من مضافات لاهور صانه الله عن الجور لعبد الکور

تتمہ

واضح ہو کہ مدعیان امکان کذب باری تعالی نے دعوی کیا ہے کہ شرح مواقف اور شرح
مقاصد سے ہمارا مدعا ثابت ہے اور ان دونون شارحون نے امکان کذب باری کو مسلم
رکھا ہے اسوجہ سے مجھے ضرور تھا کہ ان دونون کتابون کی طرف رجوع کرون مگر اتفاق
سے جواب لکھنے کیوقت شرح مواقف تو میرے پاس موجود تھی اُسکا حال تو ناظرین کو جواب
کے ملاحظہ سے ظاہر ہو گیا البتہ شرح مقاصد نتھی بفضلہ تعالی جسوقت یہ رسالہ چھپ رہا تھا
اوسوقت یہ کتاب بھی مجھے بہم پہونچی بعد دیکھنے کے معلوم ہوا کہ مدعیان مذکورین نے جس امر
کو شارح مقاصد کیطرف منسوب کیا ہے وہ سراسر غلط اور اتہام ہے بلکہ شارح مذکور تو اس دعوے
کی بکمال درجہ بیخ کنی کرتے ہین جا بجا میرے بیانون کی تصدیق فرماتے ہین لہذا مناسب
معلوم ہوا کہ بطور التقاط اوسکی عبارت نقل کرون اور اپنے جواب کا ضمیمہ اوسے قرار دون

عبارت شرح مقاصد صفحہ ۱۰۴ جلد ۲

الوجہ الثالث ان کلامہ لو کان ازلیا لزم الکذب فی اخبارہ لان الاخبار بطریق المضی کثیر فی کلام
اللہ تعالی مثل انا ارسلنا وقال موسی وعصی فرعون الی غیر ذلک وصدقہ یقتضی سبق وقوع النسبۃ
ولا یتصور السبق علی الازل فتعین الکذب وھو محال اما اولا فباجماع العلماء واما ثانیا فبما تواتر
من اخبار الانبیاء علیہم السلام الثابت صدقہم بدلالۃ المعجزات من غیر توقف علی ثبوت کلام اللہ
تعالی فضلا عن صدقہ واما ثالثا فلان الکذب نقص باتفاق العقلاء وھو علی اللہ محال لما فیہ من
امارۃ العجز او الجہل او العبث واما رابعا فلانہ لو اتصف فی الازل بالکذب فی خبرہ لامتنع صدقہ

ف: ھذا وجہ ثالث للمعتزلۃ لابطال الکلام النفسی القدیم الثابت عند الاشاعرۃ والماتریدیۃ وغیرھما من اھل السنۃ والجماعۃ رحمہم اللہ ۱۲

فیہ لان ماثبت قدمہ امتنع عدمہ لکنا نعلم بالضرورۃ ان من علم النسبۃ لا یمتنع علیہ ان یخبر عنہا علی ماھی علیہ وطریق اطراد ھذا الوجہ فی کلامہ المنتظم من الحروف المسموعۃ انہ عبارۃ عن کلامہ الازلی ومرجع الصدق والکذب الی المعنی واما وجہ استحالۃ النقص ففی کلام البعض انہ لا یتم الا علی رای المعتزلۃ القائلین بالقبح العقلی قال امام الحرمین لا یمکن التمسک فی تنزیہ الرب تعالی عن الکذب بکونہ نقصا لان الکذب عندنا لا یقبح لعینہ وقال صاحب التلخیص الحکم بان الکذب نقص ان کان عقلیا کان قولا بحسن الاشیاء وقبحہا عقلا وان کان سمعیا لزم الدور وھذا مبنی علی ان مرجع الادلۃ السمعیۃ الی کلام اللہ تعالی وصدقہ وان تصدیقہ النبی علیہ الصلوۃ والسلام بالمعجزات اخبار خاص وقد عرفت ما فیہ وقال صاحب المواقف لم یظہر لی فرق بین النقص فی الفعل وبین القبح العقلی بل ھو ھو بعینہ وانا اتعجب من کلام ھؤلاء المحققین الواقفین علی محل النزاع فی مسئلۃ الحسن والقبح والجواب ان کلامہ فی الازل لا یتصف بالماضی والحال والمستقبل لعدم الزمان آہ

شارح مقاصد کے اس قول سے میرے چند دعاوی کی تائید ہوتی ہے جو مینے جواب مذکور مین کیے ہین اول یہ کہ کذب باریتعالی باجماع علماء واتفاق عقلا محال و ممتنع ہے دوسرے یہ کہ کذب صفت نقصان باتفاق عقلا ہے اور وہ باریتعالی مین محال ہے تیسرے یہ کہ کلام نفسی ولفظی مین درباب اتصاف بصدق و کذب ملازمہ ہے جن ادلہ سے کلام نفسی کا امتناع کذب ثابت ہوگا انھین سے بذریعہ مقدمہ وجدانیہ حقہ کے کہ کلام لفظی تعبیر وعنوان کلام نفسی کا ہی اور مناط صدق و کذب کا معنے ہیں کلام لفظی کا بھی امتناع کذب ثابت ہو جائیگا چوتھے یہ کہ صاحب مواقف و شارح مواقف کا گمان ہے کہ دلیل ودوم دلیل سے امتناع کذب باریتعالی کلام نفسی مین ثابت ہوتا ہے نہ لفظی مین باطل و فاسد ہے

بلکہ دونون کلامون مین بعونت مقدمہ جلیلہ امتناع کذب مقرر و محقق ہوگا پانچوین یہ کہ باریتعالی
کا نقائص سے منزہ ماننا شرع پر موقوف نہین ہے اگرچہ اشاعرہ کے نزدیک حسن و قبح اشیا شرعی ہے
عقلی نہین اور اسمین تامل کرنا یا اسکے خلاف کہنا نہایت تعجب ہے ایسے محققون سے جیسے امام
اور صاحب مواقف ہین کیونکہ باوجود واقف ہونے اس امر کے کہ اشیا کا حسن و قبح بمعنے نقصان
و کمال بالاتفاق عقلی ہے اور تنزیہ باریتعالی مین کذب وغیرہ کو قبیح کہنا اسی معنی کے لحاظ سے
نہ اُن معنی کی نظر سے جنکے عقلی اور شرعی ہونے مین نزاع ہے پھر تامل کرتے ہین اور یہ پانچون امور
میرے رسالہ مین بتفصیل وار گذر چکے اور یہان بھی اونکی بخوبی تائید ہو گئی پس کلام شارح مقاصد کا
میرے مفید ہوا نہ میرے مخالفین کے فللہ الحمد حمدا کثیرا و علی نبیہ الصلوۃ والسلام کبیرا
عبارت صفحہ ۲۷ جلد ۲ طریقۃ اہل السنۃ ان العالم حادث الخ ولا یصح علیہ الحرکۃ
والانتقال ولا الجہل ولا الکذب ولا النقص اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ اہل سنت والجماعت
کا مذہب و مشرب عدم امکان کذب باریتعالی ہے مثل امتناع جہل باریتعالی و دیگر نقائص کے پس شارح
مقاصد امتناع کذب باریتعالی کے قائل ہوئے نہ امکان کذب کے الحمد للہ والصلوۃ والسلام
علی رسول اللہ عبارت صفحہ ۱۷۹ جلد ۲ و خامسا ان مجرد اظہار المعجزۃ علی یدہ یفید
بصدقہ و تصدیق اللہ ایاہ من غیر افتقار الی اعتبار کلام و اخبار و من ہہنا یصح التمسک بحجیۃ
فی اثبات الکلام و امتناع الکذب والنقص علی ما مر و الی ہذا یشیر ما قال امام الحرمین انا نجعل
المعجزۃ تصدیقا بمنزلۃ ان یقول جعلتہ رسولا و انشأت الرسالۃ فیہ کقولک جعلتک وکیلا
واستنبتک لشانی من غیر قصد الی اخبار و اعلام بما ثبت و محصولہ انہ یعتبر القول فہ

انسائے لا اخبار امالو نحر لنا نفی الکذب عنہ بغیر خبر النبی علی ما سبق فلا اشکال یہ کلام جواب ہے
منکرین نبوت کے استدلال کا خلاصہ انکے استدلال کا یہ ہی کہ مدار نبوت کے ثبوت کا معجزے پر ہے
اور معجزے کا دال ہونا باریتعالی کے امتناع کذب پر موقوف اور امتناع کذب باریتعالی اگر شرعی ہے
تو یہ صریح دور ہے اور اگر عقلی ہے تو یہ دو امر پر موقوف ہے اول یہ کہ کذب قبیح ہے دوم یہ کہ باریتعالی قبائح
سے منزہ ہے اور یہ دونوں مقدمے ممنوع ہین و عبارتہم ہکذا و بعد تسلیم انتفاء الاحتمالات
وکون المعجزۃ بمنزلۃ صریح القول من اللہ تعالی بان المدعی صادق فہو لا یوجب صدقہ
الا بعد استحالۃ الکذب فی اخبار اللہ تعالی ولا سبیل الی ذلک بدلیل السمع للزوم الدور
ولا بدلیل العقل لان غایتہ ان الکذب قبیح وہو علی اللہ تعالی مستحیل و ثبوت المقدمتین بغیر
دلیل السمع فی حیز المنع اس دلیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ باریتعالی کے کذب کو ممتنع نہ ماننا
منکرین نبوت کا مذہب ہے اعاذنا اللہ عن ذلک ملخص جواب شارح مقاصد کا یہ ہے کہ اول تو معجزے کا
صرف اظہار بدون اعتبار کلام و اخبار من اللہ تعالے مفید صدق مدعی نبوت ہے یعنی معجزے کی دلالت
صدق نبی پر حالی ہے قالی نہین پس حاجت صریح قول کی نہوئی تا کہ اسکے صدق و کذب مین کلام
کیا جاے بنا برین علی ہذا اگر ہم امتناع کذب باریتعالی کو شرعی قرار دین دور کا وہم بھی نہین جاتا اسلیے
کہ نبی کا صدق معجزے سے ثابت ہے بدون لحاظ کرنے باریتعالی کے تکلم کے اور باریتعالی کا متکلم اور
ممتنع الکذب اور واجب الصدق ہونا نبی کے قول سے ثابت ہوا فاین الدور چنانچہ بحث کلام مین
شارح نے نص کیا ہے ہکذا المبحث السادس فی انہ متکلم تواتر القول بذلک عن الانبیاء علیہم
السلام وقد ثبت صدقہم بدلالۃ المعجزات من غیر توقف علی اخبار اللہ تعالی عن صدقہم بطریق

التکلم لیلزم الدور اور دوسرے یہ کہ ہم ابحاث سابقہ مین باریتعالی کے کذب کے امتناع کو عقلی
ثابت کر آئے ہین پس منع کے کیا معنے لان المنع مطالبۃ الدلیل وقدم الدلیل جواب شارح
سے خوب واضح ہوگیا کہ باری تعالی کے کذب کا امتناع شرع سے بھی ثابت ہو سکتا ہے اور عقل سے
بھی پس شرعی بمعنے ماورد بہ الشرع ہوا نہ بمعنے مایتوقف علی الشرع اور یہی امر مین رسالہ ہذا مین
ثابت کر چکا ہون فللہ الحمد عبارت صفحہ ۲۲۶ جلد ۲ الثالث الایات والاحادیث الواردۃ
فی تحقیق الثواب والعقاب یوم الجزاء فلو لم یجب وجاز العدم لزم الخلف والکذب ورد بان غایتہ
الوقوع البتۃ وھو لایستلزم الوجوب علی اللہ والاستحقاق من العبد علی ما ھو المدعی ھذا
والمذھب جواز الخلف فی الوعید بان لایقع العذاب وحینئذ یتاکد الاشکال وسنتکلم علیہ
فی بحث العفو ان شاء اللہ تعالی یہ قول شارح مقاصد کا (وحینئذ یتاکد الاشکال) برہان قوی ہے
اس امر پر کہ مجوزین خلف فی الوعید پر اشکال امکان کذب باریتعالی لازم آتا ہے پس اگر شارح مقاصد
کے نزدیک امکان کذب باریتعالی محقق ہے تو اشکال کے کیا معنے ہونگے چہ جائیکہ تاکد اشکال
اور اُسکے حوالہ کی بحث آئندہ پر کیا حاجت ہے بلکہ اسکا اتنا ہی جواب کافی ہے کہ کذب باریتعالی ہمارے
نزدیک محال نہین ہے فالتالی لیس بباطل حتی یستدل ببطلانہ علی بطلان المقدم اور جس امر کا
شارح نے بحث عفو مین بیان کرنے کا وعدہ کیا ہے وہ یہ ہے عبارت صفحہ ۲۳۶ جلد ۲ تمسک القائلون
بجواز العفو عقلا وامتناعہ سمعا وھم البصریون من المعتزلۃ وبعض البغدادیین بالنصوص الواردۃ
فی وعید الفساق واصحاب الکبائر اما بالخصوص کقولہ تعالی فی اکل اموال الناس ومن یفعل ذلک
عدوانا وظلما فسوف نصلیہ نارا وفی التولی عن الزحف (وماوئہ جھنم وبئس المصیر) وفی تعدی

حدود المواريث يدخله نارا خالدا فيها واما بالدخول فی العمومات المذکورة فی بحث الخلود واذا تحقق الوعید فلو تحقق العفو وترك العقوبة بالنار لزم الخلف فی الوعید والکذب فی الاخبار واللازم باطل فکذا الملزوم واجیب بانهم داخلون فی عمومات الوعد بالثواب و دخول الجنة علی ما مر والخلف فی الوعد لوم لا یلیق بالکریم وفاقا بخلاف الخلف فی الوعید فانه ربما یعد کرما والقول بالاحباط وبطلان استحقاق الثواب بالمعصیة فاسد کما مر فکیف کان ترك عقابهم بالنار خلفا مذموما ولم یکن ترك ثوابهم بالجنة کذلك والدفع بانه لو صح ان یخلف الوعید لصح ان یسمی مخلفا لیس بشیء لان کثیرا من افعاله بهذه الحیثیة اعنی لا یصح اطلاق اسم الفاعل ههنا علیه لایهام النقص کما انه یتکلم بالمجاز ولا یسمی متجوزا وکذا لا یسمی ماکرا ومستهزءا ونحو ذلك بل مع انه ینجز وعد الثواب لا یسمی منجزا نعم لزوم الکذب فی اخبار الله تعالی مع الاجماع علی بطلانه ولزوم تبدیل القول مع النص الدال علی انتفائه مشکل فالجواب الحق ان من تحقق العفو فی حقه یکون خارجا عن عموم اللفظ بمنزلة الثابت اس تقریر سے بخوبی روشن ہوتا ہے کہ جواز خلف فی الوعید اگرچہ اسکو بعض نے کرم کہا ہے مگر بجہت لزوم جواز کذب باریتعالی اور تبدیل قول الہی مشکل ہے اسیواسطے اس جواب کو چھوڑ کر دوسرا جواب اختیار کیا ہے اور اسکو حق کہا ہے جس سے اشعار ہوتا ہی کہ جواب جواز خلف فی الوعید باطل ہے اسوجہ سے کہ امر باطل کو مستلزم ہے اور یہی امر رسالہ ہذا مین مقرر ہو چکا ہے الحمد للہ عبارت صفحہ ۳۳ جلد ۲ وللامام الرازی ههنا جواب الزامی وهو ان صدق کلامه لما کان عندنا ازلیا امتنع کذبه لان ما ثبت قدمه امتنع عدمه واما عندکم فان امتنع

لكذبه لكونه قبيحا فلم قلتم ان هذا الكذب قبيح وقد توقف عليه العفو الذي هو غاية الكرم وهذا كمن اخبر انه يقتل زيدا غدا ظلما ففي الغد اما ان يكون الحسن قتله وهو باطل واما تركه قتله وهو الحق لكنه لا يوجد الا عند وجود الكذب فيما لا يوجد الحسن الا عند وجوده حسن قطعا فهذا الكذب حسن قطعا ويمكن دفعه بان الكذب في اخبار الله تعالى قبيح وان تضمن وجوها من المصلحة وتوقف عليه انواع من الحسن لما فيه من مفاسد لا تحصى ومطاعن في الاسلام لا تخفى منها مقال الفلاسفة في المعاد ومجال الملاحدة في العناد ومنها بطلان ما وقع عليه الاجماع من القطع بخلود الكفار في النار فان غاية الامر شهادة النصوص القاطعة بذلك فاذا جاز الخلف لم يبق القطع الا عند شرذمة لا يجوزون العفو عنهم في الحكمة على ما يشعر قوله تعالى افنجعل المسلمين كالمجرمين ما لكم كيف تحكمون وغير ذلك من الآيات ووجه الفرق ان العاصي قلما يخلو عن خوف عقاب ورجاء رحمة وغير ذلك من خيرات تقابل ما ارتكب من المعصية اتباعا للهوى بخلاف الكافر وايضا الكفر مذهب والمذهب يعتقد للابد وحرمته لا تحتمل الارتفاع اصلا فكذلك عقوبته بخلاف المعصية فانها بوقت الهوى والشهوة واما من جوز العفو عقلا والكذب في الوعيد اما قولا لجواز الكذب المتضمن للفعل الحسن او بانه لا كذب بالنسبة الى المستقبل فمع صريح اخبار الله تعالى بانه لا يعفو عن الكافر ويخلده في النار فجواز الخلف في عدم وقوع مضمون هذا الخبر محتمل ولما كان هذا باطلا قطعا علم ان القول بجواز الكذب في خبر الله تعالى باطل قطعا

اس تحریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کذب اگرچہ ہزار مصلحت کو متضمن ہو اور اسپر ہزارہا امور حسنہ موقوف ہوں ہرگز اوسکا قبح زائل نہیں ہوتا اور اوسمیں لا تحصی مفاسد و مطاعن

مرکوز ہین اور جواز خلف فی الوعید بھی ہزارہا مطاعن کو موجب ہے پس جواز خلف فی الوعید و جواز کذب باریتعالی دونون قطعاً باطل ہین اور یہان سے یہ امر بھی معلوم ہوا کہ سید سند نے جو استحالہ کذب باری کو ممنوع کیا ہے وہ الزاماً کہا ہے اسلیئے کہ اسی مبحث کا جواب لکھا ہے اور سہم چھوڑ دیا ہے نہین نص کیا ہے کہ عدم استحالہ ہمارا مذہب ہے یا معتزلہ کا اور امام فخر الدین رازی نے تصریح کردی ہے کہ ہم الزاماً کہتے ہین کہ استحالہ کذب کا معتزلہ کے نزدیک بجہت قبح ہے اور یہان قبح نہین ہے بجہت مصلحت عفو و کرم کے اور اسی امر کو ہم رسالہ مین تفصیل وار بیان کر چکے ہین اور یہی تحقیق رسالہ ہذا مین مکرر گذر چکی ہے فللہ الحمد اولاً و آخراً و علیٰ رسولہ الصلوٰۃ والسلام فی الدنیا والاخرۃ

التماس مؤلف

اہل حق کی خدمت مین التماس ہے کہ مین نے یہ رسالہ کسی نفسانی غرض سے نہین لکھا بلکہ محض بنظر خیر خواہی اسلام اور اہل اسلام لکھا ہے اور حمیت دینی اس تحریر کا باعث ہوئی ہے امکان کذب باریتعالی ایسا تاریک خیال ہے کہ جسکے دلمین نور ایمان کی جھلک ہے وہ ہرگز اس ظلمت کے پاس نہ آئیگا اور ایسی مہیب ہے کہ جو مسلمان سنیگا وہ تھرا جائیگا مگر عوام کو دھوکا کھانے اور دشمنان دین کے طعن کرنیکا نہایت خوف ہوا اسی وجہ سے مین نے یہ محنت گوارا کی اگر پسند خاطر ہو تو سمجھین کہ اُس ذات جامع الکمالات کیطرف سے ہی جو ہر طرح کے نقص و عیب سے منزہ ہے اور اگر کوئی نقص دیکھین تو اس ہمہ تن عیب کیطرف منسوب کرین (وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ) اور اگر بنظر محبت اسلامی اس خاکسار کو اطلاع دین تو بہتر ہی مگر ایسا نکرین کہ بغیر نہایت غور و فکر کے جھٹ پٹ رد و کد پر مستعد ہو جائین بزرگون نے اس مقولہ پر نظر

رکھیں کہ وکم من عائب قولاً صحیحاً + وآفتہ من الفہم السقیم + اور یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ سلسلہ
کیا ہے ایسا نہو کہ بڑھتے بڑھتے ایسی نوبت پونہچے کہ میری مخالفت اور تغلیط میں حضرت
ایمان علی الاعلان تشریف لیجائیں (اعاذنا اللہ منہ) اور دشمنان دین خوب مضحکہ اڑائیں اور
اگر تعصب قبول حق سے باز رکھے اور خواہ مخواہ رد و کد پر آمادہ کرے تو اونھیں دو امرونکا لحاظ ضروری ہے اول
کہ اپنے دعوے کو کسی نص صریح سے ثابت کریں اپنے خیالات اور استنباطات پر قناعت نفرمائیں کیونکہ یہ امر
اعتقادیات میں سے ہے اور امر اعتقادی کسی استنباط سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ اوسکے لئے ثبوت قطعی چاہئیے
کما ھو مبین فی موضعہ اور ادنی مرتبہ یہ ہے کہ اہل مذہب ہی کی تصریح نقل کریں مگر سمجھ کر ایسا نہو
کہ الزامی قول کو اونکا عقیدہ خیال کرلیں دوسرے یہ کہ کسی مستند شخص کے نام سے تحریر ہو اور اگر ان
دونوں امرونکا لحاظ نہوگا تو وہ تحریر لایعبأ بہ سمجھی جائیگی +

اشتہار

ایمانی بھائیوں کو مژدہ ہو کہ ان دنوں نادر رسالہ تنزیہ الرحمن عن شائبۃ الکذب والنقصان جو یکتائی زمن
حضرت مولانا احمد حسن صاحب عم فیضہم کی تحقیقات نادرہ سے سنہ ۱۳۰۱ھ میں چھپکر اہل ایمان کیلئے حرز جان اور
صاحبان بصیرت کیلئے قوت نظر ہوا ہے اس گوہر گرانمایہ کی خریداری جنھیں منظور ہو وہ چار آنہ قیمت اور آدہ آنہ
محصولڈاک جلد بھیجکر مدرسہ دار العلوم کانپور مشتہر سے طلب فرمائیں جو صاحب دس بیس نسخے خرید کرینگے اونسے تخفیف
کیجائیگی حق تالیف محفوظ رکھا گیا ہے کوئی صاحب بلا اجازت جناب مولف طبع کا عزم نکریں جسقدر نسخے
منظور ہوں مشتہر سے طلب فرمائیں + المشتہر

حافظ امیر الدین مدرسہ دار العلوم کانپور